﴿احوال، آثار، مناقب﴾

الصلاۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلی آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

''میرے سب سے بہترین چچا سیدنا حمزہ ؓ ہیں۔''

[أسد الغابة]

شجاعِ نامور فرزندِ عبدالمطلب ؓ حمزہ ؓ
وہ عمِ مصطفیٰ ﷺ عالی نسب والا حسب حمزہ ؓ
وہ حمزہ ؓ جس کو شاہِ شہسوارانِ عرب کہیے
جسے جانِ عرب لکھیے جسے شانِ عرب کہیے

مختصر معلوماتِ کتاب

نام کتاب	:	سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب ؓ
		(احوال، آثار، مناقب)
تحریر و تحقیق	:	افتخار احمد حافظ قادری
معاون و پیشکش	:	عبدالرؤف قادری شاذلی
		0321-5047983
تاریخ طباعت	:	محرم الحرام 1438ھ/نومبر 2016
ھدیہ	:	دُعائے خیر و برکت برائے شائع کنندگان
تعداد طباعت	:	[1050]

[کتاب ھذا کی یہ تعداد (1050) جناب عبدالرؤف قادری اُن کی زوجہ طاہرہ نسرین اور صاحبزادی مریم بنت عبدالرؤف کے تعاون سے شائع ہو رہی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اُن کی اس سعی جمیلہ کو قبول و منظور فرمائے اور یہ بابرکت کتاب سیّدنا حمزہ ؓ کے وسیلۂ جلیلہ سے اُن کے لیے صدقہ جاریہ اور بخشش اور مغفرت کا سبب بن جائے۔ آمین]

This book is free of cost and not for sale

[یہ کتاب مفت ہے برائے فروخت نہیں]

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے احوال، آثار اور مناقب پر مشتمل مہکتا ہوا یہ گلدستہ تحریر کر کے شائع کیا جا رہا ہے۔ ان شاءالعزیز جن کے نصیب میں یہ گلدستۂ عشق و محبت ہوگا اُن تک ضرور پہنچ جائے گا۔

تحریر و تحقیق

افتخار احمد حافظ قادری

1438ھ/2016ء

برائے ایصال ثواب

اُن تمام مسلمین و مسلمات اور مؤمنین و مؤمنات

جن کا

اس عالم فانی میں کوئی بھی نام لیوا نہیں تھا

اور

اُن تمام مسلمین و مسلمات اور مؤمنین و مؤمنات

جن کا

اس عالم فانی میں کوئی بھی نام لیوا نہیں ہوگا

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ کے صدقے اُن تمام کی بخشش و مغفرت فرمائے۔

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر

1

باب اول

رسالة من المدنية المنورة

وصل اللهم وسلم وبارک

علی سیدنا و مولانا محمد ﷺ

وآبائه وآله المطهرین

الحمد لله ان من علینا نعم

لا تعد و لا تحصی

و عرفنا بحبیبه المصطفی ﷺ

الذی به عرفنا الحق و القلب اهتدی

فکل الکائنات تکونت من نور المجتبی ﷺ

وبه امرنا الحق بالهدی

وجعل محبة حبیبه ﷺ واله غایة النهی

وتوج الامة بالصحابة الهداة المهتدی

وافضلهم المجهاجرین و الانصار

وقممهم البدریون وشهداء أحد و من للحبیب افتدی

فسید الشهداء سیدنا حمزة

عم المصطفی ﷺ

من عاش اسداً و استشهد فداء اللمجتبی ﷺ

ففضائله و مناقبه لا تعد و لا تحصی

رضی الله عنه و عن جمیع الشهداء و اولی الفضائل و النهی

علوی بن السید شیخ علوی أحمد بافقیه الحسینی المدنی

مدینہ منورہ سے پیغام
(اُردو ترجمہ)

اے اللہ رحمتیں، برکتیں اور سلامتی نازل فرما ہمارے سردار اور مولیٰ ﷺ پر
اور اُن کی اولادِ پاک پر

تمام تر تعریفیں اُس اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہم پر اتنی نعمتیں
عطا فرمائیں کہ جن کا شمار اور احاطہ ممکن نہیں
ہمیں اپنے حبیب کریم مصطفیٰ ﷺ کا تعارف کروایا، آپ ﷺ کے وسیلہ
سے تعارف کی دولت حاصل ہوئی اور دل نے ہدایت پائی

پس تمام کائنات آپ ﷺ کے نور سے بنائی گئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ
کی اقتداء کا حکم دیا اور آپ اور آپ ﷺ کی آل کی محبت کو اصل مقصد قرار دیا

اس اُمت نے آپ ﷺ کے صحابہ سے بھی راہنمائی حاصل کی، وہ صحابہ کے
جن میں افضل مہاجرین پھر انصار ہیں اور اُن کے سردار بھی بدری
اور اُحد کے شہداء ہیں جو آپ ﷺ پر فدا ہوئے

شہداء کے سردار سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں جو ایک شیر کی طرح جیئے اور نبی ﷺ پر فدا ہو کر شہید ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل اور مناقب شمار و تعداد سے باہر ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ اور تمام شہداء سے راضی ہو جو صاحبِ فضل شخصیات ہیں۔

علوی بن السید شیخ علوی احمد بافقیہ الحسینی المدنی
مدینہ منورہ (20 اگست 2016)

سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم و بہادر چچا

سیدُ الشہداء أسدُ الله وأسدُ رسوله

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی

بارگاہِ مقدسہ معطرہ
میں

بطور ھدیہ حُب و اخلاص پیش ہے
اُمید ہے کہ آپ ہماری اس قلیل سی کاوش کو
قبول و منظور فرما کر ہمیں بھی اپنے فیوضات و برکات سے نوازیں گے۔

افتخار احمد حافظ قادری

مقدمہ

تمام حمد وثناء اُسی ذاتِ یکتا کے لئے ہے جس کے علاوہ ہمارا کوئی معبود نہیں اور صلاۃ وسلام ہمارے ملجاء وماٰوئ، ہمارے شفیع اور نبی کریم ﷺ پر، جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سرکارِ مدینہ ﷺ کی نسبت کے سبب جملہ اہلِ بیتِ کرام اور صحابۂ عظام رضی اللہ عنہم کو امتیازی شان اور خصوصی فضیلت عطا فرمائی۔ ہمارے لئے نجات کا یہی ذریعہ ہے کہ ہم اہل بیت نبوی اور آپ ﷺ کے اصحابِ کرام کی محبت سے اپنے قلوب واذہان کو روشن ومنور کریں۔

اِن قدسی نفوس میں بعض وہ مقدس ہستیاں ہیں جنہیں خالقِ کائنات نے اہل بیتِ نبوت اور آپ ﷺ کی قرابت کے شرف سے نوازا، پھر صحابیت کے درجہ کمال پر بھی سرفراز فرمایا، انہی مقدس، باکمال اور بے مثل وبے مثال شخصیات میں ایک نمایاں ہستی سیدُ الشہداء سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اُس کے رسول معظم ﷺ کے بھی شیر ہیں اور شہداء کے سردار بھی ہیں، اُن کی حیات مبارکہ بھی خوشبودار ہے اور اُن کی شہادت بھی خوشبو سے لبریز ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ وہ عظیم شخصیت ہیں کہ جن کے ذکر مبارک سے ہماری زبانیں تر رہنی چاہیں۔

یا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ ! ہم اس قابل نہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف کا حق ادا کر سکیں جس طرح کی ثناء رب تعالیٰ اور اُس کے پیارے حبیب ﷺ کے علم میں ہے۔ یقیناً ہم اُن کی شان وعظمت سے بے خبر ہیں وگرنہ دُنیا کی ہر زبان میں اُن کے تذکروں پر مشتمل مستقل کتابیں موجود ہوتیں۔

یارب العالمین! سیدُ المرسلین ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے ہمیں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں علم عطا فرما، تاکہ اِن کے بارے میں اُردو قارئین کے لئے کوئی نئی بات تحریر کرسکیں کیونکہ ایک مبارک خواب کے ذریعے حکم ہوا ہے کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ پر کتاب تحریر کر کے شائع کی جائے۔ ان عظیم ہستیوں کی فضیلت کے انوار واسرار کی نہریں ہمہ وقت جاری وساری ہیں ہمیں بھی اُن سے فیضیاب فرما۔

کتاب ہذا کی ابتداء مدینہ شریف میں ہی 2 رمضان المبارک 1437ھ (7 جون 2016ء) بوقت 5 بجے عصر سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے قدمین شریفین میں چند کلمات تحریر کرنے سے کردی تھی [اُن کلمات کو حصول برکت کے لئے مختصر روداد کی صورت میں مقدمہ ہذا کے بعد کتاب کی زینت بنا دیا گیا ہے] پھر بارگاہِ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ میں درخواست پیش کی۔

''یا سیدُ الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ! ایک حکم کے تحت آپ کے فضائل ومناقب پر کتاب تحریر کرنے کی کوشش کررہے ہیں اور یہ اُس وقت ہی ممکن ہوسکتا ہے کہ جب آپ کی توجہات ہمارے شامل حال رہیں''

یقیناً آپ رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ اقدس میں اس درخواست کو منظوری کا شرف حاصل ہوا جس کے نتیجے میں آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب پر مہکتا ہوا یہ گلدستہ آپ کے ہاتھوں کی زینت بن گیا ہے۔

کتاب ہذا کی تیاری میں فراہمیِ کتب ومعلومات کے سلسلہ میں جن احباب کا تعاون ہمارے شامل رہا اُن سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں بالخصوص قاضی رئیس احمد قادری مرحوم کی عظیم لائبریری کے انچارج جناب قاضی عمران صاحب جنہوں نے حسب سابق لائبریری کے دروازے ہمیشہ اس بندہ کے لئے کھلے رکھے۔

عاشقِ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، جناب عبدالرؤف قادری صاحب اپنی ذاتی لائبریری سے مسلسل کتب فراہم کرتے رہے، سیالکوٹ میں ہمارے محبّ خادم اولیاء جناب سلطان عثمان ہارونی قادری سدروی نے اپنی لائبریری سے بے شمار مفید معلومات فراہم کیں۔

جامعہ سنان بن سلمہ، خضدار، بلوچستان سے جناب شجاع الحق ہاشمی صاحب نے کئی مفید کتب فراہم کیں اس پر ان تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

جن مقتدر ادبی، علمی شخصیات اور شعراء کرام نے کتاب ہذا پر اپنے منظوم و منثور تاثرات رقم فرمائے وہ بھی ہمارے خصوصی شکریے کے مستحق ہیں۔

دُعا ہے کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ اقدس میں ہمارا یہ رنگا رنگ اور مہکتا ہوا گلدستہ شرفِ قبولیت پا جائے اور ہماری بخشش و مغفرت کا سبب بن جائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

طالبِ دُعا

افتخار احمد حافظ قادری

نوٹ: مقدمہ ھذا اسدُ الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے یوم شہادت پر بروز بدھ 15 شوال المکرّم 1437 ہجری بمطابق 20 جولائی 2016ء تحریر ہوا۔

ابتداء کتاب ھذا در شہرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اس بابرکت اور خوشبودار کتاب کی ابتداء شہرِ مدینہ منورہ میں سیدُ الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پُر انوار کے قریب چند کلمات تحریر کرنے سے ہوئی اور وہ چند کلمات حصولِ برکت کیلئے مختصر رُوداد کی صورت میں پیش ہیں۔

خوش نصیبی! کہ ہم سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مبارک میں موجود ہیں۔ آج 2 رمضان المبارک 1437ھ (بمطابق 7 جون 2016ء) ہے نماز فجر کی ادائیگی کے بعد یہ پروگرام ترتیب دیا کہ آج نماز عصر کے بعد سیدُ الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ اقدس میں ایک بار پھر حاضری کا شرف اور آپ رضی اللہ عنہ کے بارے کتاب تحریر کرنے کا جو حکم ہوا ہے اُس کی ابتداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے قدمین شریفین کی جانب بیٹھ کر چند کلمات تحریر کرنے سے کریں گے۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد مسجد شریف سے باہر آئے اور ایک گاڑی میں سوار ہو کر جبلِ اُحد کے دامن میں سیدُ الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ مقدسہ معطرہ میں حاضر ہو گئے۔ رمضان المبارک، سخت دھوپ اور شدید گرمی کے باعث ابھی زائرین بھی اِکا دُکا کی تعداد میں تھے۔ اردگرد کی عارضی دُکانیں بھی تقریباً بند تھیں، انتہائی خاموشی کا عالم تھا اور شدید گرمی کے باعث کوئی منع کرنے والا بھی نہیں تھا۔ موقع غنیمت جانا اور سیدنا حمزہ کے قدموں کی جانب حاضری کا شرف نصیب ہوا اور ان کلماتِ طیبات سے آپ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ عقیدت کا نذرانہ پیش کیا۔

اللھم صلی وسلم علی سیدنا مولانا محمد و آلہٖ و خصوصاً عمیہ الکریم العظیم، اُسد اللّٰہ و اُسد رسولہ سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

یا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ! سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ”آپ اور جملہ شہداءِ اُحد قیامت تک آنے والے زائرین کے سلاموں کا جواب دیتے رہے گے“ ہم تو اس قابل نہیں پھر بھی ہمیں ان پاک ہستیوں کی رس گھولتی اور خوشبودار آوازِ مبارک سننے کی توفیق عطا فرما۔

یا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ! ہم تو نہ ہی ظاہری اور نہ ہی روحانی طور پر آپ کی زیارت کا شرف حاصل کر سکے ہیں اور یقیناً نہ ہی ہم اس اہل ہیں لیکن آپ تو کریم ہیں ،ہم پر بھی کرم فرمائیں اور ہماری حاجت روائی فرمائیں۔

یا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ! ”ایک حکم کے تحت آپ کے فضائل و مناقب پر کتاب تحریر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ اُس وقت ہی ممکن ہو سکتا ہے کہ جب آپ کی توجہات ہمارے شامل حال رہیں“

یا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ! آپ پر لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں کہ جن کے مزارِ پُر انوار کی زیارت کرنا ایک عظیم سعادت ہے اور دُعا ہے کہ مرتے دم تک ہمیں یہ سعادت بار بار نصیب ہوتی رہے۔

ہدیہ سلام

☆ سلام اُن پر جو ہمارے سلام کا جواب دیتے ہیں لیکن ہم اپنی گناہ گاری کے سبب اُس بابرکت اور میٹھی آواز کو سننے سے قاصر ہیں۔

☆ سلام اُن پر کہ جن کے جنازہ مبارکہ پر سرکارِ مدینہ ﷺ نے اس قدر آنسو نچھاور فرمائے جو شمار میں نہیں آسکتے۔

☆ سلام اُن پر کہ جن کا پیکرِ نازنین اب بھی تر و تازہ اور معنبر و معطر ہے۔

☆ سلام اُس مردِ میدان پر جس نے غزوہ بدر میں شجاعت و بہادری کی داستانیں رقم کیں۔

☆ سلام اُس مجاہدِ عظیم پر جس نے غزوہ اُحد میں جاں بازی اور جاں نثاری کا حق ادا کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمایا۔

☆ سلام اُس پر جو اللہ سبحانہ تعالیٰ اور اُس کے رسول معظم و مکرم ﷺ کا شیر تھا۔

یقین کریں کہ جس وقت یہ کلماتِ سلام اور اپنی حاضری پیش کر رہا تھا تو آپ کے مزارِ مبارک سے مہک دار ہوا کے جھونکے آکر دل و دماغ کو مہکا رہے تھے۔ رش اور انتظامیہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے ایک عجیب کیفیت اور کیف آور سماں تھا۔ آپ کے قدمین شریفین میں بیٹھا آپ کے فیوضات و برکات کا متمنی تھا۔ نذرانہ ہائے عقیدت پیش کیے قدمین شریفین کی سیدھ میں دیوار و جالی کے بوسے لیے۔ جس جائے نماز پر بیٹھ کر چند کلمات تحریر کئے تھے اُس کو آپ کے قدمین شریفین کی جانب دیوار اور جالی سے مس کیا تا کہ وہ خوشبو اس میں جذب ہو جائے۔

الحمدللہ! آج بھی وہ خوشبو اُس جائے نماز میں موجود ہے۔ مختصر دُعا میں اپنا حالِ دل بیان کیا اور بخشش و مغفرت طلب کی۔ دُعا کے بعد قدمین شریفین سے چلتا ہوا آپ کے مواجہہ شریف میں حاضر ہوا شاید گرمی کا بہانہ ہی تھا کہ ابھی یہاں بھی کثرت سے زائرین اور انتظامیہ موجود نہ تھی اس مقام مقدس پر بھی ایک عجیب کیفیت اور سرور تھا یہاں سے بھی آپ کو نذرانہ سلام پیش کیا۔ یہاں سے چلتے چلتے آپ رضی اللہ عنہ کے سرِ اقدس کی جانب آکر کھڑا ہو گیا اس مقام پر تو ایک آدمی بھی نہ تھا یہاں سے بھی آپ کی بارگاہ میں نذرانہ سلام اور بخشش و مغفرت طلب کی۔

قارئین کرام! سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک سارا خیر و برکت والا ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ سرِ اقدس والے مقام کا بہت بلند و بالا مرتبہ ہے، اس بارے کچھ عرض کرتا چلوں۔ جو اهر البحار في فضائل النبی المختار میں قاضی یوسف اسماعیل النبہانی فرماتے ہیں کہ ایک صاحب کشف بزرگ سید محمد باعلوی کو سرکار دو عالم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ میں اپنے چچا جان کے مزار کی زیارت کے وقت سرِ اقدس کی جانب ہوتا ہوں۔

لہٰذا دورانِ زیارت سیدُ الشہداء کے اس مقامِ مقدس پر ضرور حاضری کا شرف حاصل کیا کریں کیونکہ ایک تو یہاں رش بھی نہیں ہوتا اور پھر دوسرے کوئی آپ کے خشوع و خضوع میں مخل بھی نہ ہوگا۔

سیدنا حمزہ کے اس مقام مقدس پر کچھ دیر حاضری پیش کرنے کے بعد آگے بڑھتا گیا اور آپ کے مزارِ پُر انوار کا ایک چکر مکمل کرتے ہوئے پھر قدمین شریفین میں پہنچ گیا۔

الوداعی سلام اور الوداعی حاضری پیش کی اور جناب کی اتنی توجہات اور کرم فرمائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے نمناک آنکھوں سے واپس ہوا اور اس بات کی انتہائی زیادہ خوشی تھی کہ جس کتاب مبارک کا حکم ہوا تھا اس مقام مقدس سے اُس کی ابتداء ہو چکی ہے اور ان شاء اللہ العزیز یہ کام جلد پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

واپس باہر سڑک کی طرف آیا اور ایک گاڑی میں سوار ہو کر حرم نبوی ﷺ میں پہنچ گیا۔

الحمد للہ علی ذلک

سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما کو حاصل عظیم اعزازات میں سے چند کا ذکر

☆ وہ عظیم شخصیت ہیں کہ جن کے اسلام قبول کرنے سے دین سلام کو مزید تقویت و عزت نصیب ہوئی اور سرکار دو عالم ﷺ کو انتہاء درجہ خوشی و راحت محسوس ہوئی۔

☆ وہ عظیم شخصیت ہیں کہ جنہیں سرکار دو عالم ﷺ کا رضاعی بھائی، عظیم چچا اور بچپن کے عزیز و پیارے دوست ہونے کا شرف عظیم حاصل ہے۔

☆ وہ عظیم ہستی ہیں کہ جن کو سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سرکار دو عالم ﷺ کے عقد نکاح میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

☆ وہ عظیم و محبوب شخصیت ہیں کہ جن کا اسم گرامی بھی سرکار مدینہ ﷺ کو محبوب تھا۔

☆ وہ عظیم ہستی ہیں کہ جن کا شمار ”السابقون الاولون“ میں ہوتا ہے۔

☆ وہ عظیم ہستی جنہیں ہجرت مدینہ منورہ کا شرف حاصل ہوا۔

☆ وہ عظیم ہستی ہیں جنہیں لشکرِ اسلام کے پہلے جنگی قائد (کمانڈر) ہونے کا عظیم اعزاز حاصل ہے۔

☆ وہ عظیم شخصیت ہیں کہ جن کے لیے سرکار مدینہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے لشکرِ اسلام کا پہلا علم باندھا۔

☆ وہ عظیم ہستی ہیں جنہوں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی مدد و معاونت کر کے غزوۂ بدر و اُحد میں کفارِ مکہ کے غرور و تکبر کو خاک میں ملانے کا اعزاز حاصل کیا۔

☆ دُنیا کی عظیم و خوش نصیب ہستی کہ جن کے مزارِ پُر انوار کی زیارت کے لیے سرکارِ مدینہ ﷺ باقاعدگی سے تشریف لایا کرتے۔

☆ وہ ہستی جن کو سید الشہداء اور اسد اللہ و اسد رسولہ ﷺ کے القابات مبارکہ سے نوازا گیا۔

☆ وہ عظیم ہستی کہ جن کی شہادت پر آنسو بہانے والی صحابیات خواتین سے آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تم سے، تمہاری اولاد سے اور اُن کی اولاد سے راضی ہو۔

☆ وہ عظیم ہستی کہ جن کی تربت مبارک سے خاکِ شفا لے کر خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا نے تسبیح بنائی اور اُس پر ذکر فرمایا کرتیں۔

☆ وہ عظیم شخصیت کہ جن کے مزارِ پُر انوار کی خاک پاک دردِ سر کے لیے مجرب ہے۔

☆ وہ عظیم ہستی کہ جن کے بارے میں سرکارِ مدینہ ﷺ نے اپنے جملہ چچاؤں میں سے صرف سیدنا حمزہ کے لیے یہ ارشاد فرمایا:

خیر أعمامی حمزہ

میرے سب سے بہترین چچا سیدنا حمزہ ہیں۔

احوال سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

شجرۂ نسب

حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا شجرۂ نسب اس طرح سے ہے

حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن حکیم بن مُرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمۃ بن مدرکۃ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

اس بات پر اجماع ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ، سیدنا عدنان تک ہی اپنا نسب بیان فرمایا کرتے، حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عدنان کا نسب سیدنا اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام سے ملتا ہے۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا نسب مبارک بھی سیدنا عدنان سے سیدنا اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام سے ملتا ہے۔

بنو ہاشم کا سارا نسب عزت و تکریم کا نسب ہے یہ نسب پاک اپنی قدر و منزلت میں بلند مرتبہ ہو گیا اور یہ رفعت اُنہیں سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کی وجہ سے نصیب ہوئی۔

ولادتِ باسعادت

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی ولادتِ باسعادت عام الفیل سے دو سال قبل مکہ مکرمہ میں ہوئی، سال ولادت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ایک روایت کے مطابق سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، سرکارِ دو عالم ﷺ سے دو سال اور بعض دوسری روایات کے مطابق چار سال عمر میں بڑے تھے۔

تربیت مبارکہ

سیدنا حمزہ ؓ کی تربیت مبارکہ اپنے والد گرامی سیدنا عبدالمطلب بن ہاشم کے زیر سایہ ہوئی جو بنو ہاشم اور قریش کے سردار تھے آپ ؓ کی تربیت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ آپ ؓ کی تربیت سردار انبیاء ﷺ کے ساتھ ہو رہی تھی یہ دونوں عظیم ہستیاں اکٹھی پروان چڑھ رہی تھیں، سخاوت، شجاعت اور بہادری جیسی عظیم صفات سے متصف ہو رہی تھیں۔ سیدنا حمزہ ؓ اور سرکار دو عالم ﷺ ایک ہی دستر خوان پر اکٹھے کھانا تناول فرمایا کرتے اور سونے کے علاوہ کبھی ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوتے تھے۔

اس تربیت مبارکہ کے نتیجے میں ان دونوں عظیم شخصیات کے درمیان ایک سچی گہری اور مضبوط دوستی کا رشتہ بھی پروان چڑھ رہا تھا جو بالآخر ایک مضبوط اور پھلدار درخت کی طرح ہو گیا پھر ایک وقت آیا کہ جس نے سیدنا حمزہ ؓ کے قبول اسلام کی صورت میں اپنا پھل پیش کر دیا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ، سیدنا حمزہ ؓ کو سب سے زیادہ دل کے قریب جانتے تھے۔

رضاعت

سیدنا حمزہ ؓ کو دودھ پلانے کی سعادت ابولہب کی باندی حضرت ثویبہ ؓ (ثوبیہ نہیں بلکہ اصل تلفظ ثویبہ ہے) کو حاصل ہوئی، اس طرح سیدۃ حلیمہ سعدیہ ؓ کی آمد سے قبل سرکارِ دو عالم ﷺ کو چند دن حضرت ثویبہ نے بھی دودھ پلانے کا شرف حاصل کیا۔ حضرت امام سہیلی ؒ فرماتے ہیں کہ ان دو شخصیات کو حضرت ثویبہ کے دودھ پلانے سے یہ دونوں ہستیاں آپس میں دودھ شریک بھائی ہو گئیں۔

سیدنا حمزہ ؓ کی رسول اللہ ﷺ سے نسبت

"سیدنا حمزہ ؓ کو نبی اکرم ﷺ سے کئی نسبتیں حاصل تھیں۔"

☆ سیدنا حمزہ ؓ نسبی رشتہ کے لحاظ سے سرکارِ مدینہ ﷺ کے چچا محترم ہیں۔

☆ سیدنا حمزہ ؓ رشتۂ رضاعت میں سید کائنات ﷺ کے دودھ شریک بھائی ہیں۔

☆ سیدنا حمزہ ؓ کی والدہ ماجدہ سیدۃ ہالہ بنت وهیب بن عبد مناف، سرکارِ دو عالم ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدۃ آمنہ بنت وهب بن عبد مناف کی چچا زاد بہن ہیں اس اعتبار سے سیدنا حمزہ ؓ، رسول اللہ ﷺ کے خالہ زاد بھائی بھی ہیں۔

القابات مبارکہ

سیدنا حمزہ ؓ کو جن القابات سے یاد کیا جاتا ہے اُن میں چند درج ذیل ہیں۔

سیدُ الشهداء ، أسدُ الله ، اسدُ الرسول ، أفضل الشهداء ،
فاعلُ الخيرات ، كاشف الكربات ...

سیدنا حمزہ ؓ لقب سیدُ الشھداء سے زیادہ مشہور ہوئے۔

نامِ "حمزہ" محبوب نام

سیدنا حمزہ ؓ کا اسم مبارک وہ محبوب اسم ہے جو محبوب کائنات ﷺ کو بھی محبوب ہے۔ نبی اکرم ﷺ، سیدنا حمزہ ؓ کے نام مبارک کو بھی بے حد پسند فرماتے تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ ہمارے ہاں ایک بچے کی پیدائش ہوئی تو پوچھا گیا کہ اس بچے کا کیا نام رکھا جائے جس پر رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "مجھے سب سے زیادہ محبوب جو نام ہے وہی اس بچے کا رکھا جائے یعنی "حمزہ"۔

سیدنا حمزہ کے ابتدائی حالات

کتب تاریخ میں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے قبل کے حالات صرف اتنے ملتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کو شعروشاعری سے شغف تھا اس کے علاوہ شمشیر زنی، تیراندازی اور پہلوانی کا بچپن سے ہی شوق تھا۔

آپ رضی اللہ عنہ ایک آزاد فطرت شخصیت تھے، سیر وسیاحت، شکار اور جنگلوں میں گھومنا پھرنا آپ رضی اللہ عنہ کا مرغوب مشغلہ تھا۔ اس کے علاوہ عربوں کے اس وقت کے رسم ورواج اور مروجہ مشاغل بھی اپنائے ہوئے تھے۔

سیدنا حمزہ پُر اثر شخصیت

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ ایک پُر اثر شخصیت تھے حسین وجمیل، خوبصورت پیشانی، درمیانہ قد اور سرخ وسفید رنگ تھا آپ رضی اللہ عنہ کی آواز مبارک انتہائی گرجدار اور بارُعب تھی۔ شجاعت اور عزم واستقلال کے مجسمۂ پیکر تھے۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں شرکت

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم ﷺ کے نکاح مبارک کی تقریب میں خصوصی طور پر شرکت فرمائی اور اس تقریب مبارکہ میں آپ رضی اللہ عنہ کے اور برادران کے علاوہ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے جنہوں نے سید کائنات ﷺ کا خطبہ نکاح پڑھا۔

رسول اللہ ﷺ کا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے خصوصی لگاؤ

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی محبت میں ڈوبے ہوئے تھے اور اسی طرح سرکار دو عالم ﷺ کو بھی سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے خصوصی

لگاؤ تھا۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنی محبت کو رسول اللہ ﷺ پر نچھاور کیا، آپ ﷺ کے قرب میں رہتے، آپ ﷺ کے ارشادات پر عمل پیرا ہوتے اور اپنی قوت وطاقت کو حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش فرماتے۔

سرکار دو عالم ﷺ نے بھی آپ کو عظمتوں سے نوازا، یہ بات ہر موقع پر ثابت ہوئی کہ آپ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ برکات سے مسلمانوں اور اسلام کو بہت فائدہ ہوا۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک اللہ کے راستے میں جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ اُسی کی راہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بطور شاعر

بعض حوالوں سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ عرب شعراء کی طرح کبھی کبھار شاعری کا بھی شوق فرمایا کرتے تھے لیکن کتب تاریخ میں زیادہ اشعار نہیں ملتے اور کچھ اشعار آپ سے منسوب بھی بتائے جاتے ہیں۔

اسلام قبول کرنے کے بعد سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے کچھ اشعار کہے جس میں شکرِ خداوندی کے ساتھ سرکار دو عالم ﷺ کی مدح سرائی بھی فرمائی ہے۔

اس طرح سرکار مدینہ ﷺ نے اسلام کا پرچم جب اُنہیں باندھا تو اس موقع پر بھی آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ اشعار فرمائے غزوہ بدر کے موقع پر بھی کچھ اشعار قصیدہ کی صورت میں ملتے ہیں۔

سیدنا حمزہ ؓ کے اقارب

اس ضمن میں اختصار کے ساتھ سیدُ الشھداء سیدنا حمزہ ؓ کے قریب ترین اقارب کے بارے میں دستیاب معلومات کی روشنی میں تذکرہ کریں گے سب سے پہلے آپ ؓ کے والدین کریمین، آپ ؓ کے برادران وہمشیرگان اور پھر آپ ؓ کی ازواج واولاد کا ذکر ہوگا۔

سیدنا حمزہ ؓ کے والدین کریمین

سیدنا حمزہ ؓ کے والد گرامی کا اسم مبارک شیبہ یا شیبۃ الحمد تھا لیکن آپ عبدالمطلب کے نام سے مشہور ہوئے کیونکہ آپ کو آپ کے چچا مطلب نے پالا تھا اس لیے آپ کو عبدالمطلب کہا جاتا تھا۔

سیدنا عبدالمطلب قبیلہ بنو ہاشم کے سردار اور صاحبِ فیض وکمال بزرگ تھے آپ دین ابراہیمی (اسلام) پر قائم تھے اور ایک مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ سب سے پہلے غار حراء میں آپ ہی خلوت نشین ہوئے تھے۔

مساکین کو کھانا کھلاتے، آپ کا دسترخوان پہاڑوں کی چوٹیوں پر پرندوں اور جانوروں کے لیے بچھا رہتا تھا اسی وجہ سے آپ کو "مطعم الطیر" اور "الفیاض" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

سیدنا عبدالمطلب سے مُشکِ اذفر کی خوشبو آتی تھی اور سرکارِ دو عالم ﷺ کا نورِ مبارک سیدنا عبدالمطلب کے چہرہ انور پر دمکتا رہتا تھا، قحط سالی میں قریش آپ ہی کی طرف رجوع کرتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے نُورِ مبارک کی برکت سے اُن پر بارانِ رحمت نازل فرمادیتے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ اپنے معصوم بچپن میں اپنے جدِ امجد کے ہمراہ بارانِ رحمت کی دُعا کے لیے تشریف لے جاتے تھے اور آپ ﷺ کے طفیل بارش ہو جایا کرتی تھی۔ سیدنا عبدالمطلب نے سیدنا ابوطالب کو بھی حکم دیا ہوا تھا کہ وہ بھی ابرِ رحمت کی دعا کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے ساتھ لے جایا کریں۔

قریش میں سیدنا عبدالمطلب کا بہت بڑا مقام تھا اُن کے لیے بیت اللہ شریف کے ساتھ قالین بچھائے جاتے تھے اور رؤسا قریش اُن کے اردگرد جمع ہوا کرتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو جن اعزازات سے نوازا تھا۔ اُن میں چشمہ زم زم کی کھدائی کا اعزاز آپ کو ہی نصیب ہوا تھا۔

سیدنا عبدالمطلب نے متعدد شادیاں فرمائیں جن سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو کثیر اولاد بھی عطا فرمائی۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی سیدۃ ھالہ بنت وھیب بن عبدمناف تھا جو قبیلہ بنو زھرہ سے تعلق رکھتی تھیں اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدۃ آمنہ بنت وھب بن عبدمناف کی چچا زاد بہن تھی۔

سردارانِ بنو ہاشم وقریش سیّدنا عبدالمطلب وسیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہما
کے مزاراتِ مبارکہ
(ایک صدی قبل کی نادر تصویر و نایاب منظر)

سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے والدِ ماجد سیّدنا عبدالمطلب کی قبرِ مبارک
(جنت المعلیٰ قبرستان، مکہ مکرمہ)

سیدنا حمزہ ؓ کے برادران

سیرت ابن ھشام کے مطابق سیدنا حمزہ ؓ کے 9 بھائی، ایک دوسری روایت کے مطابق 10 اور 11 کی تعداد بتائی جاتی ہے۔

1- حضرت عباس 2- حضرت عبداللہ 3- حضرت ابوطالب 4- زبیر
5- حارث 6- حجل 7- مقوم 8- ضرار 9- ابولہب

سیدنا حمزہ ؓ کے 3 برادران زیادہ مشہور و معروف ہوئے، اسلام قبول کیا، رسول اللہ ﷺ کی مدد و نصرت فرمائی اور اُن کی وجہ سے اسلام کو تقویت ملی۔ درج ذیل سطور میں انہی تین برادران کا تذکرہ مقصود ہے۔

سیدنا عباس بن عبدالمطلب ؓ

سیدنا حمزہ ؓ کے عظیم بھائی اور حبرُالامۃ (مرجع علم) سیدنا عبداللہ کے والد گرامی، سیدنا عباس ؓ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی نکیلہ بنت جناب بن کلیب تھا جنہوں نے کعبہ شریف پر پہلی بار حریر و دیباج کا ریشمی غلاف ڈالا تھا۔ سیدنا عباس ؓ، سرکارِ مدینہ ﷺ سے عمر میں دو برس بڑے تھے۔ سیدنا عباس ؓ سے جب کبھی پوچھا جاتا "أنت اکبرام رسول اللہ ﷺ ؟ فقال ھو اکبر منی وأنا ولدت قبلہ" کہ آپ بڑے ہیں یا، رسول ﷺ ؟ تو آپ ؓ فرماتے، بڑے تو رسول اللہ ﷺ ہیں لیکن میں اُن سے پہلے پیدا ہوا ہوں۔

سیدنا عباس ؓ نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے کثیر احادیث روایت کی ہیں۔
سیدنا عمر فاروق ؓ کے زمانے میں جب قحط پڑ جاتا تو آپ سیدنا عباس ؓ کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے رب تعالیٰ سے اس طرح دُعا فرماتے کہ:

"اے اللہ! پہلے ہم آپ کو بارگاہ میں اپنے نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے بارش کے لئے دُعا کرتے تو بارش ہو جایا کرتی، اب ہم اپنے نبی ﷺ کے چچا کے وسیلہ سے بارش کی دُعا کرتے ہیں۔ دُعا مکمل ہوتے ہی بارش ہو جایا کرتی تھی۔"

سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب ؓ

سیدنا حمزہ ؓ کے عظیم بھائی اور وجہِ تخلیقِ کائنات سرکارِ مدینہ ﷺ کے والد گرامی ہیں۔ سیدنا عبداللہ کی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ بنت عمرو تھا۔ سیدنا عبداللہ، والد گرامی رسول اللہ ﷺ، دینِ حنیف پر قائم تھے۔ آپ ؓ اپنی خوبصورتی کے لئے بے انتہاء مشہور تھے۔ بے شمار خواتین نے اُن کو اپنی طرف راغب اور عقد کرنے کی خواہش کی مگر روزِ ازل سے ہمارے پیارے نبی ﷺ کی والدہ محترمہ بننے کی سعادت سیدتنا آمنہ بنت وھب ؓ کی قسمت میں لکھی جا چکی تھی جو بنو زھرہ کے سردار کی صاحبزادی تھیں۔

سیدنا ابوطالب بن عبدالمطلب ؓ

سیدۃ حمزہ ؓ کے عظیم بھائی، اصل نام عبدمناف لیکن اپنے بیٹے طالب کی نسبت سے حضرت ابوطالب ؓ مشہور ہوئے آپ نے تاحیات اشاعت اسلام میں سرکارِ دو عالم ﷺ کا ساتھ دیا اور بت پرستی پر اُن کی کوئی ایک روایت بھی نہیں ملتی۔ آپ کہنہ مشق شاعر تھے دیوان بھی شائع ہو چکے ہیں ایک مشہور قصیدہ جس کا ابن کثیر نے تذکرہ و تعریف کی ہے اُس کے تمام اشعار سرکارِ دو عالم ﷺ کی مدح و ثناء میں ہیں۔ ایک مقام پر فرماتے ہیں "میں قسم کھا کہ کہتا ہوں کہ میں محمد ﷺ کا سچا جانثار

ہوں خدانے انہیں دنیا کے لئے رحمت قرار دیا ہے کوئی اُن کا مثل نہیں۔

تاریخ ابوالفداء میں بھی سیدنا ابوطالب ؓ کے اشعار موجود ہیں۔ ایک مقام پر فرماتے ہیں "بخدا کفارِ قریش اپنی جماعت کے ساتھ تم تک نہیں پہنچ سکتے جب تک میں زمین میں دفن نہ ہو جاؤں۔ اے محمد ﷺ! تم کو جو اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم ہے اُس کا بے خوف اعلان کرو"۔

ھاشمی خاندان میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی کفالت کا معاملہ اُٹھا تو سیدنا عبدالمطلب ؓ نے اپنے تمام بیٹوں کو اپنے سامنے بیٹھا کر اُن سب کے دلوں پر روحانی نظر دوڑائی تو حضرت ابو طالب ؓ کو اپنے پاس بلا کر فرمایا کہ اے میرے بیٹے! میں نے تیرے دل میں اپنے پوتے محمد ﷺ کی محبت کو دیکھا ہے اس لئے اُس کی کفالت کی ذمہ داری میں تمہارے سپرد کرتا ہوں اور کسی بھی وقت اپنے بھتیجے کو اپنے سے الگ نہ رکھنا۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کو جب ام المومنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ نے نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ ﷺ کا نکاح مبارک سیدنا ابوطالب ؓ نے ہی خود پڑھایا۔ سیدنا ابوطالب ؓ دینِ ابراہیمی پر عمل پیرا تھے۔

سیدنا ابوطالب کی زوجہ حضرت فاطمہ نے جب اسلام قبول کیا تو اُن کا نکاح فسخ نہیں ہوا جبکہ اگر کسی مشرک یا کافر کی زوجہ اسلام قبول کرتی ہے تو اُس کی شادی فسخ ہو جاتی ہے۔ سیدنا ابو طالب ؓ نے حضرت علی ؓ کو مسلمان ہونے پر کچھ نہ کہا حالانکہ وہ عمر میں بہت چھوٹے تھے۔ سیدنا ابوطالب ؓ کے اشعار مبارکہ جو سیرت ابن اسحاق، سیرت ابن ھشام، تاریخ طبری وغیرہ کے علاوہ دوسری عربی کتب میں ملتے ہیں وہ آپ کے ایمان پر سند ہیں۔

شعب ابی طالب میں حضرت ابوطالب ؓ نے کافی اشعار ارشاد فرمائے جن میں ایک شعر جس میں سیدنا ابوطالب ؓ نے نبی اکرم ﷺ کی نبوت کا اقرار فرمایا وہ اس طرح سے ہے۔

الم تعلموا انا وجدنا محمداً

نبیاً لموسی خط فی اول الکتب

(کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم نے محمد ﷺ کو ایسا نبی پایا ہے کہ حضرت موسیٰ ؑ کی طرح پہلی کتابوں میں آپ ﷺ کا اسم گرامی موجود ہے)

سرکارِ دو عالم ﷺ اعلان نبوت کے بعد بھی سیدنا ابو طالب ؓ کے دسترخوان پر کھانا کھاتے رہے جبکہ آپ ﷺ کسی مشرک و کافر کے ساتھ کھانا نہ کھاتے تھے۔ سیدنا ابوطالب ؓ نے سرکار دو عالم ﷺ کی اس حد تک حفاظت کی کہ اُن کے بستر پر بدل بدل کر اپنے بیٹوں اور خصوصاً سیدنا علی ؓ کو سلاتے تاکہ قریش آپ ﷺ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں، یہ نہ صرف بھتیجے کی محبت میں بلکہ اسلام سے بھی محبت کا واضح ثبوت ہے کیونکہ بھتیجے کی محبت بیٹوں پر فوقیت نہیں رکھتی۔

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابوطالب ؓ بیمار ہو گئے تو سرکار دو عالم ﷺ آپ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو جناب حضرت ابوطالب ؓ نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کی اے میرے بھائی کے بیٹے! اللہ تبارک وتعالیٰ سے میری صحت کے لئے دُعا کریں جس پر آپ ﷺ نے دُعا کرتے ہوئے فرما "اللھم اشفِ عمی" اے اللہ! "میرے چچا کو بیماری سے شفا عطا فرما" دُعا کا کرنا تھا کہ اُسی وقت سیدنا ابوطالب ؓ اس طرح شفایاب ہو گئے جیسے بیماری تھی ہی نہیں (اس حدیث مبارکہ کو حاکم نے مستدرک میں، طبرانی نے اوسط

میں اور خطیب بغدادی نے اسے تاریخ بغداد میں ذکر کیا ہے۔)

امام بیہقی، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر قحط کی شکایت کی جس پر سرکارِ دو عالم ﷺ منبر پر تشریف لائے اور آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگی ابھی دست مبارک اوپر اُٹھے ہی تھے کہ بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک شروع ہو گی ساتھ ہی موسلا دھار بارش بھی شروع ہو گی اور پھر اسقدر بارش ہوئی کہ مال مویشیوں کے غرق ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا۔ معاملہ آپ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں پیش ہوا جس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! اب بارش ہمارے اطراف میں ہو اور ہم پر نہ ہو۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے بارش تھم گئی جس پر آپ ﷺ نے اس قدر تبسم فرمایا کہ آپ ﷺ کے دُرِ دندانِ مبارک موتیوں کی لڑی کی طرح چمکتے ہوئے نظر آنے لگے پھر ارشاد فرمایا۔

"للہ دُر ابی طالب لو کان حیا تقرت عیناہ"

اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم! اگر آج ابو طالب زندہ ہوتے تو اس
منظر سے اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔

اس ارشاد مبارک کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ایسا کون ہے جو ہمیں اُن کے وہ اشعار سنائے جس پر مولائے کائنات سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ اُن کے یہ شعر سننے کی خواہش رکھتے ہیں۔

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ
ثمال الیتامیٰ عصمۃ للارامل

(وہ روشن چہرے والے، جن کے وسیلے سے بارش کی جاتی ہے
جو یتیموں کی پناہ گاہ اور بیواؤں کا آسرا ہیں)

شعر سننے کا بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہاں! ہم یہی شعر سننا چاہتے تھے۔

کیا اتنے طویل عرصے کے بعد بھی ایک بغیر ایمان والے شخص (بقول بعض کے) کو اس طرح یاد کیا جاتا ہے اور اُن کے اشعار سننے کی خواہش کی جاتی ہے۔ یہ مقام انتہائی غور وفکر ہے اور ہمیں ادب کے دائرہ میں رہ کر بات کرنی چاہیے۔ جس سال سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا اُس سال کو سرکارِ دو عالم ﷺ نے "عام الحزن" یعنی غم کا سال قرار دیا۔ اور پھر اُن کی تدفین بھی مسلمانوں کے قبرستان جنت المعلیٰ، مکہ مکرمہ میں ہوئی اور ماضی قریب تک سیدنا عبدالمطلب اور سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہما کے مزارات مبارکہ موجود تھے اور لوگوں جوق در جوق اُن کی زیارت کا شرف حاصل کرتے تھے۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرگان

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی 6 بہنیں تھیں اُن بارے میں جو معلومات میسر ہو سکیں مختصراً پیش ہیں۔

سیدہ بُرّہ بنت عبدالمطلب

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی، ایک نیک کردار خاتون تھیں، شعر وادب میں خاصا شغف رکھتی تھیں اور فصاحت وبلاغت میں خصوصی کمال حاصل تھا، اپنے والد سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی وفات پر اشعار کہے دو اشعار کا اُردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

☆ انہیں (سیدنا عبدالمطلب) اپنی قوم پر بڑی فضیلت حاصل تھی وہ ایسے نور والے تھے جو چاند کی مانند چمکتے رہتے تھے۔

☆ اے میری آنکھو! نیک سیرت اور سخی پر موتیوں جیسے آنسوؤں سے سخاوت کرو۔

سیدہ بیضاء بنت عبدالمطلب

سیدنا حمزہ کی ہمشیرہ، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی اور ایک صاحب علم وادب خاتون تھیں، شعر وادب کے حوالے سے بھی اُن کا بلند مرتبہ اور ایک مقام تھا۔ آپ کی کنیت ''ام حکیم'' تھی آپ کی شادی کریز بن ربیعہ سے ہوئی۔ جن سے اولاد بھی ہوئی، اپنے والد گرامی کے وصال پر طویل غمزدہ اشعار کہے دو اشعار کا اُردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

☆ جو (سیدنا عبدالمطلب) بنی کنانہ کا سردار تھا اور زمانے کی آفات سر پڑنے پر اُمیدوں کا سہارا تھا۔

☆ پس ایسے شخص پر آہ وفغان کر، غم کرنے میں سستی نہ کر اور دوسری رونے والیوں کو اس وقت تک رُلاتی رہ جب تک کہ تو باقی رہے۔

سیدہ امیمہ بنت عبدالمطلب

سیدنا حمزہ کی ہمشیرہ، سرکار دو عالم ﷺ کی پھوپھی، حضرت عبداللہ بن جحش، زینب بنت جحش اور حمنہ بنت جحش کی والدہ تھی اور صاحب علم وفضل شخصیت تھیں آپ ایک نامور شاعرہ بھی تھیں اپنے والد سیدنا عبدالمطلب کی وفات پر طویل اشعار کہے دو اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

☆ سن لو کہ خاندان کا محافظ، خاندان کو ڈھونڈ نکالنے والا حاجیوں کا ساقی اور مظلوموں کی حمایت کرنے والا چل بسا۔

☆ وہ اپنے پورے گھرانے کی زینت تھا اور جہاں کہیں بھی جو تعریف ہو وہ اس تعریف کا حق دار تھا۔

سیدہ عاتکہ بنت عبدالمطلب

سیدنا حمزہ کی ہمشیرہ، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی مبارکہ، جلیل القدر اور عظیم المرتبت خاتون تھیں ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے۔ سیدة عاتکہ مکہ مکرمہ میں ہی دائرہ اسلام میں داخل ہوگئی تھیں، ہجرت مدینہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

آپ ؓ سرکار مدینہ کی بہت بڑی مداح تھیں، اپنے اشعار میں انہوں نے متعدد مقامات پر سرکار دو عالم ﷺ کی مدح سرائی کی ہے حصول برکت کے لیے چند اشعار کا اُردو ترجمہ ملاحظہ ہو۔

☆ محمد ﷺ جس طرح حسن وجمال میں بے مثال ہیں اُسی طرح عمل واخلاق میں بھی لاجواب ہیں۔

☆ اللہ نے اُن کو نبوت کے لیے چن لیا ہے اس لیے کہ یہی اس منصب بلند کے حق دار تھے۔

☆ اگر کامیابی چاہتے ہو تو محمد ﷺ کی تابعداری کرو کیونکہ اُن کی اطاعت میں ہی کامیابی کا راز مخفی ہے۔

☆ جس کا دل رسول اللہ ﷺ کی محبت سے خالی ہے وہ دنیا وآخرت دونوں میں ناکام رہے گا۔

☆ یہ وہی عظیم خاتون ہیں جنہوں نے غزوہ بدر سے چند دن پہلے خواب دیکھا تھا جب کفار نے یہ خواب سنا تو خوب مذاق اڑایا لیکن نتیجہ وہی نکلا جو خواب میں دکھایا گیا تھا۔ مدینہ منورہ میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں آخری آرام گاہ بنی۔

سیدہ اُروی بنت عبدالمطلب

سیدۃ حمزہ کی ہمشیرہ، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی مبارکہ، مکہ مکرمہ میں ہی اسلام قبول کیا اور ہجرت مدینہ کا بھی شرف حاصل کیا خاوند کا نام عمیر تھا۔ سیدۃ اُروی کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ مختصراً کچھ اس طرح سے ہے کہ آپ کے صاحبزادے حضرت طلیب بن عمیر اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی والدہ کے پاس آئے اور ان کو دعوت اسلام پیش کرتے ہوئے کہا اے والدہ صاحبہ! میں نے اسلام قبول کرلیا ہے آپ کو اسلام قبول کرنے اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے میں کیا چیز مانع ہے جبکہ آپ کے برادر عزیز بھی اسلام قبول کر چکے ہیں۔ والدہ نے جواب دیا کہ میں اس انتظار میں ہوں کہ میری بہنیں کیا کرتی ہیں حضرت طلیب ؓ نے دوبارہ عرض کی کہ میں تمہیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ ضرور سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرلیں، بیٹے کی فریاد سن کر ماں کا دل نرم ہو گیا اور کہا کہ "میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اُس کے رسول ہیں" اور مسلمان ہو گئیں۔ سیدۃ اُروی بنت عبدالمطلب بھی اپنی باقی بہنوں کی طرح اچھے شعر کہتی تھیں اور اس فن میں آپ کو درجہ کمال حاصل تھا سیدۃ اُروی نے بھی اپنے والد سیدنا عبدالمطلب کے وصال پر کثیر اشعار کہے، برکت کے لیے دو اشعار پیش ہیں۔

☆ میری آنکھ ایک سراپا سخاوت اور حیا شعار پر روتی ہے اور اُس آنکھ کے لیے رونا ہی سزاوار ہے۔

☆ نرم خو، وادی بطحا کے رہنے والے، بزرگانہ سیرت والے پر جس کی نیت عروج حاصل کرنے کی تھی۔

سیدۃ اُروی بنت عبدالمطلب نے سیدنا عمر فاروق ؓ کے دور خلافت میں وصال فرمایا۔

سیدۃ صفیہ بنت عبدالمطلب

سیدنا حمزہ کی عظیم و بہادر ہمشیرہ، رسول اللہ کی پھوپھی مبارکہ تھیں۔ سیدۃ صفیہ کی والدہ کا نام ھالہ بنت وھیب تھا (سیدنا حمزہ اور سیدۃ صفیہ، والدہ کی طرف سے بھی سگے بہن بھائی تھے) سیدۃ صفیہ عشرہ مبشرہ میں شامل عظیم صحابی رسول ﷺ حضرت زبیر بن العوام ؓ کی والدہ تھیں۔ سیدہ صفیہ اپنے برادر حقیقی کی طرح نہایت دلیر اور بہادر خاتون تھیں۔

غزوہ احد میں بھی شرکت کی اور اس جنگ میں انہوں نے نہایت ثابت قدمی دکھائی۔ ایک موقع پر جب مسلمانوں کا لشکر بکھر گیا تو یہ اکیلی کفار پر نیزہ چلاتی رہیں یہاں تک کہ سرکار دو عالم ﷺ کو اُن کی اس بے پناہ بہادری پر سخت تعجب ہوا آپ ﷺ نے اُن کے صاحبزادے زبیر سے فرمایا اے زبیر! اپنی ماں کی بہادری کو تو دیکھ کہ بڑے بڑے بہادر بھاگ گئے مگر وہ چٹان کی طرح کفار کے نرغے میں ڈٹی ہوئی ان سے لڑ رہی ہیں۔

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کی دلیری اور بہادری کے بے شمار واقعات ہیں۔ غزہ خندق کا ایک انتہائی اہم واقعہ ذکر کرتے ہیں۔ غزوہ خندق کے موقع پر مسلمانوں نے اپنی خواتین کو انصار کے ایک قلعہ میں ٹھہرایا ہوا تھا اور سیدنا حسان بن ثابت ؓ کی بیماری کے باعث اُن کو اُس قلعہ کا محافظ و نگران مقرر کیا گیا تھا۔ یہودیوں نے قلعہ پر حملہ کرنے کے لئے ایک یہودی کو جائزہ لینے کے لیے بھیجا جو قلعے کی دیوار کے اردگرد چکر لگا رہا تھا، سیدۃ صفیہ اُسے دیکھ رہی تھیں آپ نے خیمے کی

چوب نکالی اور یہودی کے سر پر دے ماری، ضرب اس قدر شدید تھا کہ یہودی وہی ڈھیر ہوگیا اس کے بعد سیدۃ صفیہ نے اس یہودی کا سر اس کے جسم سے الگ کر کے یہودیوں کی طرف پھینک دیا جسے دیکھ کر یہودی خوف ودہشت سے بھاگ گئے۔

حضرت صفیہ اپنی باقی بہنوں کی طرح شعروادب کے میدان میں کسی سے کم نہ تھیں ابن اسحاق کا کہنا ہے کہ جب سیدنا عبدالمطلب کے انتقال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنی تمام بیٹیوں کو جمع کر کے اُن سے کہا کہ تم سب مجھ پر گریہ وزاری کرو، تا کہ میں اپنے مرنے سے پہلے سن لوں کہ تم کیا کہوگی اس پر حضرت صفیہ نے گریہ کرتے ہوئے جو اشعار کہے اُن میں سے صرف چند اشعار کا اُردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

☆ رات کو ایک رونے والی کی آواز سے میری نیند اُچٹ گئی جو بالکل راستے پر کھڑے ایک شخص پر رو رہی تھی۔

☆ اُسی وقت میرے آنسو میرے رُخساروں پر ڈھلکنے والے موتیوں کی طرح بہنے لگے۔

☆ اگر کوئی شخص اپنی دیرینہ عزت وشان کے سبب ہمیشہ رہ سکتا تو ضرور وہ اپنی فضیلت وشان اور دیرینہ خاندانی وقار کے سبب زمانے کی انتہاء تک رہتا لیکن بقا کی طرف تو اُسکے سوا کوئی راستہ ہی نہیں۔

سیدۃ صفیہ بنت عبدالمطلب کا وصال شریف مدینہ منورہ میں ہوا اور جنت البقیع میں آپ ؓ آرام فرما ہیں۔ سیدۃ صفیہ اور سیدۃ عاتکہ کی بارگاہ میں ہدیہ سلام

السلام علیکما یا عمتی رسول اللّٰہ ، السلام علیکما یا عمتی نبی اللّٰہ
السلام علیکما یا عمتی حبیب اللّٰہ ، السلام علیکما یا عمتی المصطفیٰ
رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا و جعل الجنۃ منزلکما

سیدنا حمزہ ؓ کی ازواج واولاد

مختلف کتب سیر اور کتب انساب کے مطالعہ سے جو معلومات میسر ہوئیں وہ کچھ اس طرح سے ہیں کہ سیدنا حمزہ ؓ نے متعدد شادیاں فرمائیں اور ہر زوجہ سے اولاد بھی ہوئی۔ سیدنا حمزہ ؓ کی کل 5 اولادیں ہوئیں جن میں تین شہزادے اور دو شہزادیاں تھیں لیکن آپ ؓ کا سلسلہ نسل نہ ہی تو بیٹوں سے اور نہ ہی بیٹیوں سے آگے چلا، کچھ تو لاولد فوت ہوئے اور باقی چھوٹی عمروں میں ہی وصال فرما گئے۔

شہزادوں کا مختصر تعارف

☆ حضرت یعلی ؓ، انہی کے نام سے سیدنا حمزہ ؓ کی کنیت ابویعلی ہے حضرت یعلی کی والدہ ماجدہ کا نام بنت الملۃ بن مالک، انصاری قبیلہ اوس سے تھیں۔ سیدۃ حمزہ ؓ کی نسل پاک مختصر وقت کے لیے حضرت یعلی ؓ سے چلی ان کے 5 بیٹے ہوئے جو تمام کے تمام چھوٹی عمروں میں وصال پا گئے۔

☆ عامر، یہ حضرت یعلی کے بھائی تھے ان کو بھی زیادہ عمر نہ ملی اور یہ بچپن میں ہی فوت ہوگئے۔

☆ حضرت عُمارہ، اسی شہزادے کے نام کی نسبت سے سیدنا حمزہ ؓ کی ایک کنیت اُبوعمارہ بھی ہے آپ کی والدہ ماجدہ کا نام سیدۃ خولہ بنت قیس ؓ تھا۔ جناب عُمارہ بھی لاولد فوت ہوئے۔

شہزادیوں کا مختصر تعارف

☆ حضرت اُمامہ ؓ، آپ کو "أمۃ اللہ" بھی کہا جاتا ہے سیدنا حمزہ ؓ کی

شہادت کے بعد رسول اللہ ﷺ کے حکم مبارک پر یہ شہزادی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے زیرِ پرورش رہیں۔ حضرت عمر بن ابی مسلمہ المخزومی سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئیں لیکن کوئی اولاد نہ ہوئی ان کی والدہ ماجدہ کا نام سلمی بنت عمیس رضی اللہ عنہا تھا۔

☆ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، آپ کی کنیت ام الفضل تھی بعض مورخین نے ام الفضل نام کی الگ صاحبزادی لکھی ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بھی اپنے پیچھے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

یہ درست ہے کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنے پیچھے کوئی ظاہری اولاد نہیں چھوڑی لیکن اُن کا اپنا خوشبودار اور عظمت وشان والا تذکرہ ہمیشہ جاری وساری رہے گا جس طرح آپ رضی اللہ عنہ اپنے رب کے ہاں زندہ وجاوید ہیں اور آج بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ہر چاہنے والے کے دل میں آپ کی الفت ومحبت قائم ودائم ہے۔

وَحَمْزَةُ وَكَذَا الْعَبَّاسُ سَيِّدُنَا
وَنَجْلُهُ الْحِبْرُ مَنْ زَالَتْ بِهِ الْغِيَرُ

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور اُن کے صاحبزادے حِبْرُ الْاُمَّۃ (حضرت عبداللہ) یہ سب ہمارے سردار ہیں اور انہی کے وسیلے سے ہماری مشکلیں آسان ہوتیں ہیں۔

مسجد سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی نایاب تصویر

جبلِ أحد ، المدينة المنورة

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

سالِ قبولِ اسلام

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے سال قبول اسلام کے بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ محققین کی تحقیق کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ اعلان نبوت کے دوسرے سال ایمان لائے۔ علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ ''آپ رضی اللہ عنہ بعثت کے دوسرے سال ایمان لائے اور آخری دم تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت پر کمر بستہ رہے'' علامہ ابن اثیر تحریر فرماتے ہیں ''أسلم فی السنة الثانیة من المبعث'' کہ آپ بعثت کے دوسرے سال مشرف باسلام ہوئے۔

سید جعفر بن حسن بن عبدالکریم البرزنجی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''سید الشهدا'' میں تحریر فرمایا ہے کہ آپ بعثت کے دوسرے سال اور ایک قول کے مطابق چھٹے سال اسلام لائے۔

علامہ سید احمد بن زینی دحلان اپنی کتاب ''السیرة النبویه'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ صحیح قول یہ ہے کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اعلانِ نبوت کے دوسرے سال ایمان لائے جبکہ بعض نے چھٹا سال بھی لکھا ہے۔ اکثریت نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے اعلانِ نبوت کے دوسرے سال اسلام قبول کیا۔

سبب قبولِ اسلام

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رشتہ قرابت داری اور دیرینہ دوستی اور محبت کے پیشِ نظر ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع فرمایا کرتے۔ لیکن اعلان نبوت اور اعلانیہ تبلیغ کے باوجود بھی سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس طرف کوئی توجہ نہ دی، دن رات اسی

طرح گزر رہے تھے کہ اس دعوتِ حق کو 2 سال گزر گئے۔ اچانک ایسا سبب بنا کہ جس نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے دل کی دُنیا میں یک دم انقلاب پیدا کر دیا اور وہ اسلام کی طرف راغب ہو گئے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ ایک روز لوگوں کو دعوتِ حق دے رہے تھے ابو جہل کا اُس طرف سے گزر ہوا، اُس نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو دیکھتے ہی آپ کو اور آپ ﷺ کے دین کے بارے میں انتہائی نازیبا اور کم ترین الفاظ استعمال کئے لیکن نبی اکرم ﷺ نے اپنے خُلقِ عظیم کی وجہ سے نہایت صبر و تحمل سے کام لیا اور اُس بد بخت کی کسی بھی بات کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ تھک ہار کر بد تمیزی کرتے ہوئے چلا گیا۔

کوہِ صفا پر بیٹھی عبداللہ بن جدعان کی آزاد کردہ لونڈی یہ سارا واقعہ دیکھ رہی تھی۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا شکار سے واپسی پر جب اس طرف سے گزر ہوا تو اُس نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

یا اباعمارہ! لو رأیت مالقی ابن اخیک محمد من ابی الحکم بن ھشام فانه سبه و آذاه ، ثم انصرف عنه ولم یکلمه محمد

اے ابو عمارہ! کاش آپ دیکھتے کہ ابی الحکم بن ھشام (ابو جہل) نے تمہارے بھتیجے کے ساتھ کیسا ناروا سلوک کیا اور ان کو شدید اذیت دیتے ہوئے واپس ہوا اور محمد ﷺ نے اُس کی کسی بھی بات کا جواب نہ دیا۔

ان کلمات کا سننا تھا کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ غصے سے بے قابو ہو کر سیدھا بیت اللہ شریف پہنچ گئے جہاں ابو جہل اپنی قوم کے سرکردہ افراد و رؤساء کے ساتھ بیٹھا تھا۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کے سر پر اتنی شدت سے کمان ماری کہ اُس کا سر پھٹ گیا اور پھر اپنی گرجدار آواز میں کہا

"أتشتمه وأنا على دينه ، اقول مايقول ، فاردد علی ان استطعت"

"تو اُن کو اذیت دیتا ہے جبکہ میں بھی اُن کے دین پر ہوں، میں وہی کہتا ہوں جو وہ (سرکارِ دو عالم ﷺ) کہتے ہیں اگر تم میں جرأت ہے تو مجھے جواب دے کر دیکھو۔"

معاملہ اتنا شدید دیکھ کر قبیلہ بنو مخزوم کے کچھ لوگ کھڑے ہو گئے کہ ابو جہل کی مدد کریں مگر اُس نے اُن لوگوں کو منع کرتے ہوئے کہا:

"ابو عمارہ کو چھوڑ دو کیونکہ میں نے بھی تو اُن کے بھتیجے کے ساتھ بد تمیزی اور زیادتی کی ہے۔"

یہ واقعہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا سبب بنا، اُس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کا باطن نورِ ایمان سے روشن و منور ہو گیا، اُن کے مقدر کا ستارہ اوجِ ثریا پر چمکنے لگا اور محبت رسول ﷺ آنکھوں میں غیرتِ ایمانی کا چراغ بن کر جل اُٹھی۔

واقعہ مذکورہ کے بعد سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ گھر واپس پہنچے لیکن شدید ذہنی دباؤ میں تھے جس کی وجہ سے رات کو سو بھی نہ سکے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دربار میں گریہ وزاری کی کہ وہ میرے سینے کو حق کے لئے کھول دے اور مجھ سے شک وشبہ کو رفع کر دے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابھی دُعا ختم نہ کی تھی کہ باطل مجھ سے دُور ہو گیا اور میرا قلب یقین کی دولت سے مالا مال ہو گیا۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضری

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ صبح ہونے پر سید کائنات ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے بے تاب دل پر توجہ فرمائی اور بڑے دلنشین انداز میں اسلام کی صداقت و حقانیت کے بارے میں چند ارشادات فرمائے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی نگاہِ التفات کی دیر تھی کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے سارے حجابات اُٹھ گئے ساری ظلمتیں کافور ہو گئیں اور دل کی دُنیا نورِ ایمان سے چمکنے لگی اور آپ رضی اللہ عنہ پکار اُٹھے۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ سچے ہیں، اے میرے بھتیجے! آپ اپنے دین کا اظہار فرماتے رہیں، خدا کی قسم! میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ آسمان میرے اوپر سایہ فگن ہو اور میں اپنے پہلے دین پر قائم رہوں''

اسلام قبول کرنے کی سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو خوشی

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو اپنے اسلام لانے کی اتنی زیادہ خوشی ہوئی کہ گویا دُنیا کی چابیاں اُن کے ہاتھ آ گئی ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور سرکارِ مدینہ ﷺ کی مدح سرائی بھی فرمائی۔

حَمِدْتُ اللّٰهَ حِيْنَ هَدٰى فُؤَادِيْ
اِلَى الْاِسْلَامِ وَالدِّيْنِ الْمُنِيْفِ

میں نے خدا کا شکر ادا کیا جب اُس نے میرے دل کو
اسلام اور بلند مرتبہ دین کو توفیق بخشی

لِدِيْنٍ جَآءَ مِنْ رَّبٍّ عَزِيْزٍ
خَبِيْرٍ بِالْعِبَادِ بِهِمْ لَطِيْفٍ

اُس دین کی جو عظمت و عزت والے پروردگار کی طرف سے آیا ہے
جو بندوں کے تمام حسابات سے باخبر اور اُن پر بڑا مہربان ہے

اِذَا تُلِيَتْ رَسَائِلُهٗ عَلَيْنَا
تَحَدَّرُ دَمْعُ ذِي اللُّبِّ الْحَصِيْفِ

جب اُس کے پیغاموں کی تلاوت ہمارے سامنے کی جاتی ہے
تو ہر صاحبِ عقل اور صائب الرائے کے آنسو رواں ہو جاتے ہیں

رَسَائِلُ جَآءَ اَحْمَدُ مِنْ هُدَاهَا
بِاٰيَاتٍ مُّبَيَّنَةِ الْحُرُوْفِ

وہ پیغامات جن کی ہدایتوں کو احمد ﷺ لے کر آئے
واضح الفاظ و حروف والی آیتوں میں

وَاَحْمَدُ مُصْطَفًى فِيْنَا مُطَاعًا
فَلَا تَغْشُوْهُ بِالْقَوْلِ الْعَنِيْفِ

اور احمد ﷺ ہم میں برگزیدہ ہیں جن کی اطاعت کی جاتی ہے
لہٰذا تم اُن کے سامنے ناملائم لفظ بھی منہ سے نہ نکالنا

فَلَا وَاللّٰهِ نُسْلِمُهٗ لِقَوْمٍ
وَلَمَّا نَقْضِ فِيْهِمْ بِالسُّيُوْفِ

تو خدا کی قسم ہم ان کو اس قوم کے حوالے کبھی نہیں کریں گے
جن کے بارے میں ہم نے ابھی تلواروں سے کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے

سیدنا حمزہ ؓ کا کفار کے سامنے اعلانِ اسلام

سیدنا حمزہ ؓ نے جب اسلام قبول کرلیا تو لوگوں نے پوچھنا شروع کردیا کہ اے حمزہ ؓ! کیا واقعی یہ بات سچ ہے کہ آپ ؓ نے دین محمدی ﷺ قبول کرلیا ہے آپ ؓ نے جواب دیا، ہاں، جب معاملہ ظاہر ہو چکا تو مجھے اب اسلام قبول کرنے میں کون سی چیز مانع ہے؟

میں گواہی دیتا کہ آپ ﷺ، اللہ تبارک وتعالیٰ کے سچے رسول ﷺ ہیں اور جو کچھ آپ ﷺ فرماتے ہیں وہ حق سچ ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قسم! اب میں اس دین کو نہیں چھوڑوں گا اور اگر تم سچے ہو تو مجھے روک کر دکھاؤ۔

مسلمانوں کی قوت میں اضافہ

سیدنا حمزہ ؓ کے اسلام لانے کے بعد مسلمانوں کو مزید تقویت ملی اور وہ زور پکڑنے لگے، اب کھلے عام تبلیغ دین کرنے میں بھی کوئی امر مانع نہ تھا کیونکہ اب وہ قریش کے بہادر افراد کا بھی مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتے تھے۔

سیدنا حمزہ ؓ کے اسلام لانے سے قریش مکہ کو بھی یہ معلوم ہوگیا تھا کہ اب مسلمانوں کا پلڑا بھاری ہوگیا ہے۔

سیدنا حمزہ ؓ کی شجاعت

مسلمانوں کو جب اس بات کا علم ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب اپنی تلوار لہراتے ہوئے دارارقم کی طرف بڑھ رہے ہیں تو وہ کچھ خوفزدہ ہوگئے اس وقت سیدنا حمزہ ؓ ہی تھے کہ جنہوں نے اپنی تلوار لہراتے ہوئے فرمایا کہ اگر عمر، اچھی نیت سے آرہے ہیں تو ٹھیک ہے اور اگر اُن کا ارادہ اس سے ہٹ کر ہے تو میں انہی کی تلوار سے اُن کا کام تمام کر

دوں گا۔

صرف اس ایک بات سے ہی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ سیدنا حمزہ ؓ کس قدر شجاع وبہادر تھے اگرچہ اُن کے مقابلے میں عمر جیسا بہادر اور شجاعت ہی کیوں نہ ہو۔

اسلام کا دایاں اور بایاں بازو

سیدنا عمر فاروق ؓ نے جب اسلام قبول کرلیا تو مسلمان مکہ مکرمہ کی گلیوں میں دو صفیں بنا کر نکلے پہلی صف کے آگے سیدنا حمزہ ؓ اور دوسری صف کے آگے سیدنا فاروق اعظم ؓ تھے۔ بعثت نبوی ﷺ کے بعد کفار مکہ پہلی بار مسلمانوں کی یہ شان وشوکت دیکھ رہے تھے اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ یہ دونوں شخصیات اسلام کے دو بازو ہیں، دایاں بازو سیدنا حمزہ ؓ اور بایاں بازو سیدنا عمر فاروق ؓ۔

سیدنا حمزہ ؓ کا بلند مقام

سیدنا حمزہ ؓ کی بہادری اور قبول اسلام کا تاریخ میں بلند مقام ہے آپ ؓ کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام کو مزید قوت عطا فرمائی۔

مذکورہ بالا ارشادِ مبارک سے سرکار دو عالم ﷺ کے اس قول مبارک کی بھی تصدیق ہوتی ہے کہ:

الناس معادن خیا رھم فی الجاھلیة
خیارھم فی الاسلام

''لوگ خزانوں کی مانند ہیں جو لوگ دور جاہلیت میں
بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں۔''

نا حمزہ رضی اللہ عنہ کی حضرت جبرئیل کو دیکھنے کی خواہش

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ مقدسہ میں عرض کی کہ وہ وحی الٰہی کے امین، سدرۃ المنتہیٰ کے مکین، سردار ملائکہ، سیدنا جبرئیل علیہ السلام کو اُن کی اصل صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں جس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انک لاتستطیع ان تراہ

''آپ اُن کو اُن کی اصل صورت میں دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔''

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے جواباً عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ درست ہے لیکن میں اُن کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

ایک دن سیدنا جبرئیل علیہ السلام امین خانہ کعبہ کے اُوپر اُس تختے پر تشریف لائے جس پر مشرکین بوقت طواف اپنے کپڑے ڈالا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، چچا جان! اپنی نگاہ اُٹھائیں اور جبرئیل کو اصلی حالات میں دیکھ لیں۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنی نگاہ اس سمت اُٹھائی اور ابھی جبرئیل علیہ السلام کے قدموں کو ہی دیکھا تھا جو سبز زبرجد کی مانند تھے، کثرت انوار کی وجہ سے یہ منظر دیکھ کر آپ پر بے خودی طاری ہوگی۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ و ہجرت مدینہ

ہجرت مدینہ منور تک سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا قیام مکہ مکرمہ میں ہی رہا اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کمزور مسلمانوں کو قریش مکہ کے مصائب سے نجات دلوانے میں مصروف رہے۔ سرکار دو عالم ﷺ کے چچا ہونے کے باوجود ہمیشہ آپ ﷺ کے سامنے سر تسلیم خم کرتے۔ مکہ مکرمہ سے مسلمانوں کی بتدریج ہجرت کے موقع پر سرکار دو عالم ﷺ

نے اپنے چچا کو فرمایا کہ آپ بھی مدینہ ہجرت کریں آپ کے ساتھ میرا آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ اور ابو مرثد کناز بن حصن جائیں گے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی اور حضرت کلثوم بن ہدم کے ہاں مقیم رہے ایک روایت کے مطابق حضرت سعد بن خیثمہ اور ایک دوسری روایت کے مطابق اُسعد بن زرارہ کے ہاں قیام فرمایا۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی آمد تک وادی قبا میں ہی مقیم رہے اور روزانہ وادی سے باہر نکل کر پہاڑوں پر چڑھ کر سرکار دو عالم ﷺ کا انتظار کرتے تھے۔

مواخات

سرکار دو عالم ﷺ نے مدینہ تشریف آوری کے بعد انصار و مہاجرین کے درمیان ایک بھائی چارہ قائم کروادیا آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دست مبارک کو پکڑ کر فرمایا "ھذا اخی" کہ یہ میرا بھائی ہے۔ اُسد الغابۃ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی محبوب شخصیت سیدنا زید بن حارثہ (جو قرآنی آیت کے نزول سے قبل زید بن محمد کے نام سے پکارے جاتے تھے) اور اپنے عظیم چچا سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کرواتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"وان حمزه بن عبدالمطلب .. أسدُ الله ..

وزید بن حارثه ... اخوین"

اللہ کے شیر سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب اور زید بن حارثہ بھائی ہیں۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ طاہرہ میں بنو نجار کی ایک انصاری خاتون سیدۃ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے رشتہ ازدواج میں بھی منسلک ہوئے۔

دُنیا کی بے ثباتی کا تذکرہ

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی مدنی زوجہ سیدۃ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدگی سے اپنے چچا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لئے تشریف لایا کرتے اوراس فانی دُنیا کی بے ثباتی کا تذکرہ فرمایا کرتے۔

مسند امام احمد میں ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ، سیدنا حمزہ کے پاس تشریف لائے اوردُنیا کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔

ان الدنیا خضرۃ حلوۃ فمن اخذ بحقھا بورک لہ فیھا ورب متخوض فی مال اللہ ومال رسولہ لہ النار یوم یلقی اللہ

”کہ دنیابڑی خوبصورت اورمیٹھی لگتی ہے اگر بندہ اس میں سے اپنے حق ضرورت کے مطابق لے گا تو اُسے برکت حاصل ہوگی اور جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدوں کو پھلانگ کرلے گا تو اُسے جہنم میں ڈالا جائے گا۔“

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بطور راویٔ حدیث

صحابہ اکرام کے احوال پر مشہور زمانہ عربی کتاب ”اسدُ الغابہ فی تمییز الصحابہ“ کے مصنف نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دُعا کو اپنے اوپر لازم کرلو

”اللھم انی اسئلُکَ باسمِکَ الاعظم وَرِضْوَانِکَ اَلْاَکْبَرْ“

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اسمِ اعظم کے وسیلہ اور تیری عظیم رضا کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔

4

باب چہارم

- ☆ فضائل وحکمِ جہاد
- ☆ غزوات وسرایا
- ☆ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی سرایا وغزوات میں شرکت
- ☆ سریہ حمزہ رضی اللہ عنہ
- ☆ اسلامی تاریخ کا پہلا غزوہ
- ☆ غزوۂ ذی العشیرہ
- ☆ غزوۂ بدر اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ
- ☆ غزوۂ بنو قینقاع اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

فضائل وحکم جہاد

فضیلتِ جہاد پر آیات قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ کثرت سے موجود ہیں حصول برکت کے لیے چند ایک کا تذکرہ کرتے ہیں۔

حضرت ابوھریرہ ؓ سے روایت ہے کہ سید کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کئے ہوئے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان زمین وآسمان کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے۔

بخاری شریف کی ایک حدیث کے مطابق سرکارِ دوعالم ﷺ سے ایک بار پوچھا گیا "ای العمل افضل یا رسول الله" یارسول اللہ ﷺ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ پر ایمان کے بعد افضل عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

سورۃ البقرہ کی آیت مبارکہ 218 کا قریب ترین ترجمہ کچھ اس طرح ہے

"بے شک جو لوگ ایمان لائے، جن لوگوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کے اُمیدوار ہیں اور یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایک تیر بھی اللہ کی راہ میں چلایا تو قیامت کے دن وہ اُس کے لئے نور ثابت ہوگا۔

جہاد کی اسی عظمت کے پیش نظر مسلمانوں نے ہمیشہ جہاد کو اہمیت دی اور علمی وعملی طور پر اس میں اپنا حصہ ڈالا اور اللہ کی راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔

امام احمد اور امام حاکم حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب سرکارِ دوعالم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ مقیم ہوگئے تو ایک موقع پر سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے ارشاد فرمایا کہ کفار مکہ نے ہمیں اپنے شہر سے باہر نکلنے پر مجبور کردیا ہے، اب وہ ضرور ہلاک ہوں گے۔

مسلمان جب مکہ مکرمہ میں تھے تو کفار ومشرکین کثرت میں تھے لیکن ہجرت کے بعد سرکارِ دوعالم ﷺ کے پاس مہاجرین اور انصار جمع ہوگئے اور وہ تمام آپ ﷺ کی نصرت ومدد کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے، مدینہ طیبہ جب "دار السلام" بن گیا تو اب اللہ تبارک وتعالیٰ نے دشمن کے ساتھ جہاد کا حکم بھی فرمادیا۔

غزوات وسرایا

حکم جہاد کے بعد سرکارِ دوعالم ﷺ نے جنگی مہمات کے لئے مختلف دستے روانہ فرمائے اور خود بھی جہاد کے لئے تشریف لے جاتے رہے جن جنگی مہم میں آپ ﷺ بنفس نفیس شرکت فرماتے اُسے محدثین اور اہل سیر "غزوہ" کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور جن جنگی مہم میں آپ ﷺ نے بنفس نفیس شرکت نہ فرمائی بلکہ اپنے صحابہ کرام کو بھیجا اُسے "سریہ" کہتے ہیں۔

علم غزوات وسرایا

حضرت امام زین العابدین ؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ سید کائنات ﷺ کے غزوات مبارکہ کو اس طرح پڑھا کرتے تھے جس طرح قرآن مجید کی سورت کو پڑھا جاتا ہے۔ امام زہری کا کہنا ہے کہ علم مغازی میں دُنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔ اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمارے والد گرامی ہمیں مغازی

اور سرایا کی تعلیم دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ تمہارے آباؤ اجداد کا شرف ہے
پس ان کا ذکر ضائع نہ ہونے دینا۔ افسوس آج مسلمان دنیا میں جس ذلت و رسوائی کا
شکار ہے اُس کی وجوہ کثیرہ میں سے ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے حکم جہاد کو بھلانے
کے ساتھ اسلامی غزوات اور سرایا کو بھی بھلا دیا ہے کہ کس طرح سے ہمارے عظیم صحابہ
کرام نے کفار کے مقابلے میں فتح و کامرانی کی داستانیں رقم کیں۔

سیدنا حمزہ کی سرایا و غزوات میں شرکت

ہم یہاں موضوع کی مناسبت سے تاریخ اسلامی کے صرف اُن غزوات اور
سرایا (جمع سریہ) کا ذکر کریں گے جن میں خصوصیت کے ساتھ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے
شرکت فرمائی۔

تاریخ اسلام کا پہلا جھنڈا

حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ
پہنچنے اور حکم جہاد کے بعد سب سے پہلا جو جنگی جھنڈا تیار کیا گیا وہ سیدُ الشھداء سیدنا
حمزہ رضی اللہ عنہ کے لئے ہی تھا۔ یہ جھنڈا (لواء) سفید کپڑے کا تھا۔

سریہ حمزہ رضی اللہ عنہ

طبقات ابن سعد میں ہے کہ سب سے پہلی جنگی مہم ہجرت مدینہ کے تقریباً
7 ماہ بعد رمضان المبارک کو ارسال کی گئی۔ سرکار دو عالم ﷺ نے اس لشکر کا قائد سیدنا
حمزہ رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا اور اپنے دست مبارک سے اُن کا پرچم باندھا۔ یہی وہ پہلا پرچم
تھا جو نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں میں سے کسی کے لئے باندھا۔ اس مبارک موقع پر
کہے ہوئے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے منسوب اشعار بھی ملتے ہیں صرف دو اشعار کا اُردو ترجمہ

پیش ہے۔

☆ وہ ایسا موقع تھا کہ اللہ کا رسول ﷺ اُس کا پہلا پرچم کشا تھا، ایسا پرچم
میرے اُس واقعہ سے پہلے کبھی ظاہر نہ ہوا تھا۔

☆ وہ پرچم ایسا تھا کہ اُس عزت و شان والے معبود کی مدد اُس کے ساتھ تھی
جس کا ہر کام بہترین ہے۔

30 مہاجرین پر مشتمل یہ لشکر مدینہ منورہ سے اُس قافلہ کی سرکوبی کے لئے
روانہ ہوا تھا جو شام سے لوٹتے ہوئے مکہ مکرمہ کی طرف جا رہا تھا جو 300 افراد پر
مشتمل تھا اور جس کی قیادت ابوجہل کر رہا تھا جب وہ قافلہ ''العیص'' کی جانب سے
''سیف البحر'' کے قریب پہنچا تو دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہوا۔

فریقین جنگ کے لئے تیار ہو گئے ابھی جنگ شروع ہی ہونے والی تھی کہ
قبیلہ جہینہ کے سردار مجدی بن عمرو الجہنی نے اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتے ہوئے جنگ
روکنے کی کوشش شروع کر دی چونکہ اس سردار کے دونوں فریقین سے دوستانہ تعلقات
تھے جس بناء پر فریقین نے جنگ نہ کرنے کی تجویز قبول کر لی اور لڑائی کی نوبت نہ آنے
دی۔ ابوجہل اپنی جماعت کو لے کر مکہ مکرمہ روانہ ہو گیا اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اپنے
ساتھیوں کو لے کر مدینہ منورہ واپس آ گئے۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں اس جنگی مہم کے
تمام حالات و واقعات پیش کئے اور جہینہ قبیلہ کے سردار کی کوششوں کو بھی سراہا۔ چند
دنوں بعد قبیلہ جہینہ کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کی خوب
خاطر تواضع کی اور اُن کے سردار کے متعلق فرمایا کہ ''وہ (مجدی) مبارک خصلتوں والا
اور بابرکت شخص ہے۔'' سریہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو سریہ ''سیف البحر'' بھی کہا جاتا ہے۔

اسلامی تاریخ کا پہلا غزوہ

اسلامی تاریخ کا پہلا غزوہ جو "غزوۃ الابواء" یا "غزوۃ ودان" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس میں سرکار دو عالم ﷺ بنفس نفیس شریک ہوئے اور اس غزوہ کے علم بردار سیدنا حمزہ ؓ تھے۔ ہجرت مدینہ کے تقریباً ایک سال بعد نبی اکرم ﷺ نے ماہ صفر میں مقام ابواء کی طرف پہلا سفر جہاد فرمایا، اس غزوہ کا مقصد قریش مکہ کے تجارتی قافلہ کی سرکوبی کرنا تھا۔

لشکر اسلام جب مقام ابواء کے قریب پہنچا تو وہ قافلہ بچ نکلنے میں کامیاب ہوگیا۔ لیکن ایک اہم کام یہ ہوا کہ اس علاقے کے قبیلہ بنو ضمرۃ سے دوستی کا معاہدہ امن طے پا گیا جس کا قریب ترین اُردو ترین درج ذیل ہے۔

"اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ یہ تحریر محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بنی ضمرہ کے لئے لکھی گئی ہے یعنی وہ امن سے رہیں گے ان کی جان و مال کو امن ہوگا اور جو آدمی اُن پر حملہ کرنے کا ارادہ کرے گا اُنہیں اس کے مقابلہ میں مدد دی جائے گی سوائے اس کے کہ وہ اللہ کے دین میں لڑائی کرے۔

یہ معاہدہ باقی رہے گا جب تک سمندر کا پانی اون کو گیلا کرتا رہے گا۔ نبی اکرم ﷺ جب اپنے مدد کے لئے ان کو دعوت دیں گے تو وہ اس دعوت پر لبیک کہیں گے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس بات کا ذمہ دار ہے اور اُن کی مدد کی جائے گی جو اُن پر حملہ کرے گا اُس کے خلاف خواہ وہ نیک اور متقی ہو"

اس معاہدے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ تقریباً 15 روز مدینہ منورہ سے باہر رہنے کے بعد اپنی جماعت کے ہمراہ واپس تشریف لے آئے۔

غزوۂ ذی العشیرہ

سید کائنات ﷺ کو اطلاع ملی کہ قریش مکہ کا ایک ضخیم تجارتی قافلہ ابوسفیان کی قیادت میں شام جا رہا ہے جس میں 50 ہزار سنہری اشرفیوں کی سرمایہ کاری کی گئی ہے اور اس قافلہ کو تیار کرنے کا سبب اور مقصد یہ تھا کہ قریش مکہ، مدینہ پر چڑھائی کی وسیع پیمانے پر علی الاعلان تیاریاں کر رہے ہیں اور ایسی تیاریوں کے لیے سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے انہوں نے یہ تجارتی قافلہ تیار کیا ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ اس اطلاع کے بعد مذکورہ قافلے کو ہراساں کرنے کے لئے تقریباً 150 رفقاء کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے۔ اس غزوہ مبارکہ میں بھی اسلامی لشکر کے پرچم کو اُٹھانے کی سعادت سیدنا حمزہ ؓ کے حصے میں آئی۔ آپ ﷺ "ذی العشیرہ" کے مقام تک اس قافلے کے تعاقب میں تشریف لے گئے معلوم ہوا کہ قافلہ کچھ روز قبل اس علاقے سے نکل گیا ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے اس مقام پر کچھ روز قیام فرمایا اور اس دوران آپ ﷺ نے ایک اور عظیم سیاسی کامیابی حاصل کر لی۔

بنو مدلج ،قبیلہ "بنو ضمرہ" کے حلیف تھے جن شرائط پر آپ ﷺ نے قبیلہ "بنو ضمرہ" سے معاہدہ طے کیا تھا اُنہی شرائط پر قبیلہ بنو مدلج سے بھی معاہدہ طے پا گیا اور لشکر اسلام واپس مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ مذکورہ بالا معاہدہ اگر طے نہ پایا جاتا تو یہ عین ممکن تھا کہ بنو مدلج کفار مکہ سے مل کر مسلمانوں پر چڑھائی کر دیتے اور مسلمانوں کی مشکلات میں کئی گناہ اضافہ ہو سکتا تھا۔

حضرت علامہ واقدی فرماتے ہیں ان غزوات مبارکہ میں حضور پرنور ﷺ قریش کے مختلف کاروانوں کے تعاقب میں نکلے تھے جو شام کی طرف جا رہے تھے یا وہاں سے واپس آ رہے تھے انہی کاروانوں کے تعاقب کے نتیجے میں غزوۂ بدر رونما ہوا۔

غزوۂ بدر اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

غزوہ بدر کفر و اسلام کے درمیان حد فاصل ہے اس غزوہ مبارکہ کو قرآن پاک میں "یومُ الفرقان" اور ایک دوسرے مقام پر "یوم البطشة الکبریٰ" کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ مورخین اس معرکہ حق و باطل کو غزوہ "بدرُ الکبریٰ" اور غزوہ "بدرُ العظمیٰ" کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔ یہ غزوہ مبارکہ ہجرت کے دوسرے سال 17 رمضان المبارک کو پیش آیا۔ لشکر اسلام کی قیادت خود سرکار مدینہ ﷺ فرما رہے تھے جس کی کل تعداد 313 مہاجرین و انصار پر مشتمل تھی۔ لشکر کفار کی قیادت ابوجہل کے ہاتھ میں تھی جبکہ لشکر کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی اس غزوہ مبارکہ کا اختتام مسلمانوں کی فتح و نصرت پر ہوا۔ کفار کے سردارانِ قریش سمیت 70 مارے گئے اور اتنی ہی تعداد میں قیدی بنے۔

سطور ہذا میں غزوہ بدر اور اُس کی تفصیل بیان کرنا مقصود نہیں کیونکہ اُن تمام حالات و واقعات کو احاطہ تحریر میں لانے کے ایک الگ کتاب کی ضرورت ہوگی یہاں صرف اس غزوۂ مبارکہ میں سیدُ الشھداء سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے جو داستان شجاعت و بہادری رقم کی، اُس کا تذکرہ مقصود ہے۔

غزوۂ بدر کا پہلا مقتول بدست سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

کفار کا پہلا مقتول جسے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے جہنم رسید کیا وہ اسود مخزومی تھا یہ شخص بدخواہ اور شریر انسان تھا اُس نے کہا کہ میں نے عہد کیا ہوا ہے کہ "میں مسلمانوں کے حوض سے پانی پیوں گا، اُسے گرا دوں گا یا مجھے موت آ لے گی" جب وہ حوض کی طرف بڑھا تو اسلام کے شاہین اور اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے شیر اس پر اس طرح

جھپٹے کہ اُسے حوض کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی آ لیا اور تلوار کے 2 وار کرتے ہوئے اس کا کام تمام کر دیا۔ یہ منظر دیکھ کر مسلمانوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کیے اور دوسری طرف قریش مکہ دیکھ رہے تھے کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کس طرح کفار کے مقابلے میں سینہ تانے تیار کھڑے ہیں۔

جرأت و بہادری کا دوسرا منظر اس وقت دیکھنے میں آیا کہ جب مسلمانوں کا مقابلہ قریش کے تین نامور آدمیوں (عتبہ، شیبہ، ولید) کے ساتھ ہوا۔ ان تینوں کا تعلق قریش کے قبیلہ بنی عبدشمس سے تھا انہوں نے مطالبہ کیا کہ ہمارے مدمقابل ہمارے چچازاد میدان جنگ میں اُتریں بلکہ اُن میں سے ایک نے للکار کر یہ بھی کہا کہ اے محمد ﷺ! ہمارے مقابلے میں ہمارے اہل خاندان میں سے کسی کو بھیجیں۔

کفار کی اس للکار کو سن کر سرکار دو عالم ﷺ نے سیدنا حمزہ، سیدنا علی اور سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم (سیدنا حمزہ کے بھتیجے) کو ارشاد فرمایا کہ آپ اُٹھیں۔ جس پر یہ تینوں شخصیات میدان جنگ میں کود پڑیں۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کا مقابلہ شیبہ سے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا مقابلہ ولید سے اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مقابلہ عتبہ سے ہوا۔ سیدنا حمزہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما نے اپنے اپنے مدمقابل کو قتل کرنے میں کوئی دیر نہ لگائی جبکہ عبیدہ بن حارث اور شیبہ کے درمیان دو دو ضربوں کی جنگ ہوئی جس سے وہ دونوں زخمی ہو گئے۔ حضرت علی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کو فکر لاحق ہوئی لہٰذا وہ دونوں آگے بڑھے اور شیبہ کو قتل کر دیا۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ غزوہ مبارکہ میں شروع سے آخر تک موجود رہے اور دو تلواروں کے ساتھ لڑتے رہے۔ غزوہ کی ابتداء میں کفر کی صفوں کو درہم برہم کر دیا تھا۔ آپ نے بہادری، جرأت اور ثابت قدمی سے دشمنوں کا مقابلہ کیا اور کفار کے

سور ماؤں کو جہنم واصل کیا سیدنا حمزہ ؓ جس طرف جاتے کشتوں کے پشتے لگاتے جاتے خود کفار مکہ نے بعد ازاں اس بات کا اعتراف کیا کہ انہوں نے ہمیں بہت زیادہ نقصان پہنچایا۔

سیدنا حمزہ ؓ کے سینہ مبارک پر شتر مرغ کا پَر

سیدنا حمزہ ؓ نے غزوہ بدر کے کارزار میں اپنے سینہ مبارک پر شتر مرغ کا پَر لگا کر کفار کی صفوں کو چیر چیر کر شجاعت و بہادری کے وہ جوہر دکھائے کہ تمام بہادرانِ جنگ دنگ رہ گئے۔

میدان جنگ میں کفار کے جن سرداروں نے آپ کی بہادری کے مظاہر دیکھے اُن میں سے ایک اُمیہ بن خلف بھی ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ جس وقت اُمیہ کو قید کر کے میدان سے لے جا رہے تھے تو اُس نے آپ سے پوچھا کہ تم میں وہ بہادر کون ہے جو اپنے سینہ پر ریشِ نعام لگائے ہوئے تھا انہوں نے جواب دیا کہ وہ سیدنا حمزہ ؓ ہیں۔ اُسے جواباً کہا کہ یہ وہی بہادر ہے کہ جس نے آج ہمارے لشکر کے اوسان خطا کر دیئے اور وہ کارنامے سرانجام دیئے جو بیان سے باہر ہیں۔

غزوہ بدر کا اختتام مسلمانوں کی فتح اور کفار کی شکست پر ہوا، کفار مکے کو لوٹ گئے اور واپسی میں وہ سارے سیدنا حمزہ ؓ کی شجاعت کے گن گا رہے تھے اور اس مردِ جری کی عظمت اور کارناموں کو یاد کر رہے تھے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر شعراء نے جو اشعار کہے ان میں سیدنا حمزہ ؓ کے بھی اشعار ہیں لیکن ابن ہشام کے نزدیک یہ اشعار سیدنا حمزہ سے منسوب ہیں۔ چار اشعار کا اُردو ترجمہ پیش ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَمْرًا كَانَ مِنْ عَجَبِ الدَّهْرِ ‏ ‏ وَلِلْحَيْنِ اَسْبَابٌ مُبَيِّنَةُ الْاَمْرِ

کیا تو نے زمانہ بھر کے عجیب واقعے پر غور نہیں کیا اور موت کے لیے بھی اسباب ہوتے ہیں، جن کا معاملہ ظاہر ہے۔

فَلَمَّا الْتَقَيْنَا لَمْ تَكُنْ مَثْنَوِيَّةٌ ‏ ‏ لَنَا غَيْرَ طَعْنٍ بِالْمُثَقَّفَةِ السُّمْرِ

پھر جب ہم ایک دوسرے کے مقابل ہو گئے تو ہمارے لیے گندم گوں سیدھے کیے ہوئے نیزوں سے نیزہ زنی کرنے کے سوا واپسی کی کوئی صورت نہ تھی۔

وَفِيْنَا جُنُوْدُ اللّٰهِ حِيْنَ يُمِدُّنَا ‏ ‏ بِهِمْ فِيْ مَقَامٍ ثُمَّ مُسْتَوْضِحَ الذِّكْرِ

اور ہم پر اللہ کا کرم تھا۔ جب وہ وہاں کسی مقام میں ان کے مقابل ہماری مدد کرتا تھا تو لوگ اس کے بیان کی توضیح چاہتے تھے (ہم سے پوچھتے تھے کہ آخر وہ لوگ کون تھے)

فَشَدَّ بِهِمْ جِبْرِيْلُ تَحْتَ لِوَائِنَا ‏ ‏ لَدَىٰ مَازِقٍ فِيْهِ مَنَايَا هُمْ تَجْرِيْ

غرض ہمارے پرچم کے نیچے رہ کر جبریل ؑ نے ایک تنگ مقام میں ان پر (ایسی) سختی کی کہ اس میں ان لوگوں پر (لگاتار) موتیں (چلی) آ رہی تھیں۔

سیدنا حمزہ ؓ اور جنگی زرہ

حضرت مولانا روم اپنی مشہور زمانہ تصنیفِ لطیف ''مثنوی معنوی'' کے دفتر سوم میں فرماتے ہیں کہ سیدنا حمزہ ؓ جوانی میں ہمیشہ جنگی زرہ پہن کر لڑا کرتے تھے اسلام قبول کیا تو زرہ پہننا چھوڑ دیا اور لڑائیوں میں اس طرح شریک ہوا کرتے کہ سینہ سامنے سے کھلا ہوتا اور دونوں ہاتھوں سے تلوار چلا رہے ہوتے۔ لوگوں نے پوچھا اے عمِ رسول ﷺ! اے جوانمردوں کے سردار! کیا آپ نے اللہ کا حکم نہیں سنا کہ جان بوجھ

کہ ہلاکت میں نہ پڑو، پھر آپ احتیاط سے کام کیوں نہیں لیتے جب جوان اور مضبوط تھے اُس زمانے میں تو آپ کبھی زرہ بغیر نہیں لڑا کرتے تھے۔اب جبکہ بوڑھے ہو گئے ہیں تو آپ اپنی جان کی حفاظت اور احتیاط کے تقاضوں سے کیوں بے پرواہ ہو گئے ہیں بھلا تلوار کسی کا لحاظ کرتی ہے جس پر سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میں جوان تھا تو سمجھتا تھا کہ موت انسان کو اس دُنیا کی عیش و آرام سے محروم کر دیتی ہے اس لئے کیوں خواہ مخواہ موت کی جانب رغبت کروں اور اژدھے کے منہ میں جاؤں یہی وجہ تھی کہ میں اپنی جان کی حفاظت کے لئے زرہ پہنا کرتا تھا لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے فیضان سے میرے خیالات بدل گئے ہیں اب مجھ کو اس دُنیائے فانی سے مطلقاً کوئی لگاؤ نہیں اور موت مجھے جنت کی کنجی معلوم ہوتی ہے۔زرہ تو وہ پہنے جس کے لئے موت کوئی وحشت ناک چیز ہو جس کو تم موت کہتے ہو وہ میرے لئے ابدی زندگی ہے۔

غزوۂ بنو قینقاع اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی قیادت میں غزوہ بنو قینقاع میں بھی شرکت فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کا علم مبارک بھی اُٹھانے کی سعادت آپ رضی اللہ عنہ کو ہی حاصل ہوئی۔علم اُٹھانا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک بہادر اور صاحب حکمت شخصیت تھے اور مدِ مقابل کو شکست دینے والے تھے اور ایسے ہی انسان کے لئے جھنڈا اُٹھانا مناسب لگتا ہے۔

غزوۂ بنو قینقاع،غزوۂ بدر سے واپسی کے صرف 20 دن بعد شوال 2 ہجری میں پیش آیا اس کا سبب یہ تھا کہ جب سرکارِ دو عالم ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف فرما ہوئے تو بنو قینقاع جو یہودیوں کا مشہور قبیلہ اور سارے قبائل سے بہادر تھا

اُن سے آپ ﷺ نے ایک معاہدہ کیا تھا کہ مسلمان اُن سے کوئی تعرض نہیں کریں گے بشرطیکہ یہودی بھی مسلمانوں اپنا دست تعرض روکے رکھیں۔اور اگر کوئی دشمن مسلمانوں پر حملہ آور ہو تو اُس صورت میں یہ مسلمانوں کا ساتھ دیں گے۔

غزوۂ بدر سے واپسی کے بعد جب قبیلہ بنو قینقاع نے دیکھا کہ فتح و نصرت مسلمانوں کے حصہ میں آئی اور اسلام کا جھنڈا دن بدن بلند سے بلند ہوتا جا رہا ہے تو یہودیوں کے دل میں حسد اور کینے کی آگ بھڑک اُٹھی اور کہنے لگے کہ محمد ﷺ نے ایسی جماعت کے ساتھ جنگ کی ہے جن کو جنگ لڑنے کے فن میں کوئی تجربہ و مہارت نہ تھی اگر یہ ہمارے ساتھ جنگ کریں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ جنگ کیسے کی جاتی ہے چنانچہ اُن یہودیوں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کے ساتھ کیے گئے معاہدے کو توڑنے کا ارادہ کر لیا اور موقع کی تلاش میں رہے اور کچھ ہی دنوں میں معاہدے توڑنے کا سبب بھی پیدا ہو گیا۔

مسلمانوں کی ایک خاتون اپنا کچھ سامان بیچنے کے لئے بنو قینقاع کے بازار میں لائی اور اُسے بیچنے کے بعد ایک سُنار کی دکان پر بیٹھ گئی یہودیوں نے اُس خاتون کا چہرہ بے نقاب کرنا چاہا جس میں وہ سُنار بھی شامل تھا۔جس پر اُس عورت نے مزاحمت کی، یہودیوں نے جب اُس عورت کا مزید مذاق اُڑایا تو اُس نے شرمندہ ہو کر مسلمانوں سے مدد طلب کی،ایک شخص نے اُس سُنار پر حملہ کر کے اُسے قتل کر ڈالا یہودیوں نے اُس مسلمان کو اس قدر مارا کہ وہ شہید ہو گیا،اس مسلمان کے رشتہ داروں نے یہودیوں کے مقابلے کے لئے دوسرے مسلمانوں سے امداد طلب کی اور یوں ایک فساد کی فضا بن گئی۔

سرکارِ مدینہ ﷺ کو جب اس ساری صورت حال کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ

نے یہودیوں کو بنو قینقاع کے بازار میں جمع کر کے ارشاد فرمایا:

''اے گروہ یہود! اللہ سے ڈرو کہیں قریش کی سی سزا کا نشانہ نہ بن جاؤ اور اسلام قبول کر لو''۔

یہودیوں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی اس دعوتِ اسلام کے جواب میں کہا اے محمد ﷺ! چونکہ قریش مکہ فنونِ حرب سے ناواقف تھے اس لیے تم نے اُن پر غلبہ حاصل کر لیا، اگر ہم تم سے جنگ کریں گے تو تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ جس کے بعد تمام یہودی منتشر ہو گے۔

اس واقعہ کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر تیار فرمایا اور یہودیوں کی سرکوبی کے لئے مدینہ طیبہ سے باہر نکلے یہودیوں نے جب یہ منظر دیکھا تو اُن پر شدید رُعب طاری ہو گیا اور وہ اپنے قلعوں میں داخل ہو گئے۔

15 روز تک مسلمانوں نے اُن کا محاصرہ کئے رکھا۔ اس کے بعد یہودی تنگ آ گئے انہوں نے آپ ﷺ سے امان طلب کی اور صلح کی درخواست کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ وہ قلعوں سے اُتر کر یہاں سے چلے جاتے ہیں اور اپنا تمام مال بھی چھوڑ جاتے ہیں۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم کے مطابق اُن کے ساتھ سلوک کیا، یہودی قلعوں سے باہر آئے اُن کی تعداد 700 تھی۔ آپ ﷺ نے منذر بن قدامہ اُسلمی کو حکم فرمایا کہ اُن کو قتل کر دیا جائے لیکن مداخلت اور طویل گفتگو کے بعد سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انہیں جلاوطن کر دیا جائے اور یوں وہ شام کی ایک بستی ''اذرعات'' میں جا کر آباد ہو گئے لیکن کچھ عرصہ بعد وہاں بھی اُن کا نام و نشان باقی نہ رہا۔

5

باب پنجم

☆ غزوۂ اُحداور سیدُ الشھداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

☆ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے کارہائے نمایاں

☆ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

☆ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر صحابہ کرام کا منظوم نذرانہ عقیدت

غزوہ اُحد اور سیدُ الشھداء سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

سرکار دو عالم ﷺ کی قیادت مبارکہ میں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا یہ آخری غزوہ تھا جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے جرأت اور بہادری کی وہ داستان رقم کی جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ یہی وہ غزوہ ہے جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش فرمایا اور سیدُ الشھداء کے مقام و مرتبے پر فائز ہوئے۔ اس غزوۂ مبارکہ میں آپ کے کارہائے نمایاں کا ذکر کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختصراً غزوہ اُحد کا پس منظر اور اُحد پہاڑ جس کے دامن میں یہ غزوہ وقوع پذیر ہوا تھا اُس کا تذکرہ کیا جائے۔

پس منظر

کفار مکہ غزوۂ بدر میں شکست سے دوچار ہوئے جس میں قریش کے نامور سرداران اور رؤسا مارے گئے۔ اس شکست عظیم کا داغ مٹانے اور اپنے مقتولین کا بدلہ لینے کے لئے قریش مکہ نے تجارتی کاروان سے حاصل شدہ تمام نفع جنگی تیاریوں کے لئے وقف کر دیا۔

خواتین قریش کی قسم

جنگ بدر میں جن خواتین کے باپ، بھائی اور شوہر قتل ہو گئے تھے اُنہوں نے قسم کھائی تھی کہ ہم اپنے رشتہ داروں کے خون کا ضرور بدلہ لیں گے۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے ہند (زوجہ ابوسفیان) کے باپ عتبہ اور جبیر بن مطعم کے چچا کو جنگ بدر میں جہنم رسید کیا تھا اسی بناء پر جبیر بن مطعم اور ہند زوجہ ابوسفیان نے ایک ماہر تیر انداز "وحشی" جو کہ جبیر کا غلام بھی تھا اس کو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل پر آمادہ کیا اور اُس قتل کے بدلے آزادی اور انعام و اکرام کا بھی وعدہ کیا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ان معاملات سے حضور ﷺ کو مطلع فرمانا

سرکار دو عالم ﷺ کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں ہی قیام پذیر تھے آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اجرت دے کر فوری طور پر مدینہ منورہ روانہ کیا اور ساتھ اُسے ایک خط بھی دیا کہ اس کو فوری طور پر حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچائے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اس خط میں کفار کی جملہ نقل و حرکت، لشکر کی تعداد اور دوسرے ضروری حالات سے آگاہ فرمایا۔ قاصد جب آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچا تو آپ نے خط کھول کر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو پڑھنے کے لئے دیا، خط سماعت فرمانے کے بعد سرکار دو عالم ﷺ نے خط کے مندرجات کو پوشیدہ رکھنے کی تاکید فرمائی۔

لشکر کفار کی روانگی

شوال 3 ہجری قریش مکہ ابوسفیان کی قیادت میں ایک ضخیم جنگی کاروان کے ہمراہ مدینہ طیبہ روانہ ہوئے اس مرتبہ رؤساء قریش اپنی بیویوں کو بھی ساتھ لائے تا کہ میدان جنگ میں وہ اپنے نوجوانوں کو رجزیہ اشعار گا گا کر اُن کے حوصلے بڑھاتی رہیں۔

سرکار دو عالم ﷺ کا رؤیا صادقہ

حضور نبی اکرم ﷺ نے شب جمعہ ایک خواب دیکھا، صبح کے وقت صحابہ کرام کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس میں "ایک گائے ذبح ہوتے دیکھی ہے، اپنی تلوار میں دندانے پڑے دیکھے ہیں اور اپنا ہاتھ مضبوط زرہ میں ڈال دیا ہے" جہاں تک گائے کا تعلق ہے تو اُس کی تعبیر یہ ہے کہ میرے اصحاب میں سے بعض کے سروں پر شہادت کا تاج سجایا جانے والا ہے۔ تلوار کی دھار میں دندانے

دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ میری اہل بیت میں سے ایک شخصیت شہادت کے منصب پر فائز ہوگی اور مضبوط زرہ کی تعبیر مدینہ طیبہ سے کی ہے۔

سرکارِ مدینہ ﷺ کا صحابہ سے مشورہ

سرکارِ دو عالم ﷺ نے صحابہ سے مشورہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اگر تم مناسب سمجھو تو شہر کے اندر مورچہ بند ہو جاؤ اس طرح کفار اگر باہر ٹھہرے رہیں گے تو ان کا یہ ٹھہرنا بھی اُن کے لئے بہت تکلیف دہ ہوگا۔ اکابر مہاجرین و انصار کی بھی یہی رائے تھی لیکن پُر جوش نوجوانوں کی ایک جماعت جو کسی وجہ سے غزوہ بدر میں شریک نہ ہوسکی تھی اور جنہیں شرفِ شہادت کا از حد شوق تھا اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں لے کر دشمنوں کے سامنے چلیں ورنہ وہ یہ خیال کریں گے کہ ہم بزدل ہیں اور گھروں میں بیٹھ گئے ہیں۔ اس موقع پر سردارِ شہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا جو موقف سامنے آئے وہ اس طرح سے تھا۔

موقف سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اُس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ پر کتاب نازل فرمائی میں اس وقت تک کھانا نہ کھاؤں گا جب تک مدینہ منورہ سے باہر نکل کر میں اپنی تلوار کے ساتھ دشمنوں کے ساتھ نبرد آزمانہ ہو جاؤں۔

یہ تو غزوہ اُحد کا مختصراً پس منظر تھا اور اب اُحد پہاڑ کا مختصراً تذکرہ۔

جبل اُحد

عربی زبان میں پہاڑ کو "جبل" کہتے ہیں اور یہ لفظ قرآن پاک میں بھی کئی

بار استعمال ہوا ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارکہ ہے کہ "اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اُس سے محبت کرتے ہیں"۔ ایک اور حدیث مبارکہ کے مطابق "جبل اُحد جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے۔"

اُحد پہاڑ مدینہ منورہ کے شمال میں مسجد نبوی شریف سے تقریباً 5 کلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے۔ یہ پہاڑ دیکھنے میں ایک خوبصورت منظر رکھتا ہے اس میں سرخ اور کالی رنگت کا بہت ہی خوبصورت امتزاج ہے یہ پہاڑ مشرق و مغرب کی طرف تقریباً 8 کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے اور شمال اور جنوب کی سمت میں اس کی چوڑائی دو اور تین کلو میٹر کے درمیان ہے۔

اُحد پہاڑ سے تاریخ اسلام کے بہت سے واقعات منسلک ہیں یہ پہاڑ ہر آنے والے کو زبان حال سے غزوہ اُحد کا ایک ایک ورق کھول کر سناتا ہے۔ اس پہاڑ کے دامن میں لشکر اسلام خیمہ زن ہو کر کفر سے نبرد آزما ہوا تھا۔ سیرتِ طیبہ میں کسی اور مقام نے ایسا فضل نہیں دیکھا جہاں سرفروشانِ اسلام نے اپنے سالار کارواں کی حفاظت اور سلامتی کے لئے اتنا زیادہ خون کا نذرانہ بیک وقت دیا ہو۔ اسی پہاڑ مبارکہ کے دامن کے کسی مقام پر حضرت اُمِ عمارہ رضی اللہ عنہا کا کٹا ہوا ایک بازو بھی دفن ہے اس عظیم و جلیل صحابیہ نے حفاظت رسول مقبول ﷺ کا حق ادا کر کے خواتین اسلام کا سر بلند کر دیا تھا۔

اُحد پہاڑ کی مٹی میں 70 شہداء اسلام محوِ استراحت ہیں جن میں شہداء اسلام کے سرخیل سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سرفہرست ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرمان ذی شان کے مطابق یہ تمام شہداء زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ سے رزق بھی لیتے ہیں مگر ہمیں شعور نہیں، یہ ہر آنے والے کے سلام کا جواب دے کر اس پہاڑ کی عظمت کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔

لشکرِ اسلام کی روانگی

جمعہ المبارک کا دن تھا سرکارِ دوعالم ﷺ نے دورانِ خطبہ صحابہ کرام کو وعظ و نصیحت کے ساتھ جہاد کا حکم دیا اور فرمایا کہ ''اگر تم ثابت قدم رہے اور صبر کیا تو تم فتح مند ہو جاؤ گے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد لشکر کو تیاری کا حکم ارشاد فرمایا۔ نمازِ عصر کی ادائیگی کے بعد آپ ﷺ حجرہ مبارکہ میں تشریف لے گئے۔ سرِ اقدس پر دستار سجائی اور جسمِ اطہر پر زرہ زینت بنی، اس تیاری کے بعد سرکارِ مدینہ ﷺ جب کاشانۂ نبوت سے باہر تشریف لائے تو لشکرِ اسلام آپ ﷺ کا منتظر تھا۔ آپ ﷺ لشکر کی قیادت فرماتے ہوئے جبلِ اُحد کی جانب روانہ ہوئے۔

سرکارِ دوعالم ﷺ کی جنگی حکمتِ عملی

سرکارِ مدینہ ﷺ نے جنگی حکمتِ عملی اس طرح طے فرمائی کہ مدینہ منورہ کو سامنے رکھا، جبلِ اُحد کو پشت کے پیچھے کرلیا اور جبلِ عینین (جبلِ رُماۃ) پر 50 تیر اندازوں کا دستہ مقرر فرمایا اور قائدِ دستہ حضرت عبداللہ بن جبیر سے فرمایا کہ جب تک جنگ کا حتمی نتیجہ سامنے نہ آجائے آپ نے یہاں سے حرکت نہیں کرنی۔ لشکر کا میمنہ حضرت عکاشہ اُسدی کے سپرد فرمایا اور میسرہ حضرت ابوسلمہ مخزومی کے حوالے فرمایا جبکہ حضرت ابوعبیدہ الجراح رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو مقدمہ لشکر اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو ساقہ لشکر میں رکھا۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک دستے کی قیادت حوالے کی گئی جس کا کوئی مجاہد بھی زرہ پوش نہ تھا۔

لشکرِ کفار کی صف بندی

لشکرِ کفار کی صف بندی کچھ اس طرح سے تھی کہ اُنھوں نے صفوں کو درست

کر کے میمنہ خالد بن ولید کے سپرد کیا اور میسرہ عکرمہ بن ابی جہل کے حوالے کیا۔ ابوسفیان کو لشکرِ کفار کے درمیان میں رکھا اور صفوان بن اُمیہ اور ایک روایت کے مطابق عمرو بن العاص کو پہاڑ کے شگاف میں رکھا جبکہ قریش کی عورتیں صفوں کے آگے تھیں جو رجز یہ اشعار پڑھ کر مشرکین کو جنگ پر اُبھارتی تھیں۔

آغازِ جنگ

دونوں فریقین جب ایک دوسرے کے سامنے ہو گئے تو لشکرِ کفار سے جس شخص نے لشکرِ اسلام کی جانب پہلا تیر پھینکا وہ ابو عامر تھا جو اپنے 50 ساتھیوں کے ساتھ تیزی سے مسلمانوں کی جانب بڑھا اور تیراندازی شروع کر دی۔ جواباً مسلمانوں نے اُن پر اس قدر تیر برسائے کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت بھاگ کھڑا ہوا۔

لشکرِ کفار کے علم بردار طلحہ بن ابی طلحہ نے للکار کر اپنا مدِ مقابل طلب کیا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ تیزی کے ساتھ اُس کی طرف بڑھے اور اُس کے سر پر تلوار کا ایک ہی ایسا وار کیا کہ وہ زمین پر گر پڑا۔ کفار آتشِ انتقام میں جل رہے تھے اور مسلمان جذبہ جہاد سے سرشار مشرکین پر شدید حملے کر رہے تھے گھمسان کا رن پڑا تھا، دونوں طرف سے تلواریں چل رہی تھیں کسی کو کسی کی کچھ خبر نہ تھی اور دشمنوں پر کاری ضربیں لگائی جا رہی تھیں۔

سیدنا حمزہ کے کارہائے نمایاں

سیدنا حمزہ دونوں ہاتھوں میں تلواریں اُٹھائے بپھرے ہوئے شیر کی طرح جنگ لڑ رہے تھے دشمن کا کوئی بہادر سے بہادر سپوت بھی آپ کے سامنے نہ ٹھہر سکتا تھا کفار اس طرح بکھر جاتے تھے جیسے تیز آندھی میں پتے اُڑ رہے ہوں۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ جنگِ اُحد کے دن خاکستری اونٹ اور پھاڑنے والے شیر دکھائی دیتے تھے۔

علامہ سید احمد بن زینی دحلان اپنی مشہور زمانہ کتاب "السیرۃ النبویہ" میں تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے اُس روز جرأت اور بہادری کے کارنامے رقم کرتے ہوئے کفار کے 31 سورماؤں کو تہ تیغ کیا۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ دونوں ہاتھوں سے تلواریں چلاتے ہوئے فرمارہے تھے کہ ''میں اللہ کا شیر ہوں''۔

لشکر کفار کا جھنڈا جب عثمان بن ابی طلحہ کے ہاتھوں میں آیا تو وہ جیسے ہی آگے بڑھا تو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے اُس پر شمشیر کا وار کیا تو تلوار اُس کے کاندھوں کو کاٹتی ہوئی نیچے تک نکل گئی اور اُس کے جسم کے دو ٹکڑے الگ الگ جا گرے۔ جس پر سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہوئے واپس پلٹے۔

انا ابن ساقی الحجاج

''میں تو حاجیوں کو پانی پلانے والے کا بیٹا ہوں۔''

ابن ہشام کے مطابق سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بے جگری اور دلیری سے لڑتے ہوئے ایک ایک کا صفایا کرتے چلے جارہے تھے کفار کا جھنڈا جب ارطاہ بن شرحبیل کے ہاتھ آیا تو اس کو بھی آن واحد میں موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

سباع بن عبدُ العزیٰ کفار کا قابل فخر بہادر جنگجو سمجھا جاتا تھا اُس کی بہادری کے دور دور تک چرچے ہوا کرتے تھے یہ اپنی طاقت کے نشہ میں آگے آیا اور للکار کر کہا ''ہے کوئی میرا مقابلہ کرنے والا'' سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اُس کی طرف یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے۔ اے سباع! تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مقابلہ کرتا ہے۔ اس نے وار کرنے کے لئے اپنے آپ کو سنبھالا لیکن سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے اُسے سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا اور آپ رضی اللہ عنہ اس برق رفتاری سے اُس کی طرف بڑھے کہ اُس کے سر پر پہنچ کر تلوار کا وار کیا اور اُسے موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ یہ آخری مقتول تھا جو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں جہنم رسید ہوا۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے جب سباع بن عبدُ العزیٰ کو واصلِ جہنم کیا تو وحشی بن حرب (ماہر نیزہ باز) ایک بڑے پتھر کی اوٹ میں چھپا بیٹھا تھا اُس نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے چھوٹے نیزے کو پوری قوت کے ساتھ آپ کی طرف پھینکا جو ناف کے نیچے سے ہوتا ہوا دوسری طرف نکل گیا۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے غضبناک شیر کی طرح وحشی پر جھپٹنا چاہا لیکن شدید زخم کے باعث آپ اُٹھ نہ سکے اور آپ کی روح مبارک قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی اور آپ رضی اللہ عنہ نے جامِ شہادت نوش فرمالیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

(شہداءِ احد اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے جسد مبارک کے ساتھ کفار نے جو ناروا سلوک کیا۔ اُس کا تذکرہ ہمارا موضوع نہیں وہ تمام واقعات تاریخ کا حصہ ہیں ہم تو صرف سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے متعلق اس گلدستہ سے خوشبو پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں)

سید الشہداء کا جسد مبارک

غزوہ کے اختتام پر جب قریش مکہ میدانِ احد سے چلے گئے تو مسلمانوں نے اپنے شہداء کی تلاش کا کام شروع کیا۔ سرکار دو عالم ﷺ بار بار اپنے چچا کے بارے میں دریافت فرماتے کہ اُن کی کوئی خبر بتاؤ، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تلاش کے لئے تشریف لے گئے، وادی کے وسط میں آپ رضی اللہ عنہ کا جسمِ اطہر خون میں نہایا ہوا دیکھا تو زاروقطار رونے لگے واپس آکر سرکار ﷺ کو ساری صورت حال سے مطلع فرمایا۔

سیدنا حمزہ کے جسد مبارک پر حضور ﷺ کی اشکباری

سرکار مدینہ ﷺ، سیدنا علی ؓ کے ہمراہ شجاعت و جانبازی کی اقلیم کے سلطان جس تختِ خاک پر جلوہ فرما تھے وہاں تشریف لائے تو عاشقِ صادق کی قابلِ رشک حالت اور اتنا غم انگیز منظر دیکھ آپ ﷺ کی چشمان مبارک اس قدر اشکبار ہو گئیں کہ حضور پرنور ﷺ نے ہچکیاں لینی شروع کر دیں۔ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کو ہم نے اس سے قبل اتنی شدت سے گریہ بار کبھی نہ دیکھا تھا جتنا آپ ﷺ سیدنا حمزہ ؓ پر گریہ بار ہوئے تھے۔ پھر سیدنا حمزہ ؓ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا۔

''تم پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت ہو کیونکہ تم اعزہ و اقارب کا سب
سے زیادہ خیال رکھتے تھے اور نیک کاموں میں پیش پیش رہتے تھے
تمہاری وجہ سے مجھے جو تکلیف پہنچی ہے آئندہ ایسی کبھی نہیں پہنچے گی،
میں کبھی ایسی جگہ نہیں ٹھہرا جو اس سے زیادہ غصہ دلانے والی ہو۔''

سیدنا حمزہ ؓ کاشف الکربات

مواھبِ لدنیہ میں ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے چچا سیدنا حمزہ ؓ کی شہادت پر اس قدر روئے کہ اُنہیں ساری زندگی اتنی شدت سے روتے نہیں دیکھا گیا آپ سیدنا حمزہ ؓ کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔

یا حمزہ! یا عم رسول اللہ ﷺ! واسدُ اللہ / واسد رُسولہ
/ یا فاعل الخیرات / یا حمزہ / یا کاشف الکربات

اے حمزہ! اے اللہ کے رسول کے چچا، اللہ کے شیر، اور اُس کے رسول ﷺ کے شیر،
اے نیکیاں کرنے والے، یا حمزہ، اے مصیبتوں کو دور کرنے والے

اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا شیر

سرکارِ دو عالم نے ارشاد بالا کے بعد فرمایا جبریئل ابھی میرے پاس آئے ہیں اور مجھے بتایا ہے کہ ساتوں آسمانوں میں سیدنا حمزہ ؓ کے متعلق اس طرح لکھا ہوا ہے۔

''حمزہ بن عبدالمطلب ، أسد الله و أسد رسولہ''
''حمزہ بن عبدالمطلب اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ
کے شیر ہیں۔''

سیدنا حمزہ ؓ کی ہمشیرہ کا صبر

سیدنا حمزہ ؓ کی بہن سیدۃ صفیہ ؓ کو جب اپنے بھائی کی شہادت کی خبر ملی تو وہ اُن کو دیکھنے کے لئے آگے بڑھیں جس پر سرکارِ دو عالم ﷺ نے سیدۃ صفیہ کے بیٹے حضرت زبیر بن عوام ؓ سے فرمایا کہ اُنہیں آگے بڑھنے سے روکیں کیونکہ اُن کو دیکھنے سے اُن کی قوتِ صبر جواب دے جائے گی۔ حضرت زبیر ؓ نے والدہ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا، اماں جان! رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ آپ واپس چلی جائیں جس پر آپ نہایت جرأت اور دلیری سے بولیں بیٹا! مجھے سب کچھ معلوم ہو چکا ہے میرے لئے اس سے زیادہ فخر کی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ میرے بھائی کو اللہ کی راہ میں شہید کر دیا گیا ہے۔

حضرت زبیر بن عوام ؓ نے سرکارِ مدینہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر والدہ کا پیغام پہنچایا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اچھا تو اُن کا راستہ چھوڑ دو، چنانچہ سیدۃ صفیہ، حضرت حمزہ ؓ کے جسد اطہر کی طرف آئیں دُعا کی اور انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پڑھتی ہوئی واپس لوٹ گئیں۔

ابنِ اسحاق کہتے ہیں کہ سیدۃ صفیہ ؓ نے اُس پُرغم موقع پر چند اشعار بھی کہے دو اشعار اور اُن کا قریب ترین اُردو ترجمہ ذیل ہے۔

سَائِلَۃٌ اُحُدٍ مَخَافَۃٌ — بَنَاتُ اَبِی مِنْ اَعْجَمَ وَخَیْرٍ

وَقَالَ الْخَبَرُ اِنَّ حَمْزَۃَ قَدْ ثَوٰی — وَزِیْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ خَیْرُ وَزِیْرٍ

اے میری بہنو! کیا تم اصحاب اُحد سے ڈرتی ہوئی پوچھ رہی ہو۔ خواہ ان میں سے کوئی حالات سے واقف ہو یا ناواقف؟ لو! واقف اور باخبر شخص نے تو بتا بھی دیا کہ حمزہ ؓ جو رسول اللہ ﷺ کے وزیر (مددگار و معاون) اور بہترین وزیر تھے، جام شہادت نوش فرمایا۔

سیدنا حمزہ ؓ کو فرشتوں نے غسل دیا

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کا قول ہے کہ حضرت حمزہ ؓ کی شہادت کے بعد اُن کو فرشتوں نے غسل دیا۔ مسند امام احمد میں ایک حدیث نبوی ﷺ موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لَقَدْ رَأَیْتُ الْمَلَائِکَۃُ تَغْسِلُ حَمْزَۃَ

تحقیق میں نے دیکھا ہے کہ فرشتے سیدنا حمزہ ؓ کو
غسل دے رہے ہیں

سیدنا حمزہ ؓ کی نماز جنازہ

سرکارِ دو عالم ﷺ نے شہداء احد میں سب سے پہلے سیدنا حمزہ ؓ کی نماز جنازہ پڑھی پھر ایک ایک کر کے شہداء احد کے جنازے حضرت حمزہ ؓ کے پہلو میں رکھے جاتے اور آپ ﷺ ہر ایک پر یکے بعد دیگرے الگ الگ نماز جنازہ پڑھتے۔

اس طرح سیدنا حمزہ ؓ پر 70 بار نماز جنازہ پڑھی گئی، یہ اعزازِ عظیم صرف سیدُ الشہداء سیدنا حمزہ ؓ کو ملا اور اُن کے ساتھ باقی تمام شہداء کو اس لئے رکھا گیا کہ ان تمام کے اجسام کو سیدنا حمزہ ؓ کے جسمِ مبارک سے انوار و برکات حاصل ہوں۔

شہداء کے بارے میں بشارت

غزوہ احد میں شہید ہونے والے خوش نصیبوں کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”ان شہداء کو اُسی مقام پر دفن کیا جائے جہاں پر انہوں نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے شہداء احد کو دیکھا تو فرمایا، میں ان سب پر گواہ ہوں جو بھی اللہ کے راستے میں زخمی کیا جائے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے قیامت کے روز اس طرح اُٹھائے گا کہ اُس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوں گا جس کا رنگ تو خون ہی کا ہو گا مگر خوشبو مشک کی سی ہوگی۔

سیدنا حمزہ ؓ کی تدفین مبارک

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد نبی اکرم ﷺ نے سیدنا حمزہ کے دفن کو حکم فرمایا آپ ؓ کو جبل احد اور جبل عینین کے درمیان دفن کیا گیا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ خود سیدنا حمزہ ؓ کی قبر مبارک کے کنارے تشریف فرما ہوئے، سیدنا ابوبکر صدیق ؓ، سیدنا عمر فاروق ؓ، سیدنا علی ؓ اور حضرت زبیر ؓ قبر مبارک میں اُترے اور سیدنا حمزہ ؓ کی تدفین عمل میں آئی۔

سیدنا حمزہ ؓ کی صاحبزادی کی حالتِ زار

میدان جنگ کی خبریں مدینہ طیبہ پہنچ چکی تھیں اس لیے بہت سے خواتین بھی حضور سرورِ کائنات ﷺ کے استقبال کے لئے باہر نکل کھڑی ہوئیں۔ حضرت

فاطمہ رضی اللہ عنہا جو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہزادی تھیں وہ بھی راستے میں کھڑی تھیں اُنہوں نے دیکھا کہ لشکرِ رسول ﷺ جوق در جوق واپس آ رہا ہے اس شہزادی نے ہر چند تلاش کیا لیکن اپنے والد گرامی کو لشکر میں نہ پایا۔ اُنہوں نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میرے والد کہاں ہیں؟ لشکر میں نظر نہیں آ رہے جس پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دل بھر آیا، آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے پھر فرمایا کہ ابھی رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں وہ آگے بڑھیں اور آقائے دو عالم ﷺ کی سواری کی لگام پکڑی اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میرے والد کہاں ہیں؟ آپ ﷺ نے جواباً فرمایا کہ میں تمہارا والد ہوں صاحبزادی نے عرض کی یارسول اللہ! آپ ﷺ کے اس کلام مبارک سے خون کی مہک آ رہی ہے یہ کہتے ہی سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے جسے دیکھ کر سرکار مدینہ ﷺ کی چشمان مبارک سے اشکوں کی جڑی شروع ہوگئی اور ایک عجیب منظر تھا کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے اُس جملہ نے تمام صحابہ کرام کو رُلا دیا۔ پھر صاحبزادی نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میرے والد کی شہادت کی کیفیت کو بیان فرمائیں ہمارے رحیم وکریم آقا ﷺ نے فرمایا بیٹی! اگر میں اُس کیفیت کو بیان کروں تو تمہارا دل قابو میں نہیں رہے گا یہ سن کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کی چیخ نکل گئی جس سے ساری فضا سوگوار ہوگئی۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بھانجی کا غم

حضرت حمنہ بنت جحش، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بھانجی تھیں آپ کی والدہ کا نام امیمہ بنت عبدالمطلب تھا۔ رسول اللہ ﷺ جب واپس تشریف لا رہے تھے تو آپ ﷺ سے حمنہ بنت جحش ملیں لوگوں نے اُنہیں ان کے بھائی عبداللہ بن جحش کی شہادت کی خبر دی تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر دُعائے مغفرت کی۔

اُس کے بعد اُنہیں اُن کے ماموں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی خبر شہادت سنائی تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر دعائے مغفرت کی پھر اُن کے شوہر حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دی تو آہ و پکار شروع کر دی اور پھر ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا جس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عورت کے نزدیک شوہر کا ایک الگ مقام ہوتا ہے کیونکہ حمنہ، بھائی اور ماموں کی خبر پر تو ضبط کر گئیں مگر شوہر کی خبر سن کر ضبط نہ کر سکیں۔

حضور پُرنور ﷺ کو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا غم

سرکارِ مدینہ ﷺ جب مدینہ تشریف فرما ہوئے تو انصار کے گھروں سے خواتین کی اپنے شہیدوں پر رونے کی آوازیں سماعت فرمائیں جس پر آپ کی چشمانِ مبارک سے آنسو رواں ہوگئے اور فرمایا ''لکن حمزہ لابواکی لہ'' کہ آج میرے چچا حمزہ پر آنسو بہانے والا کوئی نہیں؟ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے اپنی اور اپنی قوم کی خواتین کو حکم دیا کہ کاشانہ نبوت میں جائیں اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی یاد میں آنسو بہائیں۔ سرکار دو عالم ﷺ کچھ وقت کے بعد جب حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف لائے تو گریہ وزاری کی آوازیں سماعت فرمائیں بتایا گیا کہ انصار کی خواتین سیدنا حمزہ پر آنسو بہا رہی ہیں جس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''رضی اللہ عنکن و عن اولادکن'' کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تم پر بھی راضی ہو اور تمہاری اولاد پر بھی راضی ہو۔ پھر اُنہیں حکم ہوا کہ وہ اپنے اپنے گھروں کو واپس چلی جائیں۔

انصاری خواتین کا طریقہ

طبقات کبریٰ میں ہے کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت سے لے کر آج تک انصاری خواتین میں یہ طریقہ چلا آ رہا ہے کہ جب بھی اُن کے ہاں کوئی میت ہو جاتی ہے تو وہ سب سے پہلے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ پر آنسو بہاتی ہیں اُسکے بعد اپنی میت کا غم کرتی ہیں۔

سیدنا حمزہ کی شہادت پر منظوم نذرانہ عقیدت

سید الشہداء سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی شہادت مبارک پر عظیم و جلیل القدر شعراء صحابہ کرام نے آپ رضی اللہ عنہ کے غم میں طویل مرثیہ جات، قطعات و اشعار رقم فرمائے۔ حصول برکت کے لیے تین شعراء صحابہ کرام کا نذرانہ عقیدت مع اُردو ترجمہ پیش ہے۔

صحابی و شاعر دربار نبوت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام سے منتخب اشعار

أتعرف الدّار عفا رسمها　　بعدک صوب المبل الهاطل

کیا تم حبیب کا گھر پہچان سکتے ہو؟ تمہارے جانے کے بعد لگا تار اور مسلسل موسلا دھار بارشوں نے ان کے راستوں کے نشانات مٹا ڈالے ہیں۔

اظلمت الارض لفقدانه　　واسودّ نور القمر النّاصل

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی موت سے ساری دنیا تاریک ہوگئی اور بادلوں سے نظر آنے والا چاند بھی نظر آنے لگا۔

صلّی علیه اللّٰه فی جنّة　　عالیة مکرمة الدّاخل

اللہ تعالیٰ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر اپنی رحمت نازل فرمائے انہیں اپنی جنت میں جگہ دے اور اکرام و اعزاز سے نوازے۔

کنا نری حمزة حرزا لنا　　فی کلّ امرنا بنا نازل

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہم پر مصائب نازل ہونے کے وقت ایک ڈھال کا کام دیتے تھے

غداة جبریل وزیر له　　نعم وزیر الفارس الحامل

اس دن حضرت جبریل علیہ السلام حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی امداد فرما رہے تھے اور دیکھا جائے تو اس سوار کے کتنے ہی اعلیٰ مددگار تھے"۔

شاعر و صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام سے منتخب اشعار

بکت عینی و حق لها بکاء ها　　وما یغنی البکاء ولا الربویل

میری آنکھ رو رہی ہے اور اس کو رونا ہی سزاوار ہے اگرچہ رونا اور چلانا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

علیٰ اسد الاله غداة قالوا　　لحمزة ذاکم الرّجل القیل

(آنکھ روئی) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شیر خدا پر، جب لوگوں نے کہا کہ یہ حمزہ رضی اللہ عنہ تمہارے شہید ہوگئے۔

اصیب المسلمون به جمیعا　　هناک وقد اصیب به الرسول

ان کی شہادت سے تمام مسلمانوں کو صدمہ ہوا اور اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صدمہ ہوا۔

ابا یعلی لک الارکان هدّت　　وانت الماجد البرّ الوصول

اے ابو یعلیٰ (حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ) تمہاری شہادت سے ارکان ہل گئے تم بڑے بزرگ نیکوکار اور صلہ رحمی کرنے والے تھے۔

علیک سلام ربک فی جنان　　بخالطها نعیم لا یزول

تم پر خدا کا سلام ہو ایسی جنتوں میں کہ جن میں ایسی نعمتیں ہیں جو کبھی زائل نہ ہوں گی۔

شاعر صحابی رسول ﷺ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام سے منتخب اشعار

طرقت همومک فالرّقادمهّد وجزعت ان سلخ الشباب الاعید

''تیری یادوں نے آدھی رات آ کر مجھے بے آرام کر دیا اور میری نیند اچاٹ ہوگئی پھر تم نے اپنے زخم دکھائے تو میری پرکیف زندگی ویران ہوگئی۔

ودعت فؤادک للهوی ضمه فهواک غوریّ و صحوک منجد

خمریہ نے تیرے دل کو محبت اور الفت کی دعوت دی تھی تیرا یہ عشق مجازی تھا اور پست تھا مگر اب تیری پرواز بلندیوں کو پیچھے چھوڑ رہی ہے۔

ولقد هددت لفقد حمزة هدّة ظلّت بنات الجوف منها ترعد

اب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کھو کر میں شکستہ دل اور بوڑھا ہو گیا ہوں میرے باطنی اعضاء دل اور جگر کانپنے لگے ہیں۔

قرم تمكّن فی ذوأبتة هاشم حيث النّبوّة والندی والسؤدد

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ایسے سردار تھے جن پر بنو ہاشم کو ناز تھا ان میں نبوت، عطا اور بخشش کی علامتیں پائی جاتی تھیں۔

عمّ النبی محمد و صفيه وردالحمام فطاب ذاک المورد

وہ نبی پاک محمد رسول اللہ ﷺ کے چچا اور ان کے منتخب سپہ سالار تھے انہوں نے موت کے چشمہ سے پانی پیا اور یہ چشمہ ان کیلئے شہادت کا سامان بن گیا۔

6

بابِ ششم

☆ فضائل شہداء احد

☆ زیارتِ شہداء احد

☆ فضائل سیدُ الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

☆ زیارت سیدُ الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

☆ مزارِ مبارک سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

☆ آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ درشانِ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

☆ کرامات سیدُ الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

☆ سیدنا حمزہ کا جسدِ مبارک دورشاہ فیصل میں

فضائلِ شہدائے اُحد

غزوہ اُحد میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خصوصی حیاتِ مبارکہ سے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں جنت میں امتیازی مقام ومرتبہ عطا فرما دیا ہے۔ مسند امام اَحمد میں حدیث شریف ہے جس کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب اُحد میں تمہارے بھائی شہید ہو گئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کی ارواح کو سبز پرندوں کے پوٹوں میں رکھ دیا، وہ جنت کی نہروں پر آتے ہیں، جنت کے پھل تناول کرتے ہیں اور عرش کے سایہ میں سونے کی قندیلوں میں آرام کرتے ہیں جب اُنہوں نے اپنے کھانے اور مشروبات کی خوشبو کو پایا اور اپنے بہترین ٹھکانہ کو دیکھا تو کہنے لگے، اے کاش! ہمارے بھائی بھی جان لیتے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے لئے کیا کیا نعمتیں تیار کر رکھیں ہیں تا کہ وہ جہاد سے بے رغبتی نہ کریں اور میدان جنگ سے پیچھے نہ ہٹیں تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تمہاری جانب سے یہ خوش خبری میں اُن تک پہنچاتا ہوں پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ''وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا. بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ'' (سورۃ آل عمران، آیت نمبر 169)

''جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کئے گئے انہیں مردہ مت کہو۔

بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور اُن کو رزق بھی مل رہا ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مومن دنیا سے چلا جاتا ہے تو دنیا کی تمام تر نعمتوں کے باوجود، وہ ایک لمحے کے لئے بھی واپس آنا گوارا نہیں کرتا، صرف

ایک شہید ہے جو یہ چاہتا ہے کہ وہ اس دنیا کی طرف لوٹایا جائے تا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور ایک بار پھر شہید کیا جائے۔

زیارت شہداء اُحد

حضرت امام بیہقی نے دلائل النبوہ میں حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد کے بارے میں فرمایا کہ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ لوگ قیامت تک اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء ہیں تم لوگ ان کے پاس آیا کرو اور ان کی زیارت کیا کرو، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو بھی قیامت تک ان پر سلام کرے گا وہ اس کو جواب دیں گے۔''

ایک اور حدیث مبارکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد کے بارے میں اس طرح ارشاد فرمایا کہ ''یہ شہید ہیں پس ان کی خدمت میں حاضری دیا کرو اور ان کی بارگاہ میں سلام پیش کیا کرو جب تک زمین وآسمان قائم ہیں کوئی ایسا بندہ نہیں جو انہیں سلام کرے اور وہ اس کے سلام کا جواب نہ دیں۔''

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم شہداء اُحد کی زیارت کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے ہم پتھروں والی زمین سے ہوتے ہوئے وادی کے کنارے پر موجود قبروں تک پہنچے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! کیا یہ ہمارے بھائیوں کی قبریں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا ہمارے ساتھیوں کی ہیں۔ جب ہم شہداء کی قبروں پر حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہمارے بھائیوں کی قبریں ہیں۔

شہداء اُحد کی زیارت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء ثلاثہ کی مداومت

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول مبارک تھا کہ آپ ہر سال اہتمام کے

ساتھ شہداء اُحد کی زیارت کے لئے تشریف لے جایا کرتے۔ آپ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد آپ کی اتباع میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے اپنے دورِ خلافت میں ہر سال پابندی کے ساتھ شہداء احد کی زیارت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں چونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے کوفہ کو دارالخلافہ بنایا تھا اس لئے آپ کا قیام کوفہ میں تھا، چنانچہ آپ کے بارے میں اس معمول کا تذکرہ نہ ملنے کی وجہ سے غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔

حضرت ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے آپ نے فرمایا حضرت نبی اکرم ﷺ ہر سال کی ابتداء میں شہداء اُحد کی زیارت کے لئے تشریف لاتے اور فرماتے ''سلامتی ہو تم پر کیونکہ تم نے صبر کیا، تو کیا ہی اچھا آخرت کا گھر ہے''۔ اسی طرح ہر سال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی بھی رضی اللہ عنہ زیارت کے لیے تشریف لے جایا کرتے۔

روایت مذکورہ بالا کا یہ معنی نہیں لینا چاہئے کہ حضور پُر نور ﷺ صرف سال بھر میں ایک ہی مرتبہ شہداء اُحد اور اپنے عظیم چچا کی زیارت کو تشریف لے جایا کرتے تھے بلکہ اس معمول کے علاوہ بھی آپ ﷺ کا ان شہداء کی زیارت فرمانا ثابت ہے جب بھی سواری مبارکہ اس طرف کو جاتی تو آپ ﷺ ضرور زیارت فرماتے۔

رسول اللہ ﷺ کی شہداء اُحد سے الوداعی ملاقات

حضرت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' کے باب ''غزوہ اُحد'' میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ اُحد کے آٹھویں سال (11 ہجری) شہداء اُحد کی قبور پر کھڑے ہوئے اور انہیں اس طرح الوداع کیا

جیسے زندوں کو الوداع کرتے ہیں "ثم طلع المنبر" پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا ''میں تمہارے لئے خوشی کا باعث بن کر جا رہا ہوں، میں تم لوگوں پر گواہ ہوں اب ہمارے ملنے کا مقام حوضِ کوثر ہے جسے میں اس مقام سے دیکھ رہا ہوں اور مجھے اس بات کا قطعاً خوف نہیں کہ تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے لیکن مجھے جو خوف ہے وہ یہ ہے کہ تم دنیا اکٹھی کرنے کا مقابلہ کرنے لگ جاؤ گے۔'' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہی وہ موقع تھا کہ جب میں نے آخری بار والی کائنات ﷺ کی زیارت کی تھی۔

حدیث مذکورہ بالا سے واضح ہو گیا کہ شہداء کرام کے مزارات مبارکہ کی زیارت اور وہاں اکٹھے ہونا اور پھر وعظ و نصیحت کی تلقین کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔ دوسرا آپ ﷺ نے واضح فرما دیا کہ مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لہٰذا مزاراتِ مبارکہ کی زیارت کرنے والوں پر شرک و بدعت کا الزام لگانا درست نہیں ہے۔

شہداء اُحد کے اجسام مبارکہ

شہدائے احد کے فضائل میں ایک بات یہ بھی ہے کہ ان کے جسم تر و تازہ ہیں۔ زمین اور زمانے کے تغیر نے بھی انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ بعض شہداء کے جسم تو دو مرتبہ نکالے گئے اور دوسری بار جب نکالا گیا تو چالیس سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا تھا مگر ان کی حالت ایسی تھی کہ گویا وہ ابھی ابھی سوئے ہوں اور بعض کے ہاتھ پہلوؤں سے اٹھے ہوئے تھے اور ان کے زخموں پر رکھے ہوئے تھے۔ اور ان سے خون بہہ رہا تھا اور کھدائی کے دوران کدال (یا بیلچہ) کسی کی ٹانگ پر لگ گیا تو وہاں سے بھی خون نکلنا شروع ہو گیا اور یہ سب کچھ چالیس سال کے عرصے کے بعد

ہوا۔ اور ایسا کیسے نہ ہوتا کہ یہ مبارک لوگ تو اللہ کے ہاں زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے اور یہی ان کی کرامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے زندگی کا ثبوت دیا اور یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے لیے نبی کریم ﷺ نے بھی شہادت دی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ احد کا موقع آیا تو میرے والد گرامی نے رات کو مجھے بلایا اور کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ میں بھی کل اولین شہداء میں سے ایک ہوں گا اور مجھے نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے پیارے تم ہی ہو۔ پس مجھ پر کچھ قرض ہے اسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک روا رکھنا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم نے دیکھا کہ واقعی ان کو پہلے شہید کیا گیا اور ان کے ساتھ اس آخری شہید کو دفن کیا گیا مگر مجھے یہ بات اچھی نہ لگی کہ میں اپنے والد گرامی کو اس کے ساتھ رہنے دوں جو سب سے آخر میں شہید ہوئے تھے۔ لہٰذا میں نے ان کے دفن کے چھ ماہ بعد ان کو قبر سے نکالا تو وہ اسی طرح تر و تازہ تھے جس طرح شہادت کے دن تھے۔

مؤطا امام مالک میں روایت ہے کہ دو انصاری صحابی تھے جن کے نام عمرو بن جموح اور عبداللہ بن عمرو تھے، جو غزوہ اُحد کے دن شہید ہوئے تھے۔ ان دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا تھا۔ ایک دفعہ سیلاب آیا اور ان کی قبریں متاثر ہوئیں۔ پس آئندہ کسی ایسے ہی واقعے کے خدشے سے اُن کی قبروں کو کھولا گیا تاکہ ان کو کسی محفوظ مقام پر منتقل کیا جائے۔ جب انہیں قبروں سے نکالا گیا تو دونوں کو ایسے پایا گیا گویا ابھی کل ہی ان کی شہادت ہوئی ہو۔ ایک کا ہاتھ اس کے زخم پر تھا جو انہیں غزوۂ احد والے دن لگا تھا اور انہیں اسی طرح دفن کیا گیا تھا کہ ان کا ہاتھ زخم پر رکھا ہوا تھا۔ پس جب ان کے ہاتھ کو ہٹایا گیا تو وہ ہاتھ واپس زخم پر آ گیا۔ جب یہ واقعہ پیش آیا تو

غزوہ احد کو چھیالیس 46 سال بیت چلے تھے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں پانی کی قلت کے باعث اُحد کے دامن میں نہر کھدوائی تو اس وقت بھی ایسے واقعات رونما ہوئے جو ان شہداء کی زندگی پر دلالت کرتے ہیں۔ امام ابن جوزی نے روایت کیا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نہر کی کھدائی شروع کروائی تو ہمارے کچھ شہداء ظاہر ہو گئے۔ ہم نے اُن کی شہادت کے طویل عرصہ بعد جب اُن کے اجسام کو نکالا تو وہ تر و تازہ تھے اُن کے اعضاء اطراف میں مڑ جاتے تھے۔ اُن کی قبور مبارکہ سے مشک جیسی خوشبو آتی تھی حالانکہ یہ زمین شوریدہ تھی جس میں میت ایک رات میں ہی متغیر ہو جاتی تھی لیکن شہداء اُحد کے اجسام میں کوئی تبدیلی نہ آئی تھی کیونکہ شہداء کے جسموں کو زمین نہیں کھاتی۔

فضائل سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

سید الشہداء سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہاشمی، قریشی اور تمام اسماء و صفات کے حامل ہیں آپ ایک عظیم مجاہد، بہادر انسان، بلند اخلاق کے مالک اور عالی صفات سے متصف ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی صفات مبارکہ اس قدر عظیم ہیں کہ اُن کو سونے کے حروف اور نور کی سطروں میں بھی قلم بند نہیں کیا جا سکتا۔ تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ دورِ جاہلیت اور دورِ اسلام میں ایک ممتاز شخصیت تھے۔ آپ کا اسلام لانا مسلمانوں اور اسلام کے لئے باعثِ عزت ثابت ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دُنیا اور اُس کے ساز و سامان کو ٹھوکر ماری اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو ترجیح دی۔

درجہ سید الشہداء

سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اُس اعلیٰ درجے پر فائز ہیں کہ سوائے اللہ تعالیٰ

اوراس کے حبیب کریم ﷺ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔ جو کچھ کتابوں میں ملتا ہے وہ تو صرف ایک ادنیٰ سا اشارہ ہے جوان کے بلند مقام کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ بات توسب کو معلوم ہے آپ رضی اللہ عنہ کا شمار "السابقون الاولون" میں ہوتا ہے اس طرح آپ رضی اللہ عنہ اُن تمام آیات کے مظہر ہیں جو سابقین اولین کے بارے میں قرآن پاک میں موجود ہیں۔

عظمت وفضیلت

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا جو واقعہ پیش آیا اور حق تعالیٰ نے آپ کو جو سرفرازی اور فضیلت عطا فرمائی اس کا تذکرہ مختلف کتب حدیث وکتب تاریخ میں ملتا ہے، چنانچہ مستدرک میں ایک روایت ہے کہ "**ان افضل الخلق یوم یجمعهم الله، الرسل، وافضل الناس بعد الرسل، الشهداء، وان افضل الشهداء، حمزة بن عبدالمطلب**"

"جس دن اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو جمع فرمائے گا ان میں سب سے افضل انبیاء ومرسلین ہی ہوں گے اور رسولوں کے بعد سب سے افضل شہداء کرام ہوں گے اور یقیناً شہداء کرام میں سب سے افضل حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہوں گے۔"

آسمانوں میں آپ رضی اللہ عنہ کا مبارک تذکرہ

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی سیرت کے بیان اور آپ کے مبارک تذکرہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ رفعت وعظمت اور قبولیت وبلندی عطا فرمائی ہے کہ آپ کا تذکرہ صرف زمین والے ہی نہیں کرتے بلکہ آسمان والے بھی آپ کا ذکر خیر کرتے ہیں جیسا کہ مستدرک علی الصحیحین میں روایت ہے کہ:

"جب سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمانے لگے

آپ کی جدائی سے بڑھ کر میرے لئے کوئی اور صدمہ نہیں ہوسکتا" پھر آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اپنی پھوپھی جان حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا خوش ہو جاؤ! ابھی جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آئے تھے، انہوں نے مجھے خوشخبری سنائی ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا نام مبارک آسمان والوں میں لکھا ہوا ہے۔ "**حمزه بن عبدالمطلب اسد الله و اسد رسوله**" "سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے شیر ہیں۔"

سیدالشہداء ہونے کا شرف

مخبر صادق ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی عظیم شہادت سے متعلق ارشاد فرمایا کہ آپ شہداء امت کے سردار ہیں، جیسا کہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضرت نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا "حمزہ بن عبدالمطلب تمام شہیدوں کے سردار ہیں اور ایک وہ ہستی بھی سیدُ الشہداء ہے جو کسی ظالم بادشاہ کے سامنے حق کا پرچم بلند کرے اور اُسے بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور وہ بادشاہ اسے شہید کردے۔"

لقب "سیدُ الشہداء" سے متعلق ایک شبہ کا ازالہ

یہاں یہ شبہ نہ کیا جائے کہ حدیث مبارک میں سید الشہداء، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو کہا گیا ہے تو پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو سیدُ الشہداء کیوں کہا جاتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی سیدُ الشہداء ہیں اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بھی سیدُ الشہداء ہیں کیونکہ حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھی سیدُ الشہداء فرمایا اور اُس ہستی کو بھی سیدُ الشہداء کے لقب سے ممتاز کیا جو کسی ظالم بادشاہ کے سامنے حق کو پیش کرے اور باطل کے خلاف آواز اٹھائے یہاں تک کہ جام شہادت

نوش کرے، چنانچہ سیدنا امام حسین ؓ نے ظالم وجابر حاکم یزید کے خلاف آواز اٹھائی اور حق کا پیغام پہنچایا اور آپ کو اس ظالم نے شہید کروادیا، لہٰذا اس حدیث شریف کی روشنی میں حضرت امام حسین ؓ کو بھی سیدُ الشہداء کہا جاتا ہے اور دونوں حضرت کا اپنی اپنی شان کے لحاظ سے سیدُ الشہداء ہونا حدیث شریف کی روشنی میں حق و صداقت پر مبنی ہے۔

جنت میں اعلیٰ مقام پر فائز

حضرت امام جلال الدین سیوطی ؒ کی "جامع الاحادیث" میں حضرت ابن عباس ؓ کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "گزشتہ شب جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضرت جعفر ؓ جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کر رہے ہیں اور حضرت حمزہ ؓ ایک تخت پر ٹیک لگائے بیٹھے ہیں"

آیت قرآن در شان حمزہ و اصحابہ

سورۃ آل عمران کی آیت مبارکہ نمبر 169 "وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ" میں عمومی طور پر تمام شہداء کرام کی حیات اور انہیں ملنے والی نعمتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ حقیقت میں یہ آیت کریمہ سیدُ الشہداء سیدنا حمزہ ؓ اور آپ ؓ کے اصحاب کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ مستدرک میں سیدنا ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ "نزلت هذه الاية في حمزة و اصحابه" یہ آیہ کریمہ سیدنا حمزہ ؓ اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والے اصحاب کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

زیارت سید الشہداء سیدنا حمزہ ؓ

سرکار دو عالم ﷺ بنفس نفیس اپنے صحابہ کرام کے ہمراہ شہداء اُحد اور بالخصوص سید الشہداء سیدنا حمزہ ؓ کی زیارت کے لئے باقاعدگی سے تشریف لے جاتے۔ آپ ﷺ کی اتباع میں خلفاء راشدین سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی ؓ کے علاوہ حضرت معاویہ بن سفیان، حضرت ابوسعید الخدری، حضرت ابوھریرہ ؓ اور سید کائنات ﷺ کے علاوہ کئی صحابہ کرام وصحابیات مزار مبارک کیلئے آیا کرتیں۔

ان نفوس قدسیہ کے بعد سے آج تک ہزار ہا تابعین، تبع تابعین، بزرگان دین، اولیاء کرام، علماء عظام اور عامۃ المسلمین زیارت کرتے رہے۔ اور ان شاء اللہ العزیز قیامت تک یہ سلسلہ جاری وساری رہے گا کیونکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو ان شہداء کو سلام کرتا رہے یہ قیامت تک اُن کے سلام کا جواب دیتے رہیں گے۔ ماضی میں حج وزیارت کے علاوہ اہل مدینہ جوق در جوق ہر جمعرات مزار سیدُ الشہداء پر حاضری دیا کرتے اور اُس کے نواح میں خیمے لگا کر وقت گزارتے تھے۔

انصار اور سیدنا حمزہ ؓ

انصاری مرد وخواتین کو سیدُ الشہداء سیدنا حمزہ ؓ سے انتہا درجہ محبت و عقیدت تھی اس کی ایک وجہ تو سیدُ الشہداء کی رسول اللہ ﷺ سے محبت وقربت، دوسرا کوئی مشکل معاملہ درپیش ہوتا تو سیدنا حمزہ ؓ کو ہی وسیلہ بنا کر بارگاہ نبوی میں پیش کیا جاتا اور تیسری وجہ یہ بھی تھی کہ ہجرت مدینہ کے بعد سیدنا حمزہ ؓ انصاری قبیلہ "اوس" کی ایک خاتون سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے تھے۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اہل مدینہ منورہ بالعموم اور قبائل انصار کا بالخصوص یہ معمول تھا کہ وہ باقاعدگی سے سید الشہداء کے مزار مبارک پر حاضری دیا کرتے، کوئی مشکل درپیش ہوتی تو اُن کا وسیلہ بارگاہ نبوی ﷺ میں پیش کرتے کئی کئی روز تک آپ رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کے اردگرد خیمہ زن ہو کر محافل منعقد کرتے جسے ہماری اصطلاح میں عُرسوں کی محافل کہا جاتا ہے اور ان محافل میں خصوصی طور پر سیدُ الشہداء کے احوال مبارکہ کا تذکرہ ہوتا، دعائیں ہوتیں اور محافل اختتام کو پہنچتیں۔

مزار اقدس سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اور سیدۃ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا

سیدۃ النساء سیدۃ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا باقاعدگی سے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کو تشریف لایا کرتی تھیں، اُس کی دیکھ بھال کے علاوہ جب ضرورت ہوتی تو اُس کی مرمت بھی فرما دیتیں۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک پر نشانی کے طور پر ایک پتھر رکھا رہتا تھا۔ سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کا یہ عمل مبارک اُن کی وفات تک جاری رہا۔

حاکم نے مستدرک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ سیدۃ کائنات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہر جمعۃ المبارک کے دن سیدنا حمزہ کی قبر مبارک پر تشریف لاتی تھیں اور اُن کی بارگاہ میں آنسوؤں کا نذرانہ بھی پیش فرماتیں۔

خاکِ مزار مبارک سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے مزار پر انوار کی خاک پاک دردِ سر کے لئے مجرب ہے کسی بھی قسم کا دردِ سر ہو اس خاک پاک کو پیشانی پر لگانے سے دَرد دُور ہو جاتا ہے یہ ایسا بالتواتر ثبوت ہے کہ فقہاء شافعیہ کو بھی ضرورت پڑی کہ آپ کے مرقد منور کی خاک پاک کو تحصیل شفاء کے لئے مستثنیٰ فرمایا ہے۔

انوار و برکات نبویہ اور شہدائے اُحد کے برکات اس میدان مبارک میں ایسے بھر گئے ہیں کہ اُس میدان مبارک اور اُس کے اطراف کی ہر بوٹی میں شفا بھر دی گئی ہے اس لئے حکم نبوی ﷺ ہوا کہ تم میں سے جو کوئی بھی جبلِ اُحد کو جائے تو اس کی پتی بوٹی میں سے کچھ نہ کچھ ضرور کھائے اگرچہ خاردار ہی کیوں نہ ہو۔

مزارِ مبارک سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

مرآۃ الحرمین، تصنیف لطیف ابراہیم رفعت پاشا کے مطابق 275 ہجری میں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک تعمیر ہو چکا تھا جیسا کہ مزار شریف کے دروازے پر نصب ایک قدیم لوح سنگ سے ظاہر ہوتا ہے۔ شہداء اُحد کے قبرستان کے باہر ایک بورڈ ہوا کرتا تھا جس پر اس کا سن تعمیر 275 ہجری درج تھا جسے بعد میں سلطان اشرف قاتیبای نے شاہین جمالی کی نگرانی میں 893 ہجری میں نئے سرے سے بنوایا اور اس میں توسیع بھی کروائی تھی۔

تاریخ مدینہ منورہ پر حضرت علامہ نورالدین سمہودی المدنی کی مشہور زمانہ کتاب ''وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ'' میں فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ کے چچا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک پر ایک بلند و بالا گنبد تعمیر کیا گیا تھا جو انتہائی خوبصورت اور مضبوط تھا روضہ مبارک کا ایک دروازہ لوہے کی چادروں میں جڑا ہوا تھا یہ روضہ مبارکہ خلیفہ ناصر لدین اللہ کی والدہ نے 590 ہجری تعمیر کروایا تھا۔ روضہ شریف کے دروازے پر بہترین نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ روضہ مبارک کے اردگرد چار دیواری بھی تھی۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارکہ کے قریب ایک مسجد بھی تھی۔ اہل مدینہ کا کہنا ہے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی تھی۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں کہ چھٹی صدی ہجری سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک پر ایک گنبد ہوا کرتا تھا یہ ایک بہت بڑا اور خوبصورت مزار اقدس تھا جس کا ایک دروازہ شیشم کی منقش لکڑی سے بنا ہوا تھا۔

افسوس صد افسوس کہ شرکت و بدعت کے نام پر جہاں حرمین شریفین کے جملہ قبہ جات گرادیئے گے تو وہاں مزارِ مبارک سیدُ الشہداء اور آپ کی مسجد کو بھی مسمار کر دیا گیا۔

وسیلہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

☆ حضرت مولانا ضیاء الدین قادری مدنی فرمایا کرتے تھے کہ اہل مدینہ کا قول ہے کہ "من اراد ان يستشفع عند رسول الله فليستشفع لعمه" جو چاہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں واسطہ لائے تو اُسے چاہیے کہ اُن کے چچا مکرم کا واسطہ پیش کرے۔

☆ یا رسول اللہ ﷺ! ہم اہل مدینہ تو نہیں لیکن مدینہ طیبہ طاہرہ اور اس کے باشندوں سے محبت ضرور کرتے ہیں اسی ادنیٰ نسبت کے تحت ہم بھی سید الشہداء سیدنا حمزہ کا وسیلہ جلیلہ آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ! ہمارے والدین، اعزہ و اقارب، اساتذہ و مشائخ اور ہم سب کے اہل خانہ کی بخشش و مغفرت فرما کہ کل روز محشر اپنا اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا قرب نصیب فرمائیں۔

☆ سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا وسیلہ یقیناً قبول ہے۔ حضرت مولانا ضیا الدین قادری فرمایا کرتے تھے کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اب بھی مدینہ منورہ کے والی ہیں جبکہ مکہ مکرمہ میں حضرت سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا حاکم ہیں۔

آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ ﷺ درشان سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

سیدنا الشہداء سیدۃ حمزہ رضی اللہ عنہ کی شان میں وارد چند احادیث نبویہ ﷺ اور آیات کریمہ کو کتاب ہذا میں موقع کی مناسب سے ذکر کر دیا ہے اب یہاں یک جا صورت میں پیش کیا جا رہا ہے

آیات قرآنیہ

☆ سورۃ آل عمران کی آیت مبارک 169 میں عمومی طور پر تمام شہداء اور خصوصیت سے یہ آیۃ کریمہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔

"وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا. بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ"

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کیے گئے انہیں مردہ مت کہو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور اُن کو رزق بھی مل رہا ہے۔

☆ سدی نے کہا ہے کہ سورہ القصص کی آیت نمبر 61 سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔

"اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ"

جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا تھا اُس نے اُس وعدے کو پالیا۔

☆ سورۃ الفجر کی آیت نمبر 27 بھی سیدنا حمزہ کی شان میں نازل ہوئی۔

"يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ"

اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔

☆ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 23 سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور اُن کے اصحاب بارے نازل ہوئی۔

"فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ"

ان میں سے کچھ وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنی نذر پوری کرلی ہے

احادیث نبویہ ﷺ

☆ **والذی نفسی بیدہ انہ مکتوب عند اللہ عزوجل فی السماء السابعہ حمزہ بن عبدالمطلب أسد اللہ وأسد رسولہ (الطبرانی ، الھیثمی)**

قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک اللہ عزوجل کے ہاں ساتویں آسمان میں اس طرح تحریر ہے، "حمزہ بن عبدالمطلب اللہ کے شیر ہیں اور اس کے رسول ﷺ کے (بھی) شیر ہیں۔"

☆ **جاءنی جبریل علیہ السلام فاخبرنی أن حمزۃ بن عبدالمطلب مکتوب فی اھل السماء السبع "اسد اللہ و اسد رسولہ" (ابن ھشام)**

میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے ہیں اور انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ تحقیق ساتویں آسمان میں لکھا ہے کہ حمزہ بن عبدالمطلب، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے شیر ہیں۔

☆ **قال رسول اللہ ﷺ ، خیر أعمامی حمزۃ (اسد الغابۃ)**

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "حضرت حمزہ میرے بہترین چچا ہیں"

☆ **سید الشھداء یوم القیامۃ حمزہ بن عبدالمطلب (الاستیعاب)**

روز قیامت سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب شھداء کے سردار ہیں۔

☆ **دخلت البارحۃ الجنۃ ، فاذا حمزہ مع أصحابہ (الاستیعاب)**

گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا اور دیکھا کہ وہاں سیدنا حمزہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جلوہ افروز ہیں۔

☆ رایت حمزہ تغسلہ الملائکۃ (طبقات ابن سعد)

میں نے دیکھا کہ فرشتے جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کو غسل دے رہے ہیں۔

☆ **عن جابر بن عبداللہ قال ، ولد لرجل منا غلام ، وقالوا، ماذا نسمیہ؟ فقال النبی ﷺ "سموہ باحب الاسماء الی حمزہ بن عبدالمطلب"**

حضرت جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے ایک شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو کہا گیا کہ اُس کا کیا نام رکھا جائے؟ جس پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "اس کا نام حمزہ بن عبدالمطلب کے نام پر رکھو کیونکہ وہ نام مجھے سب سے پیارا ہے۔

☆ **دخلتُ الجنۃ البارحۃ ، فنظرتُ فیھا فاذا جعفر یطیر مع الملائکۃ واذا حمزہ متکئی علی سریر**

گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ساتھ اُڑ رہے ہیں اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ایک چارپائی پر ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔

کراماتِ سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام سے لے کر شہادت مبارکہ اور بعد از شہادت بھی ساری حیاتِ مبارکہ پُر از کرامات ہے جو روز حشر تک جاری وساری رہیں گی، کیونکہ شہداء اللہ تبارک وتعالی کے ہاں زندہ وجاوید ہیں۔ حصول برکت کے لئے مستند عربی کتب سے چند مشہور ومعروف کرامات کا ذکر کرتے ہیں۔

سیدنا حمزہ کا بلند مقام ومرتبہ

عربی کتاب "جواهر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ) میں حضرت علامہ یوسف اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے بلند مقام ومرتبہ کے بارے میں فرماتے ہین کہ ایک یمنی باشندہ جو قبیلہ حضر موت سے تعلق رکھتا تھا اور جن کا نام سید محمد باعلوی تھا اُن کی عادت مبارک تھی کہ ہر سال بعد از حج مدینہ منورہ سیدُ الابرار ﷺ کی بارگاہ مقدسہ میں حاضری کا شرف حاصل کرتے۔

اس حاضری کے بعد سید الشہداء کے مزار پر حاضری کی سعادت حاصل کرتے۔ ایک سال اتفاقاً ایسا ہوا کہ سید محمد علوی سید الشہداء کی بارگاہ میں حاضر نہ ہو سکے اور مغرب کے بعد سرکار مدینہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن روحانیت میں آپ ﷺ سے ملاقات نہ ہوسکی دوسرے دن صبح کے وقت پھر حاضر خدمت ہوئے تو اس بار شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ اُنہوں نے آپ ﷺ سے استفسار فرمایا! سیدی و مولای یارسول اللہ ﷺ! کل مغرب کے بعد حاضر ہوا تھا لیکن آپ سے ملاقات نہ ہو سکی جس پر سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا "کل ہم اپنے چچا جان کے مزار مبارک کے پاس مجلس میں حاضر تھے" اُنہوں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! آپ وہاں کس

جگہ تشریف فرما ہوتے ہیں جس پر آپ ﷺ نے جواباً فرمایا "سر مبارک کی جانب" یہ جگہ شیخ احمد قشاشی مدنی اور اُن کے مریدین کی تھی آپ مغرب تا صبح وہاں بیٹھ کر تلاوت، درود وسلام اور دیگر اذکار کی مجلس منعقد کیا کرتے تھے۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سلام کا جواب دیتے ہیں

حضرت امام بیہقی نے روایت کیا ہے کہ حضرت فاطمہ خزاعیہ فرماتی ہیں کہ ایک سفر کے دوران میں اور میری بہن شہداء اُحد کی قبروں کے پاس سے گزر رہی تھیں کہ سورج غروب ہوگیا میں نے اپنی بہن سے کہا کہ آئیں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کرتے ہیں ہم اُن کی قبر مبارک کے پاس آئیں اور کہا "السلام علیکم یا عم رسول اللہ ﷺ" "اے اللہ کے رسول ﷺ کے چچا! آپ پر سلام ہوں۔" پس ہم نے اپنے سلام کا جواب اس طرح سنا کہ "وعلیکم السلام" آپ فرماتی ہیں کہ اُس وقت کوئی بھی وہاں موجود نہیں تھا۔

نہ صرف سلام کا جواب بلکہ بچے کا بھی تجویز کردیا

حضرت شیخ محمود کردی نزیل مدینہ منورہ اپنی کتاب "الباقیات الصالحات" میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب میں نے سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر کھڑے ہوکر سلام پیش کیا تو واضح طور پر قبر شریف سے نہ صرف میں نے اپنے سلام کا جواب سنا بلکہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم بھی فرمایا جب میرا لڑکا پیدا ہو تو اُس کا نام حمزہ رکھا جائے۔

حضرت شیخ محمود کردی فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد میرے ہاں ایک لڑکے کی پیدائش ہوئی اور پھر میں نے اس کا نام "حمزہ" ہی رکھا۔

سیدنا حمزہ زائرین کی مدد بھی فرماتے ہیں

حضرت سید جعفر برزنجی اپنی مشہور کتاب ''جالیہ الکرب باصحاب سید العجم والعرب'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ حموی نے اپنی کتاب ''نتائج الارتحال'' میں شیخ احمد بن محمد دمیاطی کا واقعہ نقل کیا ہے کہ شیخ احمد اپنی والدہ ماجدہ کے ہمراہ مصر سے دو اونٹوں پر سوار ہو کر حج کے لئے روانہ ہوئے، فراغت حج کے بعد مدینہ طیبہ پہنچے کے بعد اونٹ مر گئے اب نہ تو اونٹ خرید سکتے تھے اور نہ کرائے کی سواری پر جا سکتے تھے آپ حضرت شیخ صفی الدین قشاشی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں اپنے تمام احوال سے آگاہ کیا جس پر آپ نے فرمایا کہ آپ ابھی سیدُ الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر حاضری دیں کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کریں اور اُس کے بعد انہیں اپنے احوال سنائیں۔

حضرت شیخ احمد دمیاطی نے تعمیل ارشاد کی۔ ظہر کے وقت واپس ہو کر مسجد نبوی شریف میں داخل ہوا تو وہاں والدہ ماجدہ کو پایا، فرمانے لگیں ابھی ایک آدمی تمہارا پوچھ رہا تھا اُس سے مل لیں۔ میں نے پوچھا وہ کہاں ہیں؟ کہنے لگیں حرم نبوی کے پیچھے چلے جاؤ میں اس طرف گیا تو میرے سامنے ایک پُر ہیبت، سفید داڑھی والی شخصیت تھی مجھے فرمانے لگے شیخ احمد مرحبا! پھر فرمایا کہ آپ مصر چلے جائیں میں نے عرض کیا، آقا! کس کے ساتھ جاؤں، مجھے ساتھ لے کر مصری حاجیوں کے ایک کیمپ میں لے گئے اور ایک مصری کاروان کے ذمہ دار سے بات چیت کی اور کرائے کا زیادہ حصہ بھی خود ہی ادا کر دیا اور مجھے فرمانے لگے شیخ احمد! اپنی والدہ اور سامان کو یہاں لے آؤ اور اس مصری کو فرمانے لگے کہ ان کا بہت زیادہ خیال رکھنا ہے۔

اس کے بعد ہم واپس مسجد نبوی شریف پہنچے فرمانے لگے تو مجھ سے پہلے اندر چلا جا، اندر جا کر میں نے کافی انتظار کیا مگر وہ کہیں نظر نہ آئے۔ میں ایک بار پھر حضرت شیخ صفی الدین قشاشی کی خدمت میں حاضر ہوا اُن کو ساری بات بتائی جس پر آپ نے فرمایا ''یہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی روح پاک تھی جو جسمانی شکل میں تیرے سامنے تیری مدد کے لئے آئی تھی''

سیدنا حمزہ زائرین کی حفاظت فرماتے ہیں۔

حضرت علامہ برزنجی نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور کرامت شیخ محمد عبد الطیف تھتام مالکی مدنی سے روایت کی ہے کہ میرے والد گرامی نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ سعید قطب ربانی ابراہیم کردی، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے 12 رجب سے پہلے ہی تشریف لے گئے آپ بکثرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کو جایا کرتے اور پھر 12 رجب تک وہیں ٹھہرے رہتے۔

میرے والد ماجد فرماتے ہیں کہ ہم بھی ایک سال آپ کے ساتھ گئے اور دیوان مسعود میں بیٹھ گئے۔ جب رات ہو گئی اور سب ساتھی سو گئے تو میں بطور چوکیدار بیٹھ گیا۔ اس دوران میں نے ایک شاہسوار دیکھا۔ جس نے اس علاقہ میں کئی دفعہ چکر لگائے، میں اُٹھا اور اُس نے پوچھا اے سوار! تو کون ہے؟ سوار بولا تو نے پوچھنے کی جرأت کیوں کی؟ تو میری پناہ میں اترا ہے اور خود بیدار ہو کر اور چوکیداری کر کے مجھے تکلیف دے رہا ہے میں تو خود تمہاری حفاظت کر رہا ہوں ''انا حمزہ بن عبد المطلب'' ''میں حمزہ بن عبد المطلب ہوں۔'' یہ کہہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری نگاہوں سے اوجھل ہو گے۔

سیدُ الشہداء کا جسد مبارک دورِ شاہ فیصل

سیدُ الشہداء کی شہادت مبارکہ کو سوا چودہ صدیوں سے زیادہ بیتنے کو ہیں۔

سرکار مدینہ ﷺ کے ایک قول مبارک "ان اللہ حرم علی الارض اکل لحوم الانبیاء والشھداء" "اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین پر حرام کررکھا ہے کہ وہ انبیاء یا شہداء کے اجسام کو کوئی نقصان پہنچائے" کی تصدیق میں آج بھی سیدُ الشہداء کا جسد مبارک عین اسی طرح صحیح وسالم اور تروتازہ ہے جس طرح سوا چودہ صدیاں قبل تھا۔

مدینہ طیبہ طاہرہ میں شاہ فیصل کے زمانہ میں ایک مرتبہ شدید طغیانی بارشیں ہوئیں جو سیلاب کی صورت اختیار کرتے ہوئے اُحد پہاڑ کے دامن میں جہاں 70 شہداء اُحد اور بالخصوص سید الشہداء سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب آرام فرمائیں کہ قریب سے سیلابی ریلے کی صورت میں گزرا جس سے کچھ صحابہ کرام اور بالخصوص سید الشہداء کی قبور مبارکہ ظاہر ہوگئیں۔

اس تمام صورت حال کی اطلاع سربراہ حکومت شاہ فیصل کو دی گئی جس پر شاہ فیصل نے علماء اسلام پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جو اس معاملے کا بغور جائزہ لینے کے بعد ان قبور مبارکہ کو فوراً درست کرے۔

کمیٹی مذکورہ میں شامل ایک انتہائی اہم مذہبی وروحانی شخصیت فضیلۃ الشیخ محمد محمود الصواف [آپ کی ولادت عراق کے شہر موصل سال 1914 میں ہوئی، ازہر یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی، صاحب تصانیف کثیرہ، شاہ فیصل کے مشیر خاص اور مندوب خصوصی، وصال سال 1992، قبر مبارک جنت المعلی کے قبرستان میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قریب بنی] بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں

اُن احباب میں شامل تھا جو سید الشہداء کی قبر مبارک درست کرنے والے تھے۔

الحمدللہ! میں نے سید الشہداء کے جسم اطہر کی زیارت کا شرف حاصل کیا آپ کا دست مبارک آپ کے بطن مبارک پر تھا جب ہم نے آپ کے دست مبارک کو اٹھایا تو یک دم خون جاری ہوگیا جیسے آپ رضی اللہ عنہ ابھی شہید ہوئے ہوں۔ آپ کے جسم اطہر سے مسک کی خوشبو آرہی تھی۔

جناب شیخ محمود الصواف جو اس واقعہ کے عینی شاہد ہیں انہوں نے یہ واقعہ نے کویت کے ایک مشہور ومعروف ڈاکٹر طارق سویدان (تادم تحریر ہذا، زندہ ہیں) سے بیان کیا، یہ واقعہ ڈاکٹر صاحب کی زبانی کس طرح ہے۔ پڑھیں اور سید الشہداء کے حضور بار بار ھدیہ سلام پیش کریں۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تیری توقیر اور عزت، کو سلام

جو ملی ہے آپ رضی اللہ عنہ کو دنیا میں شہرت، کو سلام

ڈاکٹر طارق سویدان عرب دنیا کے ایک نجی TV پر اپنے مشہور ومعروف ومقبول پروگرام "قصة النهاية" میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدُ الشہداء والا یہ واقعہ عظیم ذاتی طور پر فضیلۃ الشیخ حضرت محمود الصواف رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے۔

یہ عظیم واقعہ جس کا مشاہدہ بعض علماء نے کیا جو صحابہ کرام کے اجساد کو دفن کرنے کے عمل میں موجود تھے شیخ محمود صواف فرماتے ہیں کہ کس طرح انہوں نے صحابہ کرام کے اجساد کو سوا چودہ سو سال بعد دیکھا جبکہ اُن میں کوئی تبدیلی رونما نہ ہوئی تھی۔ اور نہ ہی جسموں پر زمین کا کوئی اثر ہوا تھا۔ یہ نبی کریم ﷺ کی اُس حدیث کا مصداق تھے کہ "بے شک زمین شہداء کے جسموں کو نہیں کھاتی۔"

ڈاکٹر طارق سویدان بیان کرتے ہیں کہ ہمیں شیخ محمود صواف نے بتایا کہ

میں وہاں بذاتِ خود موجود تھا اور ان لوگوں میں تھا کہ جنہوں نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو دوبارہ اُسی مقبرے میں دفنایا تھا پس میں دیکھا کہ اُن کا جسم مبارک بھاری تھا اور اُن کا ایک دست اقدس اُن کے پیٹ پر رکھا ہوا تھا، جب ہم نے اُسے حرکت دی اور وہ ہاتھ اٹھایا تو وہاں سے خون بہہ نکلا پس آپ رضی اللہ عنہ کا جسد اطہر بھی باقی شہداء کی طرح دفن کر دیا گیا۔

ڈاکٹر طارق سویدان کہتے ہیں کہ اُس کے بعد شیخ محمود صواف نے ہمیں اُس خوشبو کے بارے میں بھی بتایا جو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک سے پھوٹ رہی تھی۔

یارب العالمین! ہمیں بھی سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک سے پھوٹنے والی خوشبو کی مہک عطا فرما اور اُس کو اس کتاب مبارک جو اُن کے احوال و مناقب پر مشتمل ہے اُس میں سمو دے۔ آمین

الحمزة بن عبد المطلب علیہ السلام

7

باب ہفتم

[مناقب در شانِ سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ]

☆ حضرت مولانا جلال الدین رومی کا نذرانہ عقیدت

☆ چند مشہور عرب شعراء کا نذرانہ عقیدت

☆ عصر حاضر کے چند اُردو شعراء کا ہدیہ عقیدت

قافلہ سالارِ عشق حضرت مولانا جلال الدین رومی ؒ کا نذرانہ عقیدت

در جوانی حمزہ ؓ عم مصطفیٰ ﷺ
با زرہ میشد مدام اندر وغا

"رسول اللہ کے چچا حضرت حمزہ ؓ جوانی میں ہمیشہ زرہ کے ساتھ جنگ جاتے تھے"

اندر آخر حمزہ ؓ چون در صف شدے
بے زرہ سرمست درغزو آمدے

"مگر آخر عمر میں جب حمزہ ؓ صف جنگ میں جاتے تو بغیر زرہ مست ہو کر جنگ کرتے"

خلق پر سید ند کاے عمِ رسول ﷺ
اے ہنر بر صف شکن شاہِ فحول

"لوگوں نے پوچھا اے عم رسول ﷺ! اے صفوں کو درہم برہم کردینے والے جوانمردوں کے بادشاہ"

نے کہ لاتلقوابایدیکم الی
تہلکۃ خواندی زپیغام خدا

"کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام نہیں پڑھا کہ اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو"

پس چرا تو خویش را درتہلکہ
میدر اندازی چنین درمعرکہ

"پس آپ اپنے آپ کو کیوں حالت جنگ میں ہلاکت میں ڈالتے ہیں"

گفت حمزہ ؓ چونکہ بودم من جوان
مرگ میدیدم وداع این جہان

"حضرت حمزہ ؓ نے جواب دیا جب میں جاہلیت کے زمانے میں جوان تھا تو موت کو اس جہان سے وداع ہو جانا سمجھتا تھا۔

لیک از نُورِ محمد ﷺ من کنون
نیستم این شہرِ فانی را زبون

"لیکن اب سرکار دو عالم ﷺ کے نور کی بدولت اب اس عالمِ فانی کا محتاج نہیں ہوں"

ماخوذ از
مثنوی معنوی (جلد سوم)
حضرت مولانا جلال الدین رومی ؓ

عرب شعراء کا نذرانہ عقیدت

مدنی شاعر عبداللہ مشعل بن زید العلوی نے ایک طویل قصیدہ بعنوان ''سیدُ الشہد'' رقم فرمایا چند منتخب اشعار پیش ہیں۔

یا سید الشهداء امیرهم
بل انت قائد هم الی العلياء

''اے سید الشہداء! آپ شہدائے اُحد کے امیر بلکہ راہِ سعادت میں ان کے قائد ہیں''

قد كنت اسد الله ثم رسوله
يا ضيغما فی الحرب غير مراء

''اے جنگ میں نہ بھاگنے والے جری انسان! آپ اللہ کے شیر پھر رسول اللہ ﷺ کے شیر ہیں۔''

يا حمزة المحبوب يا عم النبی ﷺ
و شبيهه فی الخلق والسماء

''اے میرے محبوب حمزہ! اے نبی کے چچا! آپ عادات و کردار میں نبی کریم ﷺ کی صورت ہیں۔''

يا عترة المختار يا احبابنا
يا خير من يمشی علی البطحاء

''اے نبی مختار کی عترت! اے ہمارے محبوب! اے بطحاء کی زمین پر چلنے والوں میں سب سے زیادہ بہتر!

نفديكموا يا آل بيت المصطفى ﷺ
بنفوسنا مرهونة بولاء

''اے آل بیت نبی ﷺ! ہم اپنی جانیں آپ کی محبت میں آپ پر قربان کرتے ہیں۔''

مصری شاعر ڈاکٹر عزالدین علی السید نے ایک طویل قصیدہ بنام ''حمزہ سید الشہداء'' رقم فرمایا۔ چند منتخب اشعار پیش ہیں۔

ابكيت يا اسد الله القلوب اسی
فخلدت حزنها شعراً و اوزاناً

''اے اللہ کے شیر! آپ کی شہادت پر میں رو پڑا اور دل غمگین ہو گئے اور یہ غم والم اشعار کی صورت میں ڈھل گیا۔''

صحابة المصطفى ﷺ طبتم و طاب بكم
فی جنة الخلد احبابا و خلانا

''اے مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ کرام! آپ دائمی جنت میں خوش رہیں اور آپ کے چاہنے والے بھی آپ کی وجہ سے خوش نصیب ہیں۔''

صلى عليكم اله العرش مابقيت
اثاركم فی الوری دينا و قرانا

''اے اصحاب نبی ﷺ! جب تک آپ نشان دین و قرآن میں موجود ہیں، تب تک آپ پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔''

مصری شاعر ڈاکٹر عبدہ بدوی نے ایک طویل قصیدہ بعنوان ''حمزہ أبداً'' رقم فرمایا چند منتخب اشعار

مامات حمزة غيلة ..... انا هنا
من يومنا هذا نراه بمشهد

''سیدنا حمزہ نے وصال نہیں کیا بس آنکھوں سے غائب ہیں اور ہم تو آج بھی اُنہیں دیکھتے ہیں''

اليوم لا تذكر رجالا قد مضوا
مثل النجوم على الظلام السرمدى

''آج بھی ان لوگوں کا تذکرہ مردہ کی حیثیت سے مت کر کہ یہ وہ لوگ ہیں جو آج بھی اندھیروں میں ستاروں کی مانند چمکتے ہیں۔''

قالو ابتعد فاجبت يا دنيا اشهدى
أنى ولى الدم فى الزمن الردى

''انہوں نے کہا دور ہو جا۔ میں نے جواب دیا کہ اے دنیا گواہ رہنا کہ میں اس زمانے میں بہائے گئے خون کا والی ہوں۔''

شاعر عبدالرحمٰن بن محمد بن عابدین نے سیدالشہداء کی بارگاہ میں طویل اشعار رقم فرمائے چند اشعار پیش ہیں

لمن هذه الانوار ، تعظم ان تخبو
لمن هذه الاسر اريمنحها الرب

''یہ کون ہے جس کی قربت میں انوار کی برسات ہے اور وہ کون ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اتنی عظمتیں عطا فرمائی ہیں؟''

لحمزة عم المصطفىٰ ﷺ فخرُ هاشم
كريم السجايا ذلك البطل الندب

''یہ عظمتیں حضرت حمزہ کے لیے ہیں جو بنی ہاشم کے لیے فخر ہیں جو ایک مرد جری اور کریم انسان ہیں۔''

عليكم صلاة الله آل محمد
ويتلوكم كم فيها العشيرة الصحب

''اے نبی کی آل ﷺ! آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں تمہیں عشیرہ اور صحب کے نام سے پکارا گیا ہے۔''

اُردن کے ایک مشہور و معروف شاعر ابراہیم المعیض نے سید الشہداء کی یاد میں ایک قصیدہ بنام "سید الشہداء حمزہ بن عبد المطلب" رقم کیا چند منتخب اشعار پیش ہیں

صحابی جلیل القدر شهم
وكان على الطريقة مستقيما

''آپ ؓ ایک جلیل القدر صحابی ہیں جو سیدھے راستے پر ہیں۔''

رثاه المصطفیٰ وبكى عليه
فمصرعه بدأ رزاء اليما

''آپ کی شہادت وہ دَرد و الم لے کر آئی کہ نبی کریم ﷺ بھی آپ ؓ پر رو پڑے۔''

جزاهم ربهم خيرا و عظيما
ورضوانا بما عملوا مقيما

''اللہ تعالیٰ شہداء احد کو ان کے عمل کے بدلے عظیم خیر و برکت عطا فرمائے۔''

مدنی شاعر الشیخ عبد الحق نے سید الشہداء کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر اپنا نذرانہ عقیدت پیش کیا اُن میں سے چند منتخب اشعار پیش ہیں۔

ذو الكرامات التي أنواره
عمت الكون كشمس في ضحى

''سیدنا حمزہ ؓ ایک صاحبِ کرامات شخصیت ہیں جن کے انوار کائنات میں اسی طرح پھیلے ہوئے ہیں جیسے سورج کی روشنی۔''

ذو النوال الجم عم النبي
بدر أفق المجد حقا في لؤى

''آپ نبی کریم ﷺ کے چچا اور ایک عظیم شخصیت ہیں جن کے جھنڈے کی بزرگی کے آثار افق پر گڑے ہیں۔''

فصلاة الله مع رضوانه
تتغشاه غداة و عشى

''اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور رضا دن رات آپ کی قبر کو ڈھانپے رکھتی ہیں۔''

ایک اُردنی شاعر ڈاکٹر ماجد ابراہیم العامری نے سیدالشہداء کے احوال ومناقب پر ایک طویل قصیدہ رقم فرمایا چند اشعار پیش ہیں۔

یاصاحب السیف الهمام ومن له

سامی المقام و سید و شهید

''اے چمکنے والی تلوار کی مالک! آپ کے لیے ہی بلند مقام، سرداراور شہید کالقب ہے۔''

یا حمزة الخیرات طبت منعما

فی الخالدین و طاب منک خلود

''اے خیرات کے مالک حمزہ رضی اللہ عنہ! آپ جنت خلد میں انعام یافتہ رہیں اور جنت آپ کی خوشبو سے مہکتی رہے۔''

ثم الصلاة علی النبی و آله

ماجد فی دنیا الجهاد جدید

''اے ماجد! جب تک دنیا میں جہاد کا عمل جاری ہے تب تک نبی کریم ﷺ پر اوران کی آل پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔''

مدنی شاعر عبدالمحسن نے بنام ''حمزہ'' ایک طویل قصیدہ رقم فرمایا

چند منتخب اشعار

ولواء "الاسلام" یخفق والایام

تشدو باکرم الانبیاء

''غزوہ بدر میں آپ کی شجاعت کی وجہ سے اسلام کا پرچم بلندیوں پر اُڑنے لگا اور زمانہ بھی نبی کریم ﷺ کی عظمت کے گن گانے لگا۔''

وقف المجد عند قبرک

یتلوا فی خشوع وسالة من ثناء

''عظمت و بزرگی تیری قبر کے سرہانے کھڑی ہو کر آپ کے پیغام کی تعریف کرتی ہے۔''

اسدُ اللہ قد هتفت و نادیت

فهل انت منصت لندائی

''اے اللہ کے شیر! میں آپ کو صدا دیتا ہوں اور آپ کو آواز لگاتا ہوں تو کیا آپ میری مدد فرمائیں گے؟''

أنت "عم النبی" بل "اسدُ اللہ"

ومرحی "یا سیدُ الشهداء"

''اے شہداء کے سردار! آپ نبی کریم ﷺ کے چچا بلکہ اللہ کے شیر ہیں اور میرا محور و مرکز ہیں۔''

اُردو شعراء کا ھدیۂ عقیدت

صدق و اخلاص و وفا داری کا پیکر دلربا
سرگروہِ جاں نثارانِ محمد مصطفیٰ ﷺ

وہ چچا بھی اور رضاعی بھائی بھی سرکار ﷺ کا
کیا بیاں ہو اس جری کی خوبیِ کردار کا

جب خوشی سے کر لیا تسلیم دینِ مصطفیٰ ﷺ
زندگی بھر وہ رہا مخلص معینِ مصطفیٰ ﷺ

خیر خواہ و غمگسارِ رحمت للعالمین ﷺ
ابتلا و آزمائش میں نصیر شاہِ دیں

وہ خدا کا شیر محبوب خدا کا شیر ہے
معرکہ احد کا ہے وہ وغا کا شیر ہے

داستاں اس کی جسارت کی ہے مشہورِ جہاں
قوت بازوئے محبوبِ خدائے انس و جاں

وہ دلاور ہے شہادت کا سر عنوانِ کتاب
مرتبہ اس کا بڑا اس کی فضیلت بے حساب

ذرہ ذرہ ہے احد کا اس کی جرأت پر گواہ
بے مثال و منفرد اس کی شہادت پر گواہ

دو جہاں میں وہ بلند اقبال و با اعزاز ہے
اس شہیدِ راہِ حق پر اہلِ حق کو ناز ہے

منتقل ہوتے ہی رہتے ہیں فنا ناآشنا
جاں نثارانِ محمد عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ

موت ان کی اور ان کی زندگی کچھ اور ہے
عقل والو، عاشقوں کی بات ہی کچھ اور ہے

طارق سلطان پوری

حضرت حمزہ تیری توقیر و عزت کو سلام
جو ملی ہے آپ ؓ کو دنیا میں شہرت کو سلام

آپ میرے آقا کے تھے ایک حقیقی جانثار
آقا سے تھی آپ کو جو ایسی نسبت کو سلام

آپ ہیں جن کو نبی ﷺ نے سیدُ الشہداء کہا
آپ نے پائی ہے جیسی اس شہادت کو سلام

چل پڑا کوہِ اُحد بھی آپ کی میت کے ساتھ
پیش کرنے آپ کی وہ ایسی جرأت کو سلام

بن گئی پہلو میں اس کے آخری آرام گاہ
کرتا ہے ہر ایک زائر تیری تربت کو سلام

کر رہا ہوں پیش ساگرؔ میں عقیدت کے یہ پھول
کی ہے جتنی بار میں نے اس زیارت کو سلام

(برموقع پہلی حاضری) اسلم ساگرؔ، اسلام آباد

جس کسی کو بھی محبت حضرتِ حمزہ ؓ سے ہے
اس پہ آقا کی عنایت گنبدِ خضرا سے ہے

آپ ؓ سے اتنا قریبی تھا وہ رشتہ آپ کا
آپ ؓ کا گہرا تعلق آپ کے شجرہ سے ہے

آپ ؓ کو محسوس ہونے دی کمی نہ باپ کی
موجزن دل میں محبت آپ کی چچا سے ہے

آپ کے چچا ہیں پھر بھی آپ کے ہیں جانثار
دونوں جانب سے تقدس کس قدر رشتہ سے ہے

جو زیارت کر کے آیا آپ ﷺ کے قدس میں
پھر ملا ہے جو بھی اس کو! آپ ؓ کے صدقہ سے ہے

بات کوئی آپ کی ٹالی نہ ٹالیں گے حضور ﷺ
آپ ؓ کہہ دیں گے اگر تو کیسا ڈر عقبیٰ سے ہے

ہو گئی پھر آج ساگرؔ منقبت سے حاضری
یہ کرم بارِ دگر مجھ پر میرے آقا سے ہے

(برموقع دوسری حاضری) اسلم ساگرؔ، اسلام آباد

نبی ﷺ کے عم مکرم ، جناب حمزہ ؓ ہیں
سراپا سطوتِ محکم ، جناب حمزہ ؓ ہیں

لقب ملا ہے انہیں سیدُالشہداء کا
جہانِ حق میں معظم ، جناب حمزہ ؓ ہیں

سعادتوں میں نہیں کوئی ان کا ہم پایہ
فضیلتوں میں مقدم ، جناب حمزہ ؓ ہیں

سبق سکھا کے ابوجہل کو یہ بتلایا
فدائے نور مجسم جناب حمزہ ؓ ہیں

ملی ہے اُن کی بدولت حضور ﷺ کو تسکین
قرارِ سیدِ عالم ﷺ جناب حمزہ ؓ ہیں

بڑھا ہے اُن کی بدولت وقارِ دینِ حسن
نبی ﷺ کے دین کا پرچم جناب حمزہ ؓ ہیں

بجا ہے ناز شجاعت کو جن کی جرأت پر
وہ کوہِ عزم مجسم ، جناب حمزہ ؓ ہیں

رہے گا اُن کی عزیمت کا تذکرہ جاری
سدا بہار کا موسم ، جناب حمزہ ؓ ہیں

جہانِ کفر کے اک اک جغادری کو بجا
دکھاتے راہِ جہنم ، جناب حمزہ ؓ ہیں

حضور ﷺ اُن کی جدائی میں ہیں ملول ہوئے
بنائے گریۂ پیہم ، جناب حمزہ ؓ ہیں

کرے ہے اُن کی شہادت دلوں کو رنجیدہ
ہمیشہ رکھیں جو پُرنم ، جناب حمزہ ؓ ہیں

کرو تم ان کے وسیلہ سے من مراد طلب
ہر ایک درد کا مرہم ، جناب حمزہ ؓ ہیں

جہان مہروفا کے ابد تک مہجورؔ
امیر و قائدِ اعظم ، جناب حمزہ ؓ ہیں

سیّد عارف مہجورؔ رضوی
گجرات

فدائے جلوۂ خیر الوری ﷺ ہیں حضرتِ حمزہ رضی اللہ عنہ
امامِ اصفیاء و اتقیاء ہیں حضرتِ حمزہ رضی اللہ عنہ

نمایاں ہے مقام اُن کا فدایانِ محمد ﷺ میں
غُلامانِ نبی ﷺ کے رہ نما ہیں حضرتِ حمزہ رضی اللہ عنہ

لگایا بُت کدوں میں بے خطر توحید کا نعرہ
یگانہ اک جری مردِ خدا ہیں حضرتِ حمزہ رضی اللہ عنہ

شہادت کا ملا اعزاز راہ استقامت میں
نشان عظمت و عزم و وفا ہیں حضرتِ حمزہ رضی اللہ عنہ

رچی تھی اُن کی رگ رگ میں رسول اللہ ﷺ کی الفت
مجسمِ خلق وایثار و سخا ہیں حضرتِ حمزہ رضی اللہ عنہ

نزول رحمتِ حق دامنِ احد میں ہے ہر دم
یہاں عمِ رسول مجتبیٰ ﷺ ہیں حضرتِ حمزہ رضی اللہ عنہ

لگائے کیسے اندازہ کوئی اُن کی جلالت کا
عیاں شانِ جلالِ کبریا ہیں حضرتِ حمزہ رضی اللہ عنہ

یہاں پر آتے ہیں زائر جہاں کے کونے کونے سے
کرم ، بخشش ، عطاء کی انتہا ہیں حضرتِ حمزہ رضی اللہ عنہ

کروں کیسے بیاں فیض الامیں اُن کے مناقب میں
دیارِ عشق کا روشن دیا ہیں حضرتِ حمزہ رضی اللہ عنہ

صاحبزادہ فیض الامین فاروقی سیالوی (ایم۔اے)
مونیاں شریف (گجرات)

مزارِ پُرانوار سیّدالشہداء سیدنا حمزۃ رضی اللہ عنہ

رسول پاک ﷺ کی ہیں جان ، حضرتِ حمزہ ؓ
بہادری کی ہیں پہچان ، حضرتِ حمزہ ؓ

گھٹا تھی کفر کی چاروں طرف تھے منکر دیں
تھے اُن میں صاحبِ ایمان ، حضرتِ حمزہ ؓ

انہی کے دم سے بندھی تھی حضور ﷺ کی ڈھارس
ہوئے جو فارسِ میدان ، حضرتِ حمزہ ؓ

بھتیجا دستِ خدا خود نبی ﷺ کے تھے بازو
ہیں رن میں صاحبِ ذیشان ، حضرتِ حمزہ ؓ

نقوشِ خون سے گاڑھے ہیں خاکِ طیبہ پر
بنے ہیں فخرِ سلیمان ، حضرتِ حمزہ ؓ

شہید و شاہد و مشہور جب احد میں ہوئے
بنے خدا کے یوں مہمان ، حضرتِ حمزہ ؓ

نبی ﷺ کے ساتھ میں جاتا احد سے خیبر تک
گئے ہیں لے کے یہ ارمان ، حضرتِ حمزہ ؓ

اٹھائے رنج و الم تھے بہت پیمبر ﷺ نے
تھے ان کے درد کا درمان ، حضرتِ حمزہ ؓ

ملے سخن کو تیرے "فائزہ" جلا ہر دم
بہ حقِ شاہِ شہیدان ، حضرتِ حمزہ ؓ

ڈاکٹر فائزہ زہرا مرزا
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ فارسی
جامعہ کراچی

آپ ہیں دیں کے نگہبان جنابِ حمزہ ؓ
ہے اٹل اپنا یہ ایقان جنابِ حمزہ ؓ

ناز کرتی ہے تواریخ شجاعت یہ ہنوز
قابلِ رشک ہے یہ شان جنابِ حمزہ ؓ

جس جگہ نوش کیا جامِ شہادت بے خوف
ہے شفق زار وہ میدان جنابِ حمزہ ؓ

انتہا ہے یہ محمد ﷺ سے وفاداری کی
کر گئے جان بھی قربان جنابِ حمزہ ؓ

دل میں قندیل عقیدت ہی رہے گی روشن
ہے جسے آپ کا عرفان جنابِ حمزہ ؓ

بن گئی شمع رسالت کے لئے اک فانوس
جب اٹھا کفر کا طوفان جنابِ حمزہ ؓ

خواب ہی میں کبھی دیدار میسر ہو مجھے
ہے مرے دل کا یہ ارمان جنابِ حمزہ ؓ

ماری اس زور سے بوجہل کے چہرہ پہ کماں
قوتِ کفر تھی حیران جنابِ حمزہ ؓ

بزمِ ہستی میں ہمیشہ ہی رہے گا چرچا
ہے یہ الطافؔ کا ایمان جنابِ حمزہ ؓ

الطاف انصاری
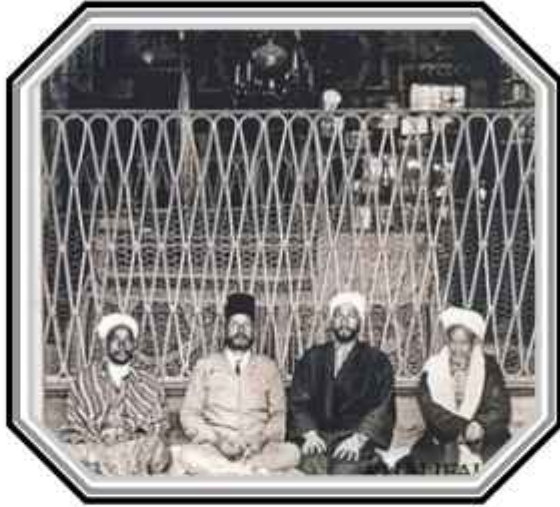
سیدنا حمزہ ؓ کے مزارِ مبارک کی سال 1904ء کی نادر تصویر و نایاب منظر

مجھ سے کس طرح بیاں شان ہو حضرت حمزہ ؓ
کُل شہیدوں میں وہ ذیشان ہو حضرت حمزہ ؓ

آپ کے دم سے بڑھی شوکتِ اسلام شہا
باعث قوت ایمان ہو حضرت حمزہ ؓ

شیر ہو بیشۂ اسلام کے اے عمِ حضور ﷺ!
دینِ حق کے وہ نگہبان ہو حضرت حمزہ ؓ

آپ کو بخشا گیا سیدُالشہداء کا لقب
دین پہ اس طرح قربان ہو حضرت حمزہ ؓ

رن میں لپکے تو صفِ اعداء میں کہرام مچا
شیر حق ، ضیغم رحمٰن ہو حضرت حمزہ ؓ

شاہ کونین ﷺ سے یوں کر گئے تکمیلِ وفا
جان سے آقا ﷺ پہ قربان ہو حضرت حمزہ ؓ

آپ پر کیوں نہ کرے ناز شجاعت مولا!
بالیقیں شاہِ شہیدان ہو حضرت حمزہ ؓ

وہ بھی سو جان سے قرباں ہو شہ کوثر ﷺ پر
جس کو بھی آپ کا عرفان ہو حضرت حمزہ ؓ

آپ کے اسوۂ حسنہ پہ مشاہدؔ بھی چلے
آپ کا بڑھتا یہ ایقان ہو حضرت حمزہ ؓ

ڈاکٹر محمد حسین مشاہدؔ

سیدنا حمزۃ ؓ کے مزارِ مبارک اور مسجد کی قدیم ترین تصویر
اطراف میں زائرین خیمہ زن ہوا کرتے تھے

وہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شیرِ خدا ، وہ شیر رسولِ ﷺ مطلبی
سردارِ شہیداں جس کا لقب وہ بطلِ عظیم اور عم نبی ﷺ

وہ جس کی شجاعت اور غیرت مشہور ہے سارے عالم میں
اسلام میں جس کی جرأت اور اخلاص و وفا کی دھوم مچی

شیطان پہ لرزہ طاری ہوا ، جب جوش میں آیا شیرِ خدا
اصنام پرستوں پر اُس دن ، اسلام کو بھاری فتح ہوئی

اسلام میں داخل ہوتے ہی ، چیلنج کیا ہر باطل کو
اس دین کے آگے سینہ سپر ، ہر لمحہ رہا وہ مرد جری

ہاں بڑھ کے نکالی آپ رضی اللہ عنہ نے ہی ، بوجہل کی ساری طرّاری
جب شانِ رسالت ﷺ میں اس نے ، کی حد سے زیادہ بے ادبی

اک وقت وہ دیکھا بدر نے بھی ، تلوار ہے دونوں ہاتھوں میں
یوں دادِ شجاعت دیتا ہوا ، بڑھتا ہے وہاں وہ شیرِ نبی ﷺ

دامانِ احد میں بھی کتنے ، کفار گرائے میداں میں
پھر جامِ شہادت نوش کیا اور دُور کی اپنی تشنہ لبی

اس مردِ خدا کی جانبازی ، مرقوم ہے ارض طیبہ پر
کس شان سے خونِ بسمل سے ، مقتل کی زمیں گلرنگ ہوئی

شیدائے نبی ﷺ کے قدموں میں ، میں آ کے وآلی جو ٹھہرا ہوں
اے کاش ذرا بھی مل جائے وہ صدق و وفا ، وہ عشق نبی ﷺ

مولانا وآلی اللہ ولی عظیم آبادی

السلامُ علیکَ یا سیدنا حمزۃ رضی اللہ عنہ
السلامُ علیکَ یا أسدُ اللہ و أسدُ رسولہِ ﷺ

حامل اُلفت محبوبِ خدا ہیں حمزہ ؓ
اوّلین ناظمِ بزمِ شہدا ہیں حمزہ ؓ

جان تو دے دی پیمبر کو بچانے کے لیے
کون کہتا ہے پیمبر سے جدا ہیں حمزہ ؓ

کیوں کسی نور کے سورج سے تقابل کیجیے
اک الگ نیرِ گردونِ وفا ہیں حمزہ ؓ

ان کے ہوتے نہ پیمبر نے اٹھائی زحمت
مثلِ عمران ، پیمبر پہ فدا ہیں حمزہ ؓ

اس لیے اُن ؓ کی فضیلت کے نبی تھے قائل
وہ سمجھتے تھے کہ خالق کی عطا ہیں حمزہ ؓ

یہی اسلام کے آغاز میں آتا ہے نظر
سازِ حق سیّدِ بطحا ہیں صدا ہیں حمزہ ؓ

والیٔ شام کی مادر نے پیا اُن ؓ کا لہو
شامل سرخیِ خونِ شہدا ہیں حمزہ ؓ

کیوں نہ اختر کے بہیں ان کی وفا پر آنسو
جبکہ من جملہ اربابِ وفا ہیں حمزہ ؓ

اختر ہاشمی

مزارِ مبارک و مسجد سیدنا حمزہ ؓ (تصویر سال 1904ء)
دونوں قبہ جات واضح نظر آ رہے ہیں

تسخیر فنا حمزہ رضی اللہ عنہ ، تعمیر بقا حمزہ رضی اللہ عنہ
قرطاس شجاعت پر تحریر وفا حمزہ رضی اللہ عنہ

یوں بدر کی وادی میں کفار کو للکارا
باطل کو ڈراتی ہے اب بھی وہ نداء حمزہ رضی اللہ عنہ

سرکار نے بخشا تھا پرچم جو قیادت کا
لہراتا ہے عالم میں اب بھی وہ لواء حمزہ رضی اللہ عنہ

کیا شان تمہاری ہے کیا رعب تمہارا ہے
سرکارِ دوعالم ﷺ کے محبوب چچا حمزہ رضی اللہ عنہ

بے باک تری ہستی غیور تری فطرت
جانباز ہے دل تیرا اے شیرِ خدا حمزہ رضی اللہ عنہ

سرداری تمہیں حاصل ہے سارے شہیدوں کی
یوں حق کی حفاظت میں کی جانِ فدا حمزہ رضی اللہ عنہ

احسان نہ بھولے گا میدان احد تیرا
ہے اس کی شب جاں میں اب تیری ضیا حمزہ رضی اللہ عنہ

جو وقت گذارا ہے سرکار ﷺ کی قربت میں
دارین میں کیا شئے ہے اب اس سے سوا حمزہ رضی اللہ عنہ

کونین منور ہے سیرت کی تجلی سے
اے زیب سخا حمزہ رضی اللہ عنہ اے کانِ حیا حمزہ رضی اللہ عنہ

شاہد ہے ترا روضہ ، سرکار ﷺ کے آنے کا
خود آ کے شہ عالم ﷺ دیتے تھے دعا حمزہ رضی اللہ عنہ

اسلام کے دشمن پر طاری ہے تری ہیبت
کردار و عمل تیرا باطل کی قضا حمزہ رضی اللہ عنہ

تم شمع نبوت ﷺ کے پروانوں کے قائد ہو
قدموں میں جھکے ہیں سب اربابِ رضا حمزہ رضی اللہ عنہ

خورشید نبوت سے آئی ہے چمک تجھ میں
مدھم نہ کبھی ہو گا اب تیرا دیا حمزہ رضی اللہ عنہ

ہر دشمنِ ملت پر غالب ہو فریدؔی بھی
پہنایئے اب اس کو نصرت کی عبا حمزہ رضی اللہ عنہ

محمد سلمان رضا فریدؔی صدیقی مصباحی

کیا بتاؤں کیا ہیں حضرت حمزہ ؓ ابنِ مطلب
سیّدُ الشہدا ہیں حضرت حمزہ ؓ ابنِ مطلب

نور ہیں سرکار دوعالم ﷺ مجسم نور ہیں
نور کا ہالہ ہیں حضرت حمزہ ؓ ابن مطلب

بارگاہِ سیّد والا ﷺ میں ہو کر باریاب
جلوہ ہی جلوہ ہیں حضرت حمزہ ؓ ابنِ مطلب

نکہتوں کی بارشیں ہوتی ہیں جس سے چار سو
وہ گلِ رعنا ہیں حضرت حمزہ ؓ ابنِ مطلب

آسماں بھی جس کی رفعت پر ہے نازاں آج تک
وہ قدِ بالا ہیں حضرت حمزہ ؓ ابنِ مطلب

اب بھی ہے جو اہل ایماں کی نگاہوں کی چمک
وہ دُرِّ یکتا ہیں حضرت حمزہ ؓ ابنِ مطلب

اہلِ دل اہلِ نظر اہلِ محبت کے لیے
آنکھ کا تارا ہیں حضرت حمزہ ؓ ابنِ مطلب

میں بھی ہوں یامینؔ اُن کی مدح میں رطبُ اللسان
ہیں بہت اعلیٰ ہیں حضرت حمزہ ؓ ابنِ مطلب

محمد یامینؔ وارثی

ریاضِ ملتِ بیضا کے پھول ہیں حمزہ ؓ
رضائی بھائی ہیں عمِ رسول ﷺ ہیں حمزہ ؓ

مرے نبی ﷺ نے خدا کا اُسد کہا ہے انہیں
مرے نبی ﷺ نے نبی ﷺ کا اُسد کہا ہے انہیں

ہمیشہ چاہا کہ فتحِ مبین کو دیکھیں
نبی ﷺ سے کہہ کے جو روح الامین کو دیکھیں

وہی بنے تھے علمدارِ غزوۂ اَبوا
بھلائیں کیسے مسلماں وہ سریۂ حمزہ ؓ

جنھوں نے بدر میں عتبہ کو ڈھیر کر ڈالا
ہلاک کر دیا اسود کو مار کر بھالا

لگائے رکھتے تھے دستار میں جو اک کلغی
عدو کی فوج تو بس اس سے کانپ جاتی تھی

شہید احد ہیں اور بدر کے وہ غازی ہیں
جوان مردوں کے قائد جری حجازی ہیں

نبی ﷺ نے جس گھڑی حمزہ ؓ کی نعش کو دیکھا
بہا کے آنسو کہا حمزہ سیدُالشہداء

نبی ﷺ نے ان کو ہی فرمایا سیدُالشہداء
انہیں رسول ﷺ نے کتنا بڑا دیا رتبہ

وہ جن کے نام کی برکت سے سرفرازی ہے
وہ جن کا ذکر شہیدوں میں امتیازی ہے

وہ جن کے ذکر سے خوشیاں وصول ہوتی ہیں
احد کے پاس دعائیں قبول ہوتی ہیں

نبی ﷺ کا ناز ، شہادت کی آبرو حمزہ ؓ
سلگتے صحرا میں پیاسوں کو آبجو حمزہ ؓ

خدا را خاص کرم ہم پہ عام ہو جائے
ہمارے سارے مصائب کی شام ہو جائے

کبھی تو دیکھنا ، تُو کامیاب آئے گا
مزار حمزہ ؓ سے نشترؔ جواب آئے گا

ڈاکٹر مبشر احمد نشتر

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سیدُ الشہداء
کاشف الکرب ہیں بفضلِ خدا

جملہ اصحاب یوں تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے
صاحب رُشد ہیں نجومِ ہدٰی

دودھ بھائی ہیں اور عمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
شان ہے آپ رضی اللہ عنہ کی یہ سب سے جُدا

ہے لقب آپ رضی اللہ عنہ کا جو اسدُ اللہ
یہ بھی رُتبہ ہے ارفع و اعلیٰ

قبرِ انور ہی بس نہیں جنت
اُحد سارا ہے جنت الماویٰ

خاک بوسی کا شرف ہم کو ملا
شکر کتنا کریں ترا مولا

بھیک مل جائے در پہ حاضر ہے
فخرؔ ادنیٰ گدائے کوئے شما

(حضرت خواجہ غلام فخر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ)

8

باب ہشتم

- ☆ کتاب ھذا پر منثور تاثرات وقطعاتِ تاریخ
- ☆ دُعائے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ / دُعائے سید جعفر حسن البرزنجی
- ☆ کتابیات
- ☆ داستانِ امیر حمزہ پر اہم وضاحت
- ☆ کلماتِ شکر
- ☆ اختتام مع درود نسب شریف
- ☆ 2016ء میں شائع ہونے والی کتب

پروفیسر ڈاکٹر محمد حسین آزاد القادری

پرنسپل، گورنمنٹ ولایت حسین کالج، ملتان صوبہ پنجاب

حوالہ نمبر ______ تاریخ 18-8-2016

سیدُ الشہداء پر تحریر کی سعادت

سیدُ الشہداء حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کے شیر، عبدالمطلب کی اولاد میں سب سے زیادہ بہادر، قریش کے سردار اور اسلام کا وقار تھے۔ آپ ﷺ کے چچا بھی تھے اور آپ ﷺ کے رضاعی بھائی بھی تھے اور آپ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ اسلام لانے کا سبب بھی آپ ﷺ سے محبت کا ہی نتیجہ تھا۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے علم میں جب یہ بات آئی کہ ابو جہل نے ان کے بھتیجے کی شان میں گستاخی کی ہے اور آپ کو ایذا دی ہے تو آپ غضبناک ہو کر ابو جہل کے سر پر پہنچے اور پوری قوت سے کمان مار کر اس کا سر پھوڑ دیا اور وہیں علان کیا کہ جو محمد ﷺ کا دین ہے وہی میرا دین ہے۔ جو محمد ﷺ فرماتے ہیں وہی میں کہتا ہوں۔

اے ابو جہل! تم سے زیادہ بے عقل اور بے وقوف کون ہوگا جو خدا کو چھوڑ کر پتھر کے ٹکڑوں کو پوجتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

یہ کہہ کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ دارارقم پہنچے اور بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہو کر حلقہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو اس قدر شرف قبولیت نصیب ہوا کہ حضرت جبریل علیہ السلام یہ آیت لے کر آنحضور ﷺ کے پاس آئے۔

أو من كان ميتا فاحييناه وجعلنا له
نورا يمشي به في الناس (الانعام)

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور آنحضور ﷺ کے ساتھ شدید محبت اور اخلاص کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے امر کر دیا۔ آپ کے وجود مسعود سے اسلام کی تحریک کو تقویت ملی دارارقم کی اوّلین تربیتی درسگاہ نے 6 جرنیل پیدا کئے لیکن ان سب میں جو مقام اور مرتبہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے پایا کسی اور کو نصیب نہ ہوا۔

جتنا عرصہ مکہ میں گزارا، قریش مکہ آپ کی وجاہت وجلالت سے خائف رہے۔ جب مدینہ پہنچے تو اسلام کا پہلا علم آنحضور ﷺ نے آپ کو عطا فرمایا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہی وہ پہلے جرنیل ہیں جنھوں نے اللہ کی راہ میں نکلنے والے پہلے اسلامی دستے کی قیادت فرمائی۔

غزوہ بنی قینقاع میں پرچم اسلام آپ کے ہاتھ میں تھا غزوہ بدر میں نگاہِ نبوت نے سب سے پہلے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا اور اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبید بن حارث رضی اللہ عنہ کو مبارزت کیلئے طلب فرمایا۔

غزوہ احد میں آپ کی شجاعت کے کمال پر عالم ملکوت کے فرشتے بھی ورطہ حیرت میں تھے۔ آپ کے دونوں ہاتھوں میں تلوار تھی۔ تلوار بھی ایسی کہ مجاہدین کو اُسے اٹھانے کی ہمت نہ ہوتی۔

دونوں ہاتھوں سے تلوار چلانے والے کی زبان پر یہ الفاظ تھے کہ میں اللہ کا شیر ہوں اللہ کے اس شیر نے اس دلیری سے دشمنوں کے سر کاٹے کہ احد کا میدان اس پر ناز کرنے لگا اور کفار مکہ آپ سے کنی کترانے لگے یہاں تک کہ ان کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اس دوران پہاڑی کی اوٹ میں گھات لگائے وحشی نے اپنا حربہ تاک کر پھینکا جو

آپ کی ناف کے آر پار ہو گیا۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا یہ شیر شہید ہو گیا۔

احد کے اس شہید نے نہ صرف اللہ کے حبیب حضرت محمد ﷺ کو مغموم کیا بلکہ مدینہ الرسول ﷺ کے ہر فرد کو سوگوار کر گیا۔ اللہ کے محبوب نبی ﷺ ان کے جسد اقدس کو اشکبار آنکھوں سے دیکھ رہے تھے اور زبان پر یہ الفاظ جاری تھے کہ کوئی نہیں جو اللہ کے اس شیر پر رونے والا ہو۔

حضرت سعد بن معاذ ؓ نے جب یہ سنا تو اپنے قبیلہ کی خواتین کو آپ ؓ پر نوحہ کرنے کیلئے بھیج دیا۔ اللہ کے ہاں قبیلہ انصار کی عورتوں کا یہ عمل اتنا مقبول ہوا کہ آج تک انصاری خواتین اپنے مرنے والے عزیز و اقارب کی وفات پر آنسو بہانے سے پہلے سید الشہداء کیلئے آنسو بہاتی ہیں۔

عہد نبوی ﷺ کے یہ واحد شہید ہیں جن کہ جسد اقدس پر رسول ﷺ نے 70 بار نماز جنازہ ادا کی۔ شہداء احد میں سب سے پہلے آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اس کے بعد ہر شہید کو لایا جاتا اور آپ ؓ کے پہلو میں رکھ کر نماز جنازہ پڑھائی جاتی۔ اس طرح ستر شہداء کے ساتھ ہر بار آپ ﷺ نے آپ ؓ کی نماز جنازہ ادا کی۔

اسی عالم اور اسی حالت میں آپ کو ایک چادر میں لحد میں اتار دیا گیا۔ سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے رہتے اور پاؤں ڈھانپتے تو سر مبارک ننگا رہتا۔ بالآخر پاؤں کو پتوں سے ڈھانپ دیا گیا۔

دفن کرنے کے بعد آنحضور ﷺ نے آپ کی قبر مبارک پر خطبہ دیا۔ آپ کے اوصاف بیان کیے اور یہ عمل آپ ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں جاری رکھا۔ بلکہ کئی بار منبر بچھا کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہ سنت اولیاء اللہ کے مزارات پر عرس کی صورت میں آج بھی زندہ ہے۔

سید الشہداء حضرت حمزہ ؓ اپنی زندگی میں بھی بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں خطا کاروں کی سفارش کرتے تھے اور آج اپنی لحد میں بھی یہ عمل جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ وہ صاحب قبر ہیں جوان کی قبر پر آکر سلام کرے یہ ان کے سلام کا جواب دیں گے۔

افتخار احمد حافظ قادری نے بارگاہ سید الشہداء کئی بار حاضری دی ہے ان کی حاضری کو شرف قبولیت عطا ہوا ہے اس عطا کے نتیجہ میں انہوں نے آپ کے احوال و آثار اور حیات طیبہ پر لکھنے کی جسارت کی ہے۔ ورنہ اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کے اس شیر پر قلم اٹھانے کا کس کو یارا ہے۔

برادرِ طریقت افتخار احمد قادری کو یہ شرف نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کی کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ انہوں نے کئی اور کتابیں بھی تالیف کی ہیں جن میں درود شرف کی تدوین پر مشتمل انسائیکلوپیڈیا بالخصوص آپ کی قابل تحسین کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید ہمت اور استقامت عطا فرمائے۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر محمد حسین آزاد القادری

محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ، لاہور، پنجاب

حوالہ نمبر ______ تاریخ 21-08-2016

رحمت حق بہانہ، می جوید، بہانمی جوید؟

محترم المقام الحاج افتخار احمد حافظ قادری مدظلہ، ان خوش نصیب اہل علم وقلم سے ہیں جو محبت اہلِ بیت سے سرشار ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کی متعدد کتب اسی موضوع سے شادکام ہیں، آپ سیاحِ ممالک اسلامیہ ہیں، بکثرت اولیائے کرام کے مزارات نہ صرف حاضری کی سعادت سے مشرف ہوئے بلکہ ان عالی مرتبت ہستیوں کے مزارات کی نہایت خوبصورت جدید وقدیم تصاویر کے البم سے متعدد کتب آراستہ کر کے محبانِ اولیاء کے قلوب واذہان کے لئے سکون واطمینان کا سامان مہیا کر دیا۔

موصوف کو کئی بار حجاز مقدس، حرمین شریفین، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، حج وعمرہ زیارت مصطفےٰ ﷺ کی نعمت عظمیٰ نصیب ہوئی۔ بغداد شریف، شام، مصر، ترکی، اُردن، ازبکستان، مراکش وغیرہ اسلامی ممالک کی سیاحتی بھی کی اور ان تمام اسفار کو کتابی صورت میں شائع کرنے کا شرف پایا۔ آپ کے قلم میں اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت رکھی جو کتاب لکھی اشاعت سے آراستہ ہوئی۔

پیشِ نظر تصنیفِ لطیف سید الشہداء حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے احوال پر مشتمل ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ نبی کریم ﷺ کے عمِ محترم، جو آپ ﷺ کے رضاعی بھائی بھی ہیں، ان کا شمار "السابقون الاولون من المهاجرين و الانصار" میں ہوتا ہے آپ اولین اکابرِ اسلام میں شامل ہیں ہجرت کی سعادت سے بہرہ ور ہیں

غزوہ بدر میں سب سے پہلے آپ ہی میدانِ کارزار میں نکلے اور دیکھتے ہی دیکھتے اپنے مدمقابل کو جہنم رسید کر دیا، غزوہ احد میں بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے شہادت عظمیٰ سے سرفراز ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ و پائندہ ہو گئے۔

امیر المومنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے تین دن قبل زمرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور پھر نعروں کی گونج میں کھلم کھلا بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ آپ کے تمام تر سنہری کارناموں سے آگاہی کے لئے محترم جناب الحاج افتخار احمد حافظ قادری نے ایسی تحقیقی، شاہکار اور تاریخی کتاب تصنیف فرمائی ہے جو ہمیشہ ان کی حسنات میں اضافہ کا باعث اور قارئین کے ایمان وایقان کے استحکام کا سبب ثابت ہوگی۔

راقم الحروف، موصوف کی خدمت میں تہ دل سے ھدیہ تبریک وتحسین پیش کرتا ہوا، دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قلمی خدمات کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے اور تاحیات ایسے سنہرے کارناموں سے اہل محبت کو نوازتے رہیں۔

امین ثم امین بجاہ رحمة للعالمین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و صحبہ و بارک وسلم

فقط یکے از غلامان مصطفےٰ ﷺ

محمد منشا تابش قصوری۔ مرید کے

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔ پاکستان

الزاوية القادريه

ملک محبوب الرسول قادری

چیئرمین۔انٹرنیشنل غوثیہ فورم۔جوہرآباد۔پنجاب

حوالہ نمبر ______ تاریخ 22-8-2016

مصنف کتب زیارات مقدسہ عالی مرتبت

جناب افتخار احمد حافظ قادری شاذلی حفظہ اللہ کی تازہ کتاب کا خیر مقدم

عہد زوال میں گرامی قدر افتخار احمد حافظ قادری شاذلی زید مجدہ جیسے اصحاب فکر وفن کا وجود قوموں کے لئے اللہ کا انعام ہوتا ہے وہ بیک وقت اپنے زمانے اور آئندہ نسلوں کے محسن ہوتے ہیں۔دیانت داری کے ساتھ تاریخ کو مرتب کر کے محفوظ کرنا ہر کسی کے بس کا کام نہیں یہ اللہ کریم کی خاص توفیق کا مرہونِ منت ہوتا ہے۔

صاحب بصیرت وصلاحیت رفیقِ محترم کے تمام کام منفرد، جامع ،نہایت کارآمد اور انتہائی اہم ہیں۔انہیں قومی زبان اردو کے علاوہ عربی،فارسی اور انگریزی پر عبور حاصل ہے ان زبانوں میں وہ صرف لکھ اور پڑھ ہی نہیں سکتے بلکہ لسانیات کے باب میں ان زبانوں کے ادب پر اُن کی گہری نظر بھی ہے بالخصوص عرب ثقافت کو تو انہوں نے بہت قریب سے دیکھا ہے ماشاء اللہ وہ قادری ہیں اور شاذلی ہیں اسی وجہ سے حضور پرنور سید غوث العالمین غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی ؓ کے ساتھ ان کی محبت ونسبت بامِ عروج پر ہے۔

آپ تحقیق کی دنیا کے باسی ہیں،سُنی سنائی پر یقین نہیں رکھتے۔محترمی افتخار احمد حافظ قادری شاذلی اصل ماخذ تک پہنچ کر حوالہ کی تسلی کرتے ہیں اور پھر اس کو اپنی

تحریر کا حصہ بناتے ہیں۔حافظ صاحب نے اپنے اسلاف کی مشکل روش ہی کو اختیار کر رکھا ہے۔ان کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ حوالہ جات کے ذریعے سے اپنے موضوع کو نبھاتے ہیں اور اس کے ساتھ متعلقہ مقامات کی نہایت اعلیٰ معیار کے ساتھ صاف ستھری منتخب تصاویر بھی شائع کر دیتے ہیں جو ان کی کتاب کی اہمیت و افادیت اور حیثیت میں نہ صرف اضافہ کرتی ہیں بلکہ اس کی اہمیت دو کو آتشہ بنا دیتی ہیں۔حافظ صاحب کی تمام کتابیں اس خصوصیت کی حامل ہیں۔

اس مرتبہ اُنہوں نے جناب عم رسول اللہ سید الشہداء حضرت سیدنا حمزہ ؓ کے احوال وآثار اور فضائل ومناقب کو نہایت اُحسن انداز سے مرتب فرمایا ہے جو اس عہد کے قلمکاروں کا بھرم برقرار رکھنے کے لئے بہت کافی ہے انہوں نے جس انداز میں عناوین ترتیب دیئے ہیں میں برملا کہہ سکتا ہوں کہ ان کا یہ کام ہمارے سوانحی ادب میں ایک خوبصورت اضافہ ثابت ہوگا۔

میرے لئے یہ امر کسی اعزاز سے کم نہیں کہ میں مکرمی حافظ صاحب کی کتاب اور پھر کتاب بھی محبوب حبیب کبریا ﷺ جناب حضرت حمزہ ؓ کے حوالے سے چند شکستہ الفاظ پیش کروں۔ان کے اس ارشاد کو میں حافظ صاحب کی طرف سے خودنوازی کی عمدہ مثال خیال کرتا ہوں ان کی اس تازہ کاوش کا خیر مقدم کرتے ہوئے میری دعا ہے کہ رب کریم ان کی اس سعی کو خلعت قبولیت سے نوازے اور ہم سب کو ان کے فیوض وبرکات سے استفادہ کی توفیق بخشے۔آمین۔

والسلام

غبار راہ حجاز

ملک محبوب الرسول قادری

چیئرمین۔انٹرنیشنل غوثیہ فورم

پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی

ایم اے عربی، تاریخ، اسلامیات (گولڈ میڈلسٹ) ایم او ایل، پی ایچ ڈی
پرنسپل گورنمنٹ مولانا ظفر علی خان ڈگری کالج، وزیر آباد

حوالہ نمبر ______ تاریخ 23-8-2016

دنیائے قرطاس وقلم کا "ابنِ بطوطہ"

فخر علماء حافظ افتخار احمد قادری شاذلی دام اقبالہ کی کتاب سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ باعثِ لذت افکار نو ثابت ہوئی ہے۔ حضرت صاحب اس بار ایک نئے رنگ و آہنگ سے اس کتاب کی صورت میں نمایاں ہوئے ہیں۔ کتاب اس لحاظ سے نیا پن اور انوکھا پن ظاہر کرتی ہے کہ دنیائے علم وفن آج تک ایسی علمی کاوش سے محروم تھی اور راقم کی تشنگی بھی برقرار تھی۔

راقم نے دوران تحقیق و تدقیق دنیا کی کئی لائبریریوں کو کھنگالا مگر کوئی ایسی کتاب نظر سے نہ گزری جس میں نبی مکرم، شفیع معظم، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب چچا محترم سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی زندگی کے حالات و واقعات اور اُن سے وابستہ متعلقات کو ایک خاص ترتیب سے سانچہ تالیف میں ڈھالا گیا ہو۔ مؤلف محترم حضرت حافظ افتخار احمد اپنی اس کاوش میں بڑی حد تک اپنے موضوع سے انصاف کرنے میں کامیاب وکامران ٹھہرے ہیں۔

شعور وآگہی نے دی بزرگی وقت سے پہلے
کتابوں نے کئی صدیوں کا تحفہ دے دیا مجھ کو

اس کتاب سے قبل بھی حضرت صاحب مختلف موضوعات پر دنیائے قرطاس وقلم کو سیاحت کے مختلف رنگوں سے روشناس کروا چکے ہیں اسی لئے میں انہیں بزم

اہلسنت کا "ابن بطوطہ" کہتا ہوں۔ دنیا کے مختلف حصوں میں موجود مزارات انبیاء اور مزاراتِ اولیاء کی تلاش، زیارت اور تاریخ شناسی کے مراحل پہلے خود طے کرنا اور پھر انہیں قارئین تک منتقل کرنا حضرت صاحب کا ہی خاصہ ہے۔

لوگوں کو جدید پیرائے میں آگہی دینا ایسے شواہد میں جو حافظ افتخار احمد قادری صاحب کو دوسرے مؤلفین سے ممتاز کرتے ہیں۔ ان کا طرزِ نگارش بھی نرالہ اور انوکھا ہے شاید اسی لئے الیکٹرانک میڈیا کے عروج کے دور میں جب پرنٹ میڈیا پستی کا شکار ہے آپ کی کتابیں اہل علم وفن سے داد پا رہی ہیں اور ہر اہم لائبریری کا لازمی حصہ بنتی جا رہی ہیں۔

انٹرنیٹ کی غلاظتوں میں لتھڑے اذہان روحانی بالیدگی کے لئے آپ کی لکھی کتابوں کی طرف رجوع کر رہے ہیں اور مطالعے کی دنیا کے سفیر بن رہے ہیں۔

میری دعا ہے کہ حضرت حافظ افتخار احمد قادری تالیف و تدقیق کے ان مراحل سے گزرتے رہیں لوگوں کی علمی پیاس بجھاتے رہیں انشاء اللہ ان کی تالیفات ان کے لئے جنت کی راہیں متعین کریں گی آخر میں اپنے دوست پروفیسر ارشد بخاری کے دو اشعار ان کی نذر کر رہا ہوں۔

کیا عجب کام کیا قوم کا رُخ موڑ دیا
اس نے انصاف کیا اور قلم توڑ دیا
پھر سے قاری نے کتابوں کا زمانہ دیکھا
اس نے افکار کو انوار سے پھر جوڑ دیا

پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی

محمد جی اے حق چشتی

(ر) ریسرچ سکالر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

خطیب درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

حوالہ نمبر ______ تاریخ 24-8-2016

شیر عرب

برادر مکرم جناب افتخار احمد حافظ قادری علمی افق پر چمکتا ہوا ستارہ ہیں انہوں نے کئی کتابیں تالیف فرمائیں اور اہل علم نے ان کی قدر شناسی فرمائی۔ زیرِ نظر کتاب سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا حسین تذکرہ ہے۔ آپ سیدِ کُل ختم رُسل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں صرف چچا نہیں بلکہ جان نثار چچا محترم ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا تو مشرکین عرب کے سر جھک گئے چہرے لٹک گئے آپ ''شیر عرب'' کہلاتے تھے۔

ان کی عظمتوں کو سمجھنے کے لئے اتنی بات بھی کافی ہوگی کہ جو شخص آپ کی قبر انور پر حاضر ہو کر فاتحہ خوانی کرے اور ان کی خدمت عالیہ میں اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی رؤف رحیم ﷺ کا واسطہ دیکر دعا کرے تو اللہ تعالیٰ ان کی نسبت سے اس شخص کی دعا قبول فرماتا ہے۔

اسی طرح جو شخص افضل الخلق حضرت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ عزوجاں میں حاضری کا شرف عظیم پائے، صلوۃ وسلام عرض کر کے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حضرت سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ دے کر دعا کرے تو اللہ جل شانہ اس کی دعا رد نہیں فرماتا نہ صرف یہ کہ دعا قبول ہوتی ہے بلکہ وہ شخص خود بھی بارگاہ

رسالت مآب ﷺ میں درجہ قبولیت پاتا ہے اور اس سے بڑھ کر کسی مسلمان کے دل میں کوئی تمنا نہیں ہوتی۔

محترم حافظ قادری صاحب خوش نصیب ہیں کہ خدائے عزوجل نے انہیں ایسے کام کیلئے منتخب کر لیا ہے جو صرف اس کے فضل و کرم سے حاصل ہوتا ہے۔

فقط

محمد جی اے حق چشتی

خطیب درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

آن رسولِ حق ﷺ که خیرُالناس بود
عمِ پاکش حمزہ رضی اللہ عنہ و عباس رضی اللہ عنہ بود

رسول اللہ ﷺ ہی سب سے بہترین شخصیت ہیں اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاک وطاہر چچا ہیں۔

[پندنامہ، حضرت فرید الدین عطار نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ]

ڈاکٹر محمد ساجد نظامی

خانقاہ معلی حضرت مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ مکھڈی / مکھڈ شریف (اٹک)

حوالہ نمبر ______ تاریخ 24-08-2016

مدینے والے کا محبوب

استادِ مکرم ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر صاحب ''قندیل سلیماں'' کے شمارہ 5 میں ''ملفوظاتِ نذر صابری'' کے عنوان سے حاضری حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''میں میدان احد میں تھا فون کیا (نذر صابری کو) کہ میں سید الشہداء کے مزارِ اقدس کے پائنتی کی طرف کھڑا ہوں۔ آپ سلام پیش کریں اور میرے لیے دعا بھی کریں۔''

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا نامِ نامی سن کر رو پڑے۔ دس منٹ تک اونچی آواز سے روتے رہے۔ میں ان کی آنکھوں سے گرتے ہوئے وہ گوہر ہائے آبدار تو نہ دیکھ سکا مگر انہیں اپنے سینہ دل پر گرتے ہوئے محسوس ضرور کیا۔ خاصی دیر بعد گویا ہوئے۔ کیا فون پر موجود ہو؟ عرض کیا! سن رہا ہوں۔ فرمایا

''اگر میں حجاز مقدس آ سکتا تو صرف اُحد کی زیارت کرتا۔ خدا کا محبوب ''**مدینے**'' میں ہے اور مدینے والے کا محبوب ''**احد**'' میں بستا ہے۔ میں اُن کی لحد کی زیارت سے بہرہ انداز ہوتا۔ میرا حج بھی ہو جاتا اور عمرہ بھی۔

جناب افتخار احمد حافظ صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں کہ مدینے والے کے محبوب ''**سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب** رضی اللہ عنہ'' کے احوال و آثار اور مناقب پر

ایک گلدستہ سجا رہے ہیں۔ کیسی مبارک زندگی ہے اور کتنے حسین لمحات ہیں کہ وہ جن میں ایسے نفوس قدسیہ کے احوال رقم ہوتے ہیں۔

اللہ رب العزت اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جناب افتخار احمد قادری صاحب کو ایسی توفیق بار ہا عطا فرماتا رہے جس میں ہم اُن کے قلم سے لکھی تحریروں سے اپنے قلب و نظر کو جلا بخش سکیں۔

ہم ابھی ''**شانِ علی** رضی اللہ عنہ **بزبان نبی** صلی اللہ علیہ وسلم'' کے سحر میں مبتلا تھے کہ ذکرِ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے ہمیں سرشار کرنے کا حافظ صاحب نے اہتمام فرما دیا۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

محمد ساجد نظامی

خاکپائے اولیاء

خانقاہ معلی حضرت مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ مکھڈی

مکھڈ شریف (اٹک)

الزاویۃ العثمانیۃ للصلواتِ والتسلیمات

مدینۃ سیالکوٹ

حوالہ نمبر ______ تاریخ 14-09-2016

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے تصرفات کا ثمر

پروردۂ رُوحِ رومی، سراپا نور ونکہت، مکرمی ومحترمی جناب افتخار احمد حافظ قادری، تحقیقی، علمی وادبی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں، دنیوی زیب وزینت سے بے نیاز، زیورِ اسلام سے مزین وآراستہ عشق رسول ﷺ، مودتِ اہل بیت، محبت صحابہ کرام و اولیاء عظام سے سرشار، قلب و روح کے حامل ہیں۔آپ نے مختلف موضوعات پر بے شمار علمی وتحقیقی مضامین قلم کیے جو وطن عزیز سے جاری ہونے والے بے شمار مجلّات و جرائد کی زینت بن چکے ہیں۔ اس کے علاوہ درجنوں کتب زیور طباعت سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آنے کے بعد خاص وعام سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ جو آپ کے قلم گوھر بار کی معراج پر واضح اور روشن دلیل ہیں۔

حال ہی میں افتخار احمد حافظ قادری کی ایک اور شاہکار کتاب ''سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ'' جو قارئین کے ہاتھوں میں ہے، آپ کے عمیق مطالعہ، جستجو وتحقیق کا منہ بولتا ثبوت ہے مذکورہ کتاب سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب، حیات وخدمات، شمائل وخصائل، اخلاقِ حمیدہ، اوصافِ کریمانہ، شجاعت، بہادری اور جانثاری کے علاوہ آپ کی زندگی کے مختلف گوشوں کو اُجاگر و نمایاں کرتی ہے۔

مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ دامن اُردو میں فضائل و مناقب سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ پر ھنوز جتنا کام ہوا ہے۔ اس میں قبلہ حافظ صاحب کی کتاب قابل قدر و

ستائش اور نمایاں حیثیت کی حامل ہے۔ اور کیوں نہ ہو، برسوں سے آپ کو بارگاہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ میں متعدد بار حاضری کا شرف حاصل رہا جبکہ کتاب ھذا کی ابتداء بھی آپ رضی اللہ عنہ کی مرقدِ مطہر پر ہوئی۔ میں اپنے وجدان کے مطابق یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ کتاب ھذا سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ''تصرفات کا ثمر'' ہے اور آپ کی بارگاہ عالیہ میں درجہ قبولیت کی سند رکھتی ہے۔

ہماری بقا اسی میں ہے کہ ہم اپنے اسلاف کی روش کو اپنائیں۔ اُن کی عظمتِ کردار کا مطالعہ کریں تاکہ حق وباطل میں تمیز کر سکیں۔ ہماری نئی نسل تشکیک زدہ اور شیطانی وساوس کی آماجگاہ بن چکی ہے ایسے حالات میں تشکیک زدہ قلوب واذہان کو ہر قسم کی آلائش سے پاک کرنے اور مکمل طہارت کے حصول میں کتاب ''سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ'' ممدومعاون ثابت ہوگی۔

اسد اللہ واسد رسولہ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ قلوب کے لیے حیات بخش و جذبہ ایمانی میں اضافہ وروح کی سرشاری کا وسیلہ ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے قبلہ حافظ صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اُن کو عمر خضر عطا فرمائے تاکہ ہم تادیر آپ کے فیوضات وبرکات سے فیض یاب ہوتے رہیں۔ آمین

سگ درگاہ جیلانی

سلطان عثمان ھارونی القادری الاسد روی

ازشہر اقبال، سیالکوٹ

قطعہ سال اشاعت کتاب مستطاب
سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

افتخارِ قادری ہیں افتخارِ دین و ملت
پیکرِ ادراک و دانش خوش خصال و خوب سیرت

پاسباں ہیں آپ قرطاس و قلم کی عظمتوں کے
آپ کو حاصل جہاں میں احترام و رُعب و عزت

لائق صد آفریں ہے آپ کی تعمیری سوچ
آپ پائیں حق تعالیٰ سے مزید اعجاز و ندرت

آپ کی ہے یہ نئی تالیف اِک نادر خزینہ
فایدہ اس سے اُٹھائے گا ہر اک اہل بصیرت

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی سیرت کا یہ ارفع مرقع
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابی اور عمِ ذی فضیلت

ہیں شہیدوں کے وہ سید فخرِ اصحابِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
اُن کے ذکر پاک سے ایمان پائے گا طراوت

جستجو فیض الامیں کو اس کے تھی سال رسا کی
دی سروشِ غیب نے آواز، کہہ دو ''خیر و برکت''
1438ھ

صاحبزادہ فیض الامین فاروقی سیالوی۔ ایم اے موہنیاں شریف (گجرات)

قطعات تاریخ اشاعت

''مناقب حضرت سید الشہداء''
2016ء

''دل کش ایوانِ احوال و آثار سید الشہداء سیدنا حمزہ بن عبد المطلب''
2016ء

بجا پیشِ نظر ہے فضل رب سے ۔۔۔ سراسر اک گلستانِ فضائل
بسعی افتخارِ عشق و مستی ۔۔۔ جلی شمع شبستانِ فضائل
مناقب فخرِ یزداں کے ہیں اس میں ۔۔۔ کہو اس کو حدی خوانِ فضائل
ہو ذکر حضرتِ حمزہ رضی اللہ عنہ مبارک ۔۔۔ ہے جن کی ذات عنوانِ فضائل
نبی المحترم کے عمِ اکرم ۔۔۔ فدا جن پہ ہے سامانِ فضائل
ہوا دیں جن کے باعث ہے توانا ۔۔۔ وہی ہیں اصل میں جانِ فضائل

اگر مطلوب ہے سال اشاعت
کہو تم ہے ''دبستان فضائل''
1438ھ

☆☆☆☆☆

پھیلا ہوا ہے حضرت حمزہ کا ذکرِ خیر ۔۔۔ دونوں جہاں میں دیکھئے جس سمت جا بجا
قائم ہے ان کا راج شجاعت کے دیس میں ۔۔۔ منتج ہے ان کی ذات پہ جرأت کا سلسلہ
پیارے تھے دینِ حق کے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان تھے ۔۔۔ جن پر ہوئے سو جان سے وہ سر بسر فدا
مغموم ان کے غم میں ہوئے سیدُ البشر ۔۔۔ صدمہ ملا اس ایک شہادت سے بے بہا
گلدستۂ مناقب حمزہ رضی اللہ عنہ کی شکل میں ۔۔۔ اہل وفا کے پیش نظر ہے یہ تذکرہ
ہو افتخارِ عشق تری تالیف باریاب ۔۔۔ بہتر سے بہتریں ملے اس کی تجھے جزا

مجبور، سال طبع کتابِ حسیں رقم
''بیت الشرف سید الشہداء'' ہے برملا
1438ھ

سید عارف محمود مجبور رضوی، گجرات

دعائے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

اللّٰھم اِعْصِمْنِیْ بِحَبْلِکَ وَارْزُقْنِیْ بِفَضْلِکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ اَمْرَکَ وَیَحْفَظُوْنَ وَصِیَّتَکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن

''اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے، اللہ رب العزت، مجھے اپنی پناہ میں لے لے، مجھے اپنا فضل وکرم عطا فرما، میرا شمار اُن لوگوں میں فرمادے جو تیرے احکام کی پابندی کرتے ہیں اور تجھ سے کیے ہوئے عہد و پیمان کی حفاظت کرتے ہیں''

[ماخوذ از: مجموعہ احزاب و اوراد الشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی]

دعائے سید جعفر حسن البرزنجی

یا رب قد لذنا بعمّ نبینا ۔۔۔ رب المظاهر قدّست اسرارهٗ

''اے رب کائنات! ہم نے مظہر نعمت وقدرت اپنے نبی ﷺ کے چچا کی پناہ لی، ان کے اسرار کو تقدس عطا کیا جائے''۔

فاقل عثار من استجار بعمّه ۔۔۔ اوزاره لتكفرن اوزاره

''اس شخص کی لغزشوں کو معاف فرما جس نے نبی اکرم ﷺ کے محترم چچا کی پناہ لی یا گناہوں کی مغفرت کیلئے ان کی زیارت کی ہے''۔

والطف بنا فی المعضلات فانّنا ۔۔۔ بجوار من لاشک یکرم جاره

''مشکلات میں ہم پر مہربانی فرما۔ کیونکہ ہم اس ہستی کے پڑوس میں ہیں جو بلاشک وشبہ اپنے پڑوسیوں کی عزت افزائی کرتی ہے''۔

واختم لنا بالصالحات اذا دنا ۔۔۔ منّا الحمام وانشب اظفاره

''جب موت ہم سے قریب ہو اور اپنے پنجے گاڑ دے تو اعمال صالحہ پر ہمارا خاتمہ فرمانا''۔

ثم الصلاة علی سلالة هاشم ۔۔۔ من طاب محتده و طاب نجاره

''پھر صلوٰۃ وسلام ہو بنو ہاشم کے خلاصہ پر کہ جن کا حسب ونسب طیب وطاہر ہے''۔

والآل وصحب الکرام اولی التقٰی ۔۔۔ سیدُ الانام ومن هم انصاره

''اور مخلوق کے سردار اور نبی اکرم ﷺ کے مددگاروں اور تقوٰی شعار آل پاک اور صحابۂ کرام پر صلوٰۃ وسلام ہو''۔

ماانشدت طربا مطلوقة الشظی ۔۔۔ اوناح بالالحان فیه هزاره

''جب تک کلغی دار کبوتر مسرت بھرے لہجے میں چہچہاتے رہیں یا بلبل ہزار داستان دلکش آوازوں کے ساتھ نغمہ سرا ہے''۔

سید جعفر بن حسن عبدالکریم البرزنجی

کتاب ہذا کی تیاری میں درج ذیل کتب سے بھرپور استفادہ کیا گیا ان کتب کے مصنفین کے لئے دعا گو بھی ہیں

عربی کتب

نام کتاب	نام مصنف/ ناشر
کتاب المغازی	ابی عبداللہ محمد بن عمر الواقدی
السیرۃ النبویۃ	ابن ھشام
أسدا لغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ	لعزالدین أثیر محمد الجزری
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	ابی عمر یوسف عبدالبر القرطبی
السیرۃ النبویہ	ابن اسحاق المطلبی المدنی
السیرۃ النبویہ	الدکتور علی محمد الصلابی
السیرۃ النبویہ	فضیلۃ الشیخ محمد متولی الشعراوی
السیرۃ النبویہ	حافظ محمد بن احمد بن عثمان لذھبی
سیرۃ الرسول ﷺ	محمود المصری ابو عمار
الجامع الصحیح للسیرۃ النبویہ	الدکتور سعد المرصیفی
من معین السیرۃ	صالح احمدا لشامی
الفصول فی سیرۃ الرسول ﷺ	اسماعیل بن عمر بن کثیر القریشی
غزوات الرسول ﷺ	صلاح الدین محمود
اصحاب الرسول ﷺ	محمود المصری
الروض الانف	امام ابی القاسم عبدالرحمن السھیلی

نام کتاب	نام مصنف/ ناشر
الدر الثمین فی معالم دار الرسول الامین	عالی محمد الامین الشنقطی
فضائل المدینۃ المنورۃ	ابن البخار
رجال حول الرسول ﷺ	خالد محمد خالد
رجال مع رسول اللہ ﷺ فی طریق الدعوۃ	احمد بن یوسف القادری
رجال و نساء حول الرسول ﷺ	ھانی الحاج
رجال احبھم الرسول ﷺ	حامد احمد الطاھر
سبلُ الھدی و الرشاد	امام محمد یوسف الصالحی الشامی
التحفہ اللطیفۃ فی تاریخ المدینتہ الشریفہ	امام سمش الدین السخاوی
تمام الآلآ فی سیرۃ سید الشھداء حمزہ	مبرہ الال و الاصحاب
سیدالشھداء حمزہ عبدالمطلب	دکتور ماجدابراھیم العامری
حیاۃ سید الشھداء حمزہ بن عبدالمطلب	محمود شبلی

اردو کتب

نام کتاب	نام مصنف/ ناشر
سیدالشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	محمد الیاس عادل
جستجوئے مدینہ	عبدالحمید قادری
اُردو دائرہ المعارف	دانش گاہ پنجاب
السیرۃ النبویہ (جلداول)	علامہ سید احمد بن زینی دحلان
تذکرہ سیدالشہداء سیدنا حمزہ	محمد عابد عمران مدنی
نکاح خوان رحمۃ للعالمین حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ	کرنل (ر) محمد انور مدنی
غزوہ احد کی فتح	کرنل (ر) محمد انور مدنی
ماہنامہ ارمغان حمد (سیدالشہداء حضرت حمزہ نمبر)	طاہر سلطانی

داستانِ امیر حمزہ پر اہم وضاحت

مروجہ داستانِ امیر حمزہ جو کئی ضخیم دفاتر پر مشتمل ہے اُس کا رسول اللہ ﷺ کے چچا سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے دُور کا بھی کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔ یہ داستان فارس کے ایک خارجی قائد حمزہ کے کارناموں سے متعلق ہے جس نے خلیفہ ہارون الرشید اور اُس کے جانشینوں کے خلاف ایک باغیانہ تحریک کی قیادت کی تھی یہ واقعہ 179ھ یا 181ھ میں وقوع پذیر ہوا۔

حمزہ سیستان کا باشندہ اور ایک دھقان کا بیٹا تھا۔ خارجی تحریک کے ختم ہو جانے کے طویل عرصہ بعد اس حمزہ کی داستانِ شجاعت فارس تخیل کو بھائی اور اُس کو نبی اکرم ﷺ کے چچا قرار دینے کی وجہ سے وہ عوامی ادب میں ایک ''بطل'' بن گیا۔ امیر حمزہ کا قصہ جسے کبھی داستان امیر حمزہ، کبھی حمزہ نامہ اور کبھی رموز حمزہ کہا جاتا ہے ایرانی الاصل ہے۔

داستان امیر حمزہ ایران سے ہندوستان آئی اور مغل دربار میں اس داستان نے بڑی مقبولیت حاصل کی اس کا ایک اُردو ترجمہ'' گارساں دی تاسی'' کے قول کے مطابق کسی شخص ''اشک'' نے کیا تھا۔

بیشتر اُردو نسخوں میں داستان کو 19 دفاتر میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں سے ہر دفتر کا ایک الگ نام ہے۔ لہٰذا یہ واضح کیا جاتا ہے کہ اس داستانِ امیر حمزہ کا سیدُ الشہداء سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔

[اُردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور،
طبع اول 1973 جلد 8، صفحہ نمبر 620]

الحمدللہ! ہم نے کوشش کی ہے کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی اس کتاب مبارک میں کسی جگہ پر بھی لفظ ''اَمیــر'' استعمال نہ کیا جائے کیونکہ لفظ اُمیر استعمال کرنے سے عام قاری کا ذہن اس داستان امیر حمزہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اس احتیاط کے پیشِ نظر ہمیں اُردو شعراء کے کئی مناقب بھی چھوڑنے پڑے جن میں جابجا لفظ اُمیر استعمال ہوا ہے۔

دورانِ تحقیق 50 سے زائد عربی کتب ہمارے زیرِ نظر رہیں، عربی کی کسی کتاب میں بھی سیدالشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسم مبارک کے ساتھ لفظ ''اَمیــر'' استعمال نہیں ہوا، اسی وجہ سے ہم نے بھی یہی کوشش کی ہے کہ اس لفظ کو کتاب ہذا میں استعمال کرنے سے گریز کیا جائے۔

یہ ایک ضروری وضاحت اور پیغام عام ہے اس کو زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ شکریہ، والسلام

افتخار احمد حافظ قادری
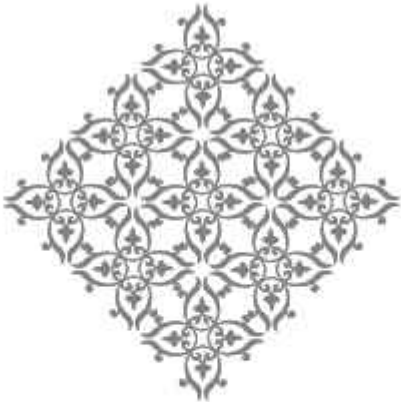
کلماتِ شکر

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بے حد و بے شمار حمد و ثناء اور اُس کے پیارے حبیب کریم رؤوف رحیم، سرکارِ مدینہ ﷺ پر بغیر کسی گنتی اور تعداد کے حد بیہ درود و سلام کے بعد، اللہ رب العزت کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہم پر خصوصی فضل و کرم اس طرح فرمایا کہ سید کائنات ﷺ کی محبوب شخصیت سیدُ الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے احوال پر کچھ تحریر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

سید الشہداء وہ عظیم اسلامی قائد و مجاہد ہیں جنہوں نے اسلام کا جھنڈا سربلند کیا، مسلمانوں اور اسلام کی شان و شوکت کو بڑھایا اور پھر اسلام ہی کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کر دیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کے درجات جو روز بروز بلند سے بلند تر ہو رہے ہیں اُن مین مزید اضافہ فرمائے اور ہماری یہ کاوش بارگاہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ میں شرف قبولیت پا کر ہماری بخشش و مغفرت کا سبب بنا جائے۔

کتاب ''سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ'' اختتام پذیر ہے کتاب ہذا کو جنت کے دروازوں کے عدد (8) کے مطابق 8 ابواب پر تقسیم کیا ہے 8 کا عدد قرآن پاک میں بھی کئی بار استعمال ہوا ہے رب تعالیٰ کے عرش کو اُٹھانے والے بھی 8 فرشتے ہیں، یقیناً اس 8 کے عدد میں ضرور کوئی حکمت پوشیدہ ہوگی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے خصوصی فضل و کرم، سرکارِ مدینہ ﷺ کے صدقے، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے وسیلہ جلیلہ اور اس کتاب میں موجود اُن کے ذکر خیر کے طفیل اُمتِ محمدیہ ﷺ کی خطاؤں، گناہوں اور غلطیوں کو معاف فرماتے ہوئے اُن کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دے اور عدد 8 کے خصوصی فیوض و برکات سے ہم سب کو مستفیض فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

افتخار احمد حافظ قادری

اختتام مع درود نسب شریف

مصر کے ولی کامل، عاشقِ رسول ﷺ حضرت شیخ عبدالمقصو د محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "راحة الارواح" میں فرماتے ہیں کہ مجھے زندگی میں بے شمار مصائب و آلام در پیش ہوئے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل و کرم کہ مجھے ہمیشہ صبر و استقامت اور قوت ایمانی جیسی نعمتوں سے نوازتا رہا۔

ایک مرتبہ مجھ پر ایک ایسی مصیبت کا نزول ہوا جس کی وجہ سے قریب تھا کہ میں صبر و استقامت جیسی نعمتوں سے محروم ہو جاتا۔ اس مصیبت کی مدت طویل ہوئی اور پریشانی میں دن گزرتے رہے۔

انہی ایام میں ایک وحشت ناک خواب بھی دیکھی لیکن اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری مدد فرماتے ہوئے مجھے الہام فرمایا کہ میں یہ پڑھوں۔ "**اللھم بحق نبینا و سیدنا محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب** ..... نسب شریف کے آخر تک" اُس کے بعد پڑھوں "اللهم ارفع عنا هذا البلاء" اے اللہ مجھ سے یہ پریشانی دُور فرما۔

ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ظہر کی نماز قاہرہ کی جامع مسجد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ میں پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ نماز کے بعد نبی اکرم ﷺ کے نسب مبارک کے درود شریف کو کئی بار پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت شیخ عبدالمقصو د محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میں نے ہمیشہ کیلئے اپنا معمول بنا لیا کہ مجھے جب بھی کوئی مشکل یا پریشانی پیش آتی تو نسب شریف کے درود مبارک کا ورد شروع کر دیتا حتیٰ کہ اس کی برکت سے میری ساری مشکلیں اور پریشانیاں دور ہو جاتیں اور مجھے فتح و کامیابی نصیب ہوتی۔

پریشانیوں اور مشکلوں سے نجات کیلئے کثرت سے اس درود پاک کا ورد کیا جائے۔

درود نسب شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا عَظِیْمُ الْاٰبَاءِ مِنْ سَیِّدِنَا آدَمَ اِلٰی سَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنِ عَبْدُ الْمُطَّلِبْ ابْنِ ھَاشِمْ بْنْ عَبْدِ مُنَافْ اِبْنِ قُصِیَّ ابْنِ حَکِیْم اِبْنِ مُرَّۃِ اِبْنِ کَعْبِ اِبْنِ لُوَّیْ اِبْنِ غَالِبْ اِبْنِ فَھَرْ اِبْنِ مَالِکْ اِبْنِ النَّضَرْ اِبْنِ کِنَانَۃْ اِبْنِ خَزَیْمَۃِ اِبْنِ مُدْرَکَۃِ اِبْنِ اِلْیَاسِ اِبْنِ مُضَرْ اِبْنِ نِزَارْ اِبْنِ مُعِدْ اِبْنِ عَدْنَانْ صَلَاۃً تَمْلَأُ جَمِیْعُ الْاَکْوَانِ عَدَدَ مَایَکُوْنُ وَمَا قَدْ کَانَ اِللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ کَرِیْمَ الْاُمَّھَاتِ مِنْ سَیِّدَتِنَا اَلسَّیِّدَۃُ حَوَّاء اِلٰی سَیِّدَتِنَا اَلسَّیِّدَۃُ آمِنَہُ بِنْتِ وَھَبْ اِبْنِ عَبْدِ مُنَافْ اِبْنِ زُھْرَۃِ اِبْنِ حَکِیْم بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَکَ یَا عَلِیْمُ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اُوْلِی الشَّرَفْ وَالتَّکْرِیْمَ اَفْضَلُ الصَّلَاۃِ وَاَتَمُّ التَّسْلِیْمِ.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلَادِہٖ سَیِّدِنَا اَلْقَاسِمْ وَسَیِّدِنَا عَبْدُ اللّٰہ وَسَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَکَ یَا عَلِیْمُ.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلَادِہٖ سَیِّدَتُنَا السَّیِّدَۃُ زَیْنَبُ وَسَیِّدَتُنَا السَّیِّدَۃُ رُقَیَّۃُ وَسَیِّدَتُنَا السَّیِّدَۃُ اُمِّ کُلْثُوْمُ وَسَیِّدَتُنَا السَّیِّدَۃُ فَاطِمَۃُ الزَّھْرَاء اُمِّ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْحَسَنَ وَاُمِّ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْحُسَیْنُ وَسَیِّدَتُنَا السَّیِّدَۃُ زَیْنَبُ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَنَفْسٍ عَدَدَ مَا وَسِعَہ، عِلْمُ اللّٰہ.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَعَلٰی عَمَّیْہٖ خَیْرِ النَّاسِ سَیِّدَنَا حَمْزَۃُ وَسَیِّدِنَا الْعَبَّاسُ وَعَلٰی اِبْنِ عَمِّہٖ سَیِّدِنَا عَلِیُّ الْکَرَّارِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ آلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ، اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی الِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی ا لِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی الِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

پیش کنندہ کتاب ہٰذا "عبدالرؤف قادری شاذلی"
کی سعی واہتمام سے اب تک شائع ہونے والی کتب کی
فہرست

نمبر شمار	نام کتاب	سال طباعت	تعداد طباعت
-1	مجموعہ صلوات النبی ﷺ	2000	1000
-2	فضائل اہل بیت	2001	500
-3	آیئے قرب خدا پائیں	2001	500
-4	ایمان بالرسول ﷺ کے لوازمات	2005	300
-5	سیدُ الشہداء	2005	400
-6	مسند امام حنبل (مترجم) جلد اول	2006	1000
-7	سر الشہادتین	2006	1000
-8	مناقب علی والحسنین وامھما فاطمہ الزہراء	2007	1000
-9	مسند امام حنبل جلد اول (روایات ابوھریرہ)	2009	1000
-10	مسند امام حنبل جلد دوم (روایات ابوھریرہ)	2011	1000
-11	عشرۃ کاملۃ درود شریف (حصہ اول تا پنجم)	2014	300
-12	التفکر والاعتبار/خزینۂ درود سلام	2015	250
-13	شانِ بتول رضی اللہ عنہا بزبانِ رسول ﷺ	2016	250
-14	عظائم الصلوات والتسلیمات	2016	300
-15	شان علی رضی اللہ عنہ بزبان نبی ﷺ	2016	600
-16	شان خلفائے راشدین	2016	550
-17	سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	2016	1050
	الحمدللہ! اب تک 11000 کتب شائع ہو کر بلا ھدیہ تقسیم ہوئیں، ہو رہی ہیں اور ان شاءاللہ العزیز یہ سلسلۂ خیر و برکت جاری و ساری رہے گا۔		11000

مختصر تعارف

افتخار احمد حافظ قادری شاذلی، راولپنڈی

ملازمت

- پاکستان میں موجود غیر ملکی سفارت خانوں (شام، لبنان، قطر، سعودی ملٹری اتاشی) میں تقریباً 20 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔
- سعودی عرب (وزارتِ دفاع، ابواب الروضۃ، تیمورک العربیۃ السعودیۃ) میں تقریباً 10 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔

فوجی اعزازات (ایوارڈز)

- سعودی وزارتِ دفاع، ریاض میں بطور سعودی یونیفارم پرسن خدمات سرانجام دیں اور دورانِ ملازمت حکومتِ سعودیہ کی طرف سے 2 فوجی ایوارڈز سے نوازا گیا۔

لسانیات

- پاکستان میں سعودی عرب کے ثقافتی سنٹر "مركز تعليم اللغة العربية" سے عربی زبان کا دو سالہ کورس مکمل کیا۔
- سفارت خانہ ایران کے زیرِ انتظام ثقافتی سنٹر خانہ فرہنگ ایران سے فارسی زبان کا ایک سالہ ایڈوانس کورس مکمل کیا۔

زیارت مقدسہ کے اسفار

- وطن عزیز میں موجود زیارت مقدسہ کے علاوہ 11 بلادِ اسلامیہ (حجاز مقدس/ شام/ مصر/ مراکش/ ایران/ عراق/ اردن/ لبنان/ افغانستان/ ترکی) میں کئی کئی بار زیارت مقدسہ پر حاضری کے لئے طویل ترین سفر طے کئے اور ان سفروں کے نتیجے میں کئی سفرنامے منظر عام پر آئے۔

تحریری کاوشیں

- الحمدللہ! اب تک 60 کے قریب کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں بلادِ اسلامیہ میں زیارت مقدسہ کے سفرنامے، شخصیات (خاتون جنت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا، سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، خلفائے اربعہ، شاہ حبشہ) اور درود و سلام کی کتب سرفہرست ہیں۔

مضامین و مقالات

- روزنامہ نوائے وقت، الاخبار، اوصاف، دی نیشن، مجلّہ ضیائے حرم، فیضان سدرۃ، پیغام آشنا، نور الحبیب، کاروانِ قمر، طلوعِ مہر اور آئینہ کرم کے علاوہ دیگر کئی رسائل و جرائد میں 100 سے زائد مضامین و مقالات شائع ہو چکے ہیں۔

عالمی کانفرنسز میں شرکت

- سال 1983 اور سال 1984 میں وزارت سائنس و ٹیکنالوجی کی طرف سے OIC کے زیرِ انتظام دو بین الاقوامی کانفرنسز میں بطور معاون عربی زبان شرکت کی۔
- اکتوبر 2007 میں سرزمین ایران میں حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ پر منعقدہ عالمی رومی کانفرنس میں راولپنڈی ڈویژن کی طرف سے شرکت اور مقالہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مارچ 2008 میں یونیورسٹی آف سرگودھا میں انٹرنیشنل رومی کانفرنس میں شرکت اور مقالہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

روحانی سعادتیں اور اعزازات کا حصول

- ستمبر 1996 میں 2 بار بیت اللہ شریف کے اندر حاضری کی سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی۔
- مرکزی مسجد حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ میں 16 اکتوبر 2001 ء نماز فجر کی اذان دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مفتی اعظم عراق حضرت الشیخ السید عبدالکریم بیارہ رحمۃ اللہ علیہ کی 2 بار زیارت کا شرف حاصل ہوا، یہ وہ خوش نصیب شخصیت تھیں جنہیں سال 1932ء میں 2 صحابہ اکرام کے مزاراتِ مبارکہ کی منتقلی کے موقع پر اُن کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا۔

التماسِ دُعا
معزز قارئین کرام سے درخواست ہے
کہ حضور پُر نور خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کی
اُمتِ مرحومہ کی بخشش و مغفرت اور بلندی
درجات کیلئے دُعا فرمائیں اور بالخصوص
مصنف کتاب ہذا اور اُس کے مرحوم والدین
کریمین کے لئے بھی دُعاؤں کی درخواست
ہے۔شکریہ
افتخار احمد حافظ قادری